

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228671

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا من جملة من يحبونه ويحبونهم

گزارش مشرب و نایب

یعنی

لب لباب شنوی مولانا روم و شنوی شریف خواجہ باقی باللہ
شنوی شریف معدن فیض و شنوی شریف غریب نامہ

تذکرہ مصنفین

مؤلف

پیشوا غازی خان لاهی مرشدی حضرت مولوی احمد نیکان صاحب قادری نقشبندی شتی مدظلہمعالی
مصنف عوام احمدیہ و سنن احمدیہ معروف بہ فتاویٰ محبوبیہ و معارف احمدیہ
کمترین قاری خواجہ نصیر الدین و میر سردار علی خان و صوفی غلام محمد احمدی حیدر آبادی نے

طبع و نشر خانہ کتب مطبعہ کراچی

فہرست مضامین مجموعہ ہذا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵	قصیدہ مولانا ذریعہ احمد علی علیہ السلام	۱۸	مولانا کا دہر و رقاعت	۲۵	مولانا کی شہنوی
۶	صحت نامہ	۱۹	مولانا کی سخاوت	۲۶	شہنوی کا دفتر ہفتہ
۷	وجہ تالیف و حالات مولف	۲۰	مولانا کا علم و تواضع	۲۷	شہنوی کی تعریف
۹	سوانح مولانا س و م	۲۱	مولانا کا وعظ	۲۸	شہنوی کی شہن
۱۰	مولانا کا نام و نسب	۲۲	مولانا کا علم مجلسی اور ادب	۲۹	شہنوی پر اعتراض اور اس کے جواب
۱۱	مولانا کا خاندان	۲۳	مولانا کا انکسار	۳۰	شہنوی کی تنقیص
۱۲	مولانا کے والد ماجد	۲۴	مولانا کی وجہ معاش	۳۱	تنقیص کا جواب
۱۳	مولانا کی ولادت اور تعلیم	۲۵	مولانا کا امرا سے اجتناب	۳۲	مولانا کا فیصلہ
۱۴	مولانا کی حیثیت اور علم باطن	۲۶	مولانا کی بخود	۳۳	مولانا اور حدیث اور اہل نامہ
۱۵	مولانا اور شمس تبریزی کی ملاقات	۲۷	مولانا کا رباب بابے کوٹا	۳۴	شہنوی اور حدیث کے مضامین کا مقابلہ
۱۶	مولانا کی شمس تبریزی کے ساتھ تربیت	۲۸	مولانا کی عیالات	۳۵	نہایت شہنوی
۱۷	شمس تبریزی کا جلا جانا اور جلا جانا	۲۹	مولانا کا وصال	۳۶	شہنوی شریف کی تصنیف میں مشکلات
۱۸	شمس تبریزی کا جلا جانا یا قتل ہونا	۳۰	مولانا کے طریق کی سمیت کا طرز	۳۷	قد کر کے خواجہ مددیش محمد
۱۹	توضیح پر ملا کوخان کا حملہ اور ناکامی	۳۱	مولانا کی اولاد	۳۸	مرید الدفاری خواجہ مددیش محمد
۲۰	مولانا اور شیخ صالح الدین زکوب	۳۲	مولانا کے معاصر ملوک	۳۹	تقدیم علی باب از شاہزادہ محمد
۲۱	مولانا اور حسام الدین علی	۳۳	مولانا کے حکماء	۴۰	الباب شہنوی
۲۲	مولانا کے اخلاق و عادات	۳۴	مولانا کے علماء	۴۱	باب دوم
۲۳	سوانح مولانا کا استغراق	۳۵	مولانا کی اولاد	۴۲	باب سوم
۲۴	مولانا کا ذکر مرزا قیصر خان	۳۶	مولانا کی تصانیف	۴۳	باب چہارم
۲۵	مولانا کی شہن خانی	۳۷	مولانا کا دیوان	۴۴	باب پنجم

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲۷	باب ۴ در صفت عرفان و روق ربه	۴۰	باب ۲۴ در ذکر	۱۰۰	باب ۴۰ در حب
۲۸	باب ۵ در صفت عثمان غنی ربه	۴۱	حکایت زکریا که خضر را در خواب دید	۱۰۳	باب ۴۱ در فنا و بقا
۲۹	باب ۶ در صفت علی رضی ربه	۴۲	باب ۲۵ در استغفار	۱۰۴	حکایت سخنی و کشتن آن
۳۰	باب ۷ در ایمان	۴۳	باب ۲۶ در غلوت	۱۰۶	باب ۴۲ در صحبت
۳۱	حکایت گبر در زمان بایزید	۴۴	باب ۲۷ در تفکر	۱۱۲	باب ۴۳ در طب
۳۲	باب ۸ در بهارت	۴۵	باب ۲۸ در خوف	۱۱۵	باب ۴۴ در صفت اولیا
۳۳	باب ۹ در غار	۴۶	حکایت منزه اودن عمره و ز دسرا	۱۱۹	باب ۴۵ در پیر و شیخ
۳۴	باب ۱۰ در زکوة	۴۷	باب ۲۹ در رجا	۱۲۲	حکایت وحی الی موسی بابت عبادت
۳۵	باب ۱۱ در صوم	۴۸	حکایت پیر جنگی در عهد عمره	۱۲۵	باب ۴۶ در صوفی
۳۶	باب ۱۲ در حج	۴۹	باب ۳۰ در صبر و حلم	۱۲۶	باب ۴۷ در تحقیق و تقلید
۳۷	باب ۱۳ در علم	۵۰	حکایت سوال شیخ از شیخ	۱۲۸	باب ۴۸ در مکالمه
۳۸	باب ۱۴ در توحید	۵۱	باب ۳۱ در شکر	۱۳۱	باب ۴۹ در منطق
۳۹	باب ۱۵ در صدق	۵۲	باب ۳۲ در وفا	۱۳۲	باب ۵۰ در آفت لسان
۴۰	باب ۱۶ در عشق	۵۳	باب ۳۳ در توکل	۱۳۴	باب ۵۱ در خدمت دنیا
۴۱	باب ۱۷ در اخلاص	۵۴	حکایت وحی الی موسی بابت ربوبی	۱۳۸	حکایت گریه سترن
۴۲	حکایت آتش افان در عهد عمره	۵۵	حکایت گاو و گوسفند	۱۳۹	باب ۵۲ در خدمت خلق
۴۳	باب ۱۸ در توبه	۵۶	باب ۳۴ در رضا بالقضا	۱۴۱	حکایت گنهگار در عهد شب
۴۴	باب ۱۹ در زهد	۵۷	حکایت همان شدن یار و دوست	۱۴۲	باب ۵۳ در خدمت نفاق
۴۵	باب ۲۰ در فقر	۵۸	باب ۳۵ در تسلیم	۱۴۵	باب ۵۴ در حرص
۴۶	حکایت خلیفه گروانین محمود غزنوی را	۵۹	باب ۳۶ در صبر	۱۴۶	باب ۵۵ در قناعت
۴۷	باب ۲۱ در جهاد	۶۰	باب ۳۷ در تقصیر	۱۴۹	باب ۵۶ در صیغ
۴۸	باب ۲۲ در راقبه	۶۱	باب ۳۸ در انس	۱۵۱	باب ۵۷ در حسد
۴۹	باب ۲۳ در تقوی	۶۲	باب ۳۹ در کاشف و مشاوه	۱۵۲	باب ۵۸ در عداوت شیطان

۵۹ باد	در موج طاعت	۲۱۵	۵۸
۶۰ باد	در زمیست نصیحت	۲۲۰	۱۵۸
۶۱ باد	در صل و ظلم	۲۲۲	۱۶۰
۶۲ باد	در حسن خلق	۲۲۶	۱۶۲
۶۳ باد	در سخا	۲۲۶	۱۶۳
۶۴ باد	در ادب	۲۲۶	۱۶۳
۶۵ باد	در کبر و عجب	۲۲۶	۱۶۴
۶۶ باد	در آفت ریاست	۲۲۸	۱۶۹
۶۷ باد	در رحم و شفقت	۲۲۸	۱۷۱
۶۸ باد	در نصیحت و بکا	۲۲۸	۱۷۴
۶۹ باد	در کبر و زاهدی و محبت خدا	۲۲۹	۱۷۷
۷۰ باد	در دعا	۲۲۹	۱۷۸
۷۱ باد	در دیدن بار	۲۳۰	۱۸۰
۷۲ باد	در عواص	۲۳۰	۱۸۳
۷۳ باد	در زبردت بدن	۲۳۱	۱۸۶
۷۴ باد	در زبردت نفس	۲۳۱	۱۹۳
۷۵ باد	از دنیا آوردن بار کبر	۲۳۲	۱۹۶
۷۶ باد	در آفت غصه و غم	۲۳۲	۱۹۷
۷۷ باد	در جستن اهل بی زنده و زاری	۲۳۳	۱۹۸
۷۸ باد	در جستن اهل بی زنده و زاری	۲۳۳	۲۰۲
۷۹ باد	در عقل	۲۳۴	۲۰۴
۸۰ باد	در قلب	۲۳۴	۲۰۶
۸۱ باد	در سبیلان در جد و جدی	۲۳۴	۲۰۷
۸۲ باد	در روست	۲۳۴	۲۰۹
۸۳ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۸۴ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۸۵ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۸۶ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۸۷ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۸۸ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۸۹ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۰ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۱ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۲ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۳ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۴ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۵ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۶ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۷ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۸ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۹۹ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴
۱۰۰ باد	در موت غبار	۲۳۵	۲۱۴

قصیده در ثنبت بنفید وقت و بایزید و بان قطب زبان مولای و مرغدی حضرت و الدی
حاجی حافظ محمد عباس علیخان صاحب قبله قادری نقشبندی مجددی امر وی قدس سره العزیز

<p>مصنفه فاضل اجل عالم باعلی سلطان اندر اعراضا فاضلا سیور</p>	<p>تشنای خون پیش از یک قدم بر دنیا کا نگار حق جلو کجی من بجمی طلب ارباب کا غمیر سر زلفی عریف باز بهضانی سرایا شایک جمال نیزین کچن ارباب کا لطائف لطیفه تر کجی خوشی جکسا قلب میران کو دوشه نوبه نوا کا وہ داکر تھے وہ معذکر گشتی اندر کجی کس تمام اطلاع ان سادگن ارباب کا کمال شایک دل الہیت میران کتھے بر اخصاوت تو اندر مزاج ارباب کا نرخ تر کتھے کتھے دل ان کتھے یہی انجام میران با اخصاوت عوان کا یہاں پہنچے جیسے او کتھے کتھے ہر او جہ سلیہ دیو کا کتا و مردان کا جلی جب با دھرم دیو کا بار و گدہ سے ہر اس دیو کا اس دم سے یہ کتھے کتھے</p>	<p>ایمان و صف کجی کجی عیاس عیاس کا خدا و ہر بن عین کا فاضل ارباب کا راقب تجو ہر ہر کجی عین و عیاس کا راقب ظاہر و باطن کجی عیاس کا حقیقت با تیرے صفت کجی عیاس کا حیات موت کجی عین و عیاس کا انکھنے کجی عیاس کجی عیاس کا کجی عیاس کجی عیاس کجی عیاس کا</p>	<p>مصنفہ فاضل اجل عالم باعلی سلطان اندر اعراضا فاضلا سیور</p>
---	---	--	---

۱۶	۲۳	مشق	۱۷	۱۱	ازو	زو	۲۲	۴	خلفه	خليفة	۲۵	۷	بزین	بزین
صحت نامه مجموعہ صفا														
۳	۱۲	دہوی	۶	۱۰	وفقاد	وفقاد	۷	۳	آوردہ	آوردہ	۷	۱۹	کوز	کوز
۹	۵	نگردہ	۹	۱۰	ور	ور	۱۰	۵	حضرت	حضرت	۱۰	۱۶	دفن	دفن
۱۳	۱۳	دوہ	۱۲	۱۷	شکستہ	شکستہ	۱۶	۶	بیابان	بیابان	۲۲	۱۳	ست	ست
۲۳	۹	گل	۳۱	۱۱	سُر	سُر	۳۵	۴	جیب	جیب	۳۵	۱۷	لقبائی	لقبائی
۳۱	۸	گودہ	۳۳	۱۷	حاضر	ظاہر	۲۶	۶	بریت	بریت	۳۷	۲۲	عاشق	عاشق
۴۷	۷	مطالعہ	۳۹	۱۲	شود	شود	۵۵	۸	بارش	بارش	۷۳	۲	ودو	ودو
۸۰	۴	ابصر	۹۰	۱۵	دوم	دوم	۹۰	۱۶	وراز	وراز	۹۱	۱	دہ	دہ
۱۰۱	۱۶	رہ	۱۲۷	۱۳	بای	بای	۱۳۲	۱۳	میزند	میزند	۱۳۵	۱۶	آجھو	آجھو
۱۲۶	۱۱	بدان	۱۵۰	۱۳	باج	باج	۱۵۱	۱۵	باج	باج	۱۶۰	۴	دیت	دیت
۱۶۵	۱۶	باج	۱۸۰	۱۱	دید	دید	۲۰۵	۱۳	صدر	صدر	۲۰۸	۱۳	رانا	رانا
۲۱۰	۱۳	گلین	۲۱۸	۱۲	بافتن	بافتن	۲۲۱	۲۲	ماشین	گرو	۲۲۸	۲	نہایت	نہایت
۲۵۲	۲۵	بندت	۲۶۹	۷	حسن	حسن	۲۷۲	۱۲	جلال	جلال	۲۷۷	۶	سرفراز	سرفراز
۲۸۰	۱۷	مین	۲۸۵	۱۲	صائق	صائق	۲۸۷	۱۲	سکے	سکے	۲۹۷	۱	لحد	لحد
۳۰۰	۶	زیر	۳۰۷	۱۲	درآمد	درآمد	۳۱۳	۱۳	چول	غالب	۳۱۹	۳	حاشیہ	حاشیہ
۳۲۱	۳۲	جبریل	۳۲۴	۲۶	مخوار	مخوار	۳۲۸	۶	میچ	میچ	۳۳۰	۳	کرد	کرد
۳۳۰	۳۳	گلان	۳۳۳	۱۵	بیاید	بیاید	۳۳۵	۲۳	حاشیہ	انجلا	۳۳۷	۱۱	بہل	بہل
۳۴۳	۲۸	تاریخ	۳۴۴	۳۴	سبح	سبح	۳۵۸	۲۶	گشیدہ	گشیدہ	۳۵۹	۳	عقبت	عقبت
۳۶۶	۱	بروز	۳۸۱	۳	کرم	کرم	۳۸۷	۳۸	چے	چے	۳۸۹	۴	مست	مست
۳۸۹	۶	حفا	۳۹۰	۱۷	رملک	رملک	۳۹۰	۳۹	حاشیہ	یہ	۳۹۰	۳۹	صحت	صحت

هر که خواهد نمیشینی با خدا گوشه‌ن اندر حضور او لیا
یک زبان من صحبت با اولیاء
بهتر از صد ساله طاعت در راه

انہیں کی ذاتِ بابرکات عالم کا درجہ اپنی سے قلوب عاشقین کو احیا اور دیدہ مشتاقین کو انجلا نصیب ہوئی ہے ۵

ہمین کہ اسرافیل فرستند اولیاء مردہ راز ایشان حیات است و نما اولیاء را در درون سم نعمتہا است طالبان راز و حیات بے بہا است

فشنودان نعمها را گوشش حس از سخنها گوشش حس باشد پس | جانها سر مرده اندر گوی تن | بر جسد ز آواز ایشان اندر نفس

فی زمانہ چونکہ طب و یاجین شمع اور حق باطل مقبس ہے اسلئے بزرگوں کو گنا جو رہا جو دعفا اور انکی شخت مشکل ہوئی مے لہذا ہم ۵

فیض صحبت نیت جز فیض کلام سبب فیاض کرد این رسم علم

و کلمات طبیبان برین مؤلف غنی عنه نے او کی صحبت کا قیام مقام جان کر چار ایاب غنویات تدبیر بہر کمین اور حالات مصنفین بطور تذکرہ فرمایا

اس مجموعہ میں شریک کردہ ہیں۔ وائبرولی التوفیق۔ مولف غنی عنہ۔

حالات حضرت مولف و طلبہ العالمی مرتبہ فدوی میر لیاقت علی خان حمید آبادی منصفہ دہلی

پہلی تاریخ ولادت ۲۷ شعبان ۱۲۸۹ء شنبہ وقت تہجد اور مولد مقام امروہہ ضلع مراد آباد شمالی ہند ہے۔ وہیں آپ نے علوم و مذاہم پر تحقیق و تہذیب

حدیث تفسیر فقہ مہول۔ اوپ معانی حکمت فلسفہ منطق و ریاضی فلاحی و خطاطی کی تحصیل فرمائی۔ اکثر کتب درسیہ کو از بر دستخیز ہیں۔ یہ دنیا

در ادب کتب و فاضل و محقق عربی فارسی علم و تشریح و معنی نهایت ہی فصیح و بیغ فی البیدیا بکثر و فرستے ہیں کئی کتابیں مختلف علوم میں

ضعیف فرما رہے ہیں۔ آپ کے اخلاق سچاں اور اخلاق محمدی صلعم۔ خدا تعالیٰ نے انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر آپ میں سمجھ رہی ہے اور ان کی گالیوں کا

سبب عاقلانه آپ ملتوبین ۵ فرستی رست دلیل رسیدگان کمال که چون سوار بمسندل رسید پیاده نشود

پے حکم باطنی متعدد شیخ سے حاصل فرمایا اور ان تاریخ ۲۵ جب ۱۲۱۵ء روز شنبہ بعد ظہر اپنے والد ماجد حضرت حافظ محمد عباس علیہ السلام

پس العزیز قادسی معتبندی امری سحریت توبہ فرمائی اور ۱۲ سال کے بعد تاریخ ۲۲ شعبان ۱۳۱۸ء کو شہر جمہور بعد مغرب بعد نماز سلاو کے مینوں میں طوقین

اور اب آپ کا فیضان جاری ہو گا۔ اعلیٰ قلیل صحت میں سلطان الذکر تک نسبت پہنچ جائی گا۔ آپ کی نسبت عالی اور لطف سے

سحبش ارفع وقوی اثرش | ابل ل می کند یک لطرش

مول جذب کج و کلاست ال کو به چنگاسے۔ اتیان شمع شرف پر دی سنت سنید اصناف بعات نام صمدی دستار میں داخل ہے و طعہ

پیروریتس بے قرعیت اگر	پرچہ ہوا اہلش باشد	یا چستی روان شود بر آب	نویلینش سخن کہ حس باشد
-----------------------	--------------------	------------------------	------------------------

چون ندیدم بحقیقت در اسناد خود

وہ کیا کیا کر لیا اب اس سے کہی اللہ رب العزت کو تو اس نے اوجھل کر دیا اور میں نے بھی اس کی جاسی ہو باہر سے بعد اس کے

[illegible]

اِنْ اَفْلَحَ اَوْلَا الْمُنْتَقُونَ

شعوی منوی حضرت مولانا رومی کا عمدہ اور ناباب انتخاب

موسومہ
بِسَبَابِ
رسالہ انتخاب

مصنفہ

حضرت مولانا خواجہ درویش محمد بخاری نقشبندی حجازی

مع

تذکرات مولانا روم و خواجہ صاحب حوم

مؤلف

سلا مرثیہ نثر و ریاض کامل مولائی و مرشدی حضرت مولوی احمد رضا خان حسینی نقشبندی حجازی
آپ جہان یہ سرور علیہ السلام وغیرہ کے منتخب تراش مولوی محمد رفیع صاحب کتبے و ش
بلاور ۱۹۱۶ء

مطبوعہ دارالحدیث لاہور



مخدوم استغفار خدا مست محمد اذ تو میخوام خدا را	محمد پرستم برافروشانست خدا یا اذ تو خوب منظر را
---	--

بندہ شریک امیدوار دست فخر فقیر احمد حسین خان فارسی نقشبندی اویسی شریک احمد آبادی غفر اللہ و تو بہ و شریک
برادران اسلام کی خدمت میں عرض ہے کہ عام و خاص میں یہ امر ضرب الشلال اور شہور آفاق ہے کہ حضرت مولانا کی فتویٰ
شریعت کے فیضان و مطالعہ کی ہر کس سے صد بار بلکہ ہزار بار آوی اور دینار کا ملین اور غفار و صلین سے ہو گئے اور کاشغر
بلکہ ایک دفعہ منزل بنی السکواں ارشاد حضرت خیر الورا سے لکھی

فتویٰ یار میر قرآن سیر	یار موز لفظ خیر بہتر
------------------------	----------------------

اگر یہ صفت علیہ الرحمہ کے حالات مشہور و آشکار کا شمس فی نصف النہار میں ہے
پس اس کتاب کے شرح میں تیر کا آپ کے مختصر حالات شریک کر دے جاتے ہیں۔ و ما للہ التوفیق۔
مولانا کا نام و نسب [آپ کا نام محمد اور لقب جمال الدین نسب صدیقی۔ بموجب روایت سپہ سالار تلمیذ الشیخ جناب الامام کاشغر انس ہے
محمد (جمال الدین) بن محمد (بہا الدین) بن حسین بن احمد (الخطیب) بن قاسم بن سبیب بن عبد المعز بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق
بنی ہاشم اور بموجب روایت مقالات مصنفہ ایک سپہ سالار بہا الدین ولد فرزند جناب مولانا سے ہے محمد بن حسین بن محمد بن
بنی ہاشم بن سبیب بن علی بن حماد بن عبد المؤمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مگر پہلی روایت صحیح تر ہے۔

سولانا کا خاندان آپ کے سب بزرگ علما و فضلا و اولیاء کاملین سے گذرے ہیں چنانچہ آپ کے پر واداشع اچھڑا طبعی خلفا کے نامی حضرت شیخ احمد الغفرانی دس تھے اور آپ کے واداشع حسین بنی ورفش کامل ہوئے کہ علاوہ عالم تجرب بھی تھے ایک شب محمد نواز مر شاہ والی خراسان نے عالم رویا میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ اے محمد تم نے میری دختر کا شیخ بن جنتی کے ساتھ عقد کر دیا ہے سچ ہوتے ہی اوس سے آپ کے ساتھ اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی جس کے بطن سے سولانا واداشع بن ہمارا الدین تولد ہوئے۔

سولانا کے والد اچھا آپ کا نام و خطا و لقب بہار الدین اور عرف سلطان العلماء ہے۔ تہوڑی ہی عمر میں آپ فانیہ تحصیل عالم کامل اور جمیع علوم و فنون میں فاضل ہو کر سند تعلیم و مدرس اور جادو ہدایت و ارشاد و پیرنگن اور فیضیان خلاق تھے۔ آپ نے علم باطنی کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے فرمائی اوس کے بعد شیخ وقت نجم الدین کبریا نوار زمی سے بعدیت خلافت پائی۔ صد ہزار طالبان علوم مظاہر ہی و باطنی مقامات دور و دراز سے آپ کی خدمت میں متغادو کی غرض سے حاضر ہو کر کامیاب ہوئے رہتے تھے۔ تاہم نبض حاسد ظاہر میں نکلتا آپ کے کمالات کی تردید کرتے اور معترض رہتے تھے کہ بالافاضل ایک ہی شب میں ۲۰ ہزار معززین شیخ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم رویا میں دیکھا کہ ان جناب پر کامل شفقت فرمائی اور خطاب سلطان العلمائی سے سرفرازی بخشی۔ علی البصیح یہ سب صاحب کجی خدمت فیضد جنت میں قدم بوسی کی غرض سے حاضر ہوئے تو اپنے ارشاد فرمایا کہ "جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تہذیب نہ کیا تھا اسے باز نہ آئے" بالآخر سب تسلیم ہو گئے اور آپ کے مرید ہوئے۔ اس کے بعد آپ کے کمالات کا عالم یہ شہرہ ہو گیا کہ ہر طرف سے جو حقوق طالبان خدا کی اور بھی آمد ہوئی ملا کہ عرب و عجم سے علما و فضلاء آپ کی خدمت میں فتنے بھیجے گئے۔ نزار آدمی آپ کے دربار میں بر وقت حاضر رہنے لگے۔ اس قدر آپ کی خدمت میں خلق اتنا کوارا رہے کہ آپ کے حلقہ درون مدرس اور ذکر و مراقبہ اور مجالس و عطا و تذکر کے مقابلہ میں دربار شاہی کی رونق گہٹ گئی۔ چونکہ اکثر اپنے وطنوں میں الحاد اور فحشاء و بدعتی کے خلاف میں بیانات فرمایا کرتے تھے یعنی جو لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ چھوڑ کر فلسفہ کی برائی تقویوں کے پابند ہو گئے ہیں اپنی نجات کی کیا امید رکھتے ہیں "اوس زمانہ میں امام فخر الدین رازی فلسفی بادشاہ وقت کا اوتا و ورثہ خاص تھا۔ لہذا وہ آپ سے حسد و بغض رکھنے لگا لیکن بادشاہ آپ کا بھی بڑا متفق تھا کہ اسے گاہے گاہے آپ کے سلام کے واسطے حاضر خدمت بھی ہوا کرتا تھا اسلئے اگرچہ وہ آپ کی خواہی کیلئے حاضر ہوتا تھا مگر کوئی موقع ہاتھ نہ آتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز بادشاہ معہ حکیم مذکور حاضر خدمت ہوا اوس وقت آپ کے دربار میں ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کا ہجوم تھا بادشاہ یہ دیکھ کر حیران و دنگ رہ گیا حکیم کو موقع مل گیا اور اس نے بادشاہ سے اس کثرت رجوعات کے متعلق بیان کئے اور کھلا کہ اگر اس کا فی الوقت کچھ امتداد مل گیا تو اسے مملکت میں رخصت عظیم فرمایا جائیگا۔ اسے جب کہ سب کثرت رجوعات خلفاء و عباس سے حضرت امام فخر الدین کا طریقہ اسلام کو بھوس کر دیا تھا اور جن میں آپ شہید ہوئے اور جبکہ بادشاہ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو سب رجوعات خاص عام خوف و ترعہ سلطنت قید کر دیا تھا بعد اچانک کمالات کا مقصد ہو کر آیا۔

الحاصل بادشاہ پر اس کے بھائی کا افر ہو گیا

دوستی جابل شیرین سخن کم شنو کان ہست چون سخن
 بالآخر شاہ نے ہتھاکہ بادشاہ نے بشورہ حکیم مذکور خزانہ شاہی کی کوئی ایک خدمت میں بھیجا کہ عرض کیا
 کہ اسکو بھی آپ قبول فرمائیں کہ اسکے سوا اور جلد نوانات شاہی آپکے یہاں موجود ہیں اور اگر آپکو بادشاہی کی طرف
 نہیں ہے تو آپ کسی دوسرے مقام کو تشریف لیجائیں آپنے اس پیغام کو سکر بادشاہ کی سمجھ پر بہت افسوس کیا کہ اس
 حکم کو مانع دینا اسے ولی خیال کیا حالانکہ میں باہمی

مگر کتب شاست جاز آپس کے فرزند و عیال و خاندان آپکے نہ دیوانہ کنی ہو وہاں ہنر بخشی دیوانہ تو ہر دو جہانز کعبہ
 اور شاہ فرمایا کہ انشاء اللہ کل یہاں سے فقیر جلا جائیگا معتقدین میں سے جس کا جی چاہے فقیر کے ساتھ چلے اور کتب
 محکمہ خوارزم شاہ یہاں کا بادشاہ بھیجا بندہ واپس آئیگا موزنین کا بیان ہے کہ آپکی دل آزاری اور آپکے پیروں کی محبت
 بغدادی کا تکیل مامق خوارزم شاہ کی زوال سلطنت کا باعث ہوا۔

بچ تو رہے را خدا رسوا نکرد تا قلوب اولیا نماند بدر

الغرض دوسرے روز آپ بلخ سے روانہ ہوئے اور آپکے ہمراہی میں تین سو آدمی آپکے مریدین خاص نے
 بھی ترک وطن کر دیا اور سر اسیمہ آپکے ہمراہ چلے گئے آپکے چلے جانے کے بعد بادشاہ کو خبر ہوئی تو اسکو بھی بہت سزا
 افسوس ہوا اور آپکو واپس بلانا چاہا مگر آپ واپس نہ ہوئے اور اسکے کچھ عرصہ بعد اسکی سلطنت تباہ و تاراج ہوئی
 بلکہ کہ خون ناحق بروائے شمع را چندان امان نہ داد کہ شب را سحر

آپ منزل بمنزل مقام بمقام کوچ کر گئے ہوئے نیشاپور پہنچے وہاں چند روز آپکا قیام رہا حضرت فرید الدین عطار
 آپکا کمال احترام کیا وہاں سے سفر کر کے بغداد تشریف پہنچے یہاں حضرت شیخ اشعین شہاب الدین سہروردی حلی
 سے ملاقات ہوئی وہاں مدتوں قیام رہا روز ارادہ شمع کے تمام علما اور مشائخ اور امرا اور روسا آپکی ملاقات کیلئے
 آتے تھے اور آپسے معارف و حقائق کی تعلیم پاتے تھے آپنے بسم اللہ تشریف کا وعظ بیان فرمایا جو ایک محضوین میں
 اتفاقاً اس عرصہ میں کچھ آدمی شاہ روم علاء الدین سلجوقی کے درباری بطور سفارت بغداد تشریف میں آئے ہوئے تھے
 وہ بھی کئی مرتبہ آپ کے جلسہ درس و دعا اور مصلحت ذکر و توجہ میں شریک بنے سب حلقہ گوشہ نشین گئے انہوں نے واپس کر
 شاہ روم سے آپکی حالات بیان کئے وہ غائبانہ آپکا مدبر ہو گیا۔ پھر آپ بغداد تشریف مجازا ور وہاں سے بعد حج کر نیشے
 ملک شام آئے۔ وہاں سے زنجبار کے شہر آق بن تشریف فرما ہوئے۔ اس شہر میں آپ خاتون ملک سعید فرالدین
 کے یہاں مہمان رہے اور پھر وہاں سے لائندہ تشریف لیگئے جہاں ایک سال تک قیام رہا اس عرصہ میں مولانا کی عمر
 سال کی ہو گئی اور شاہی کردی گئی اس کے بعد سلطان علاء الدین کی درخواست پر آپ تونہ کو روانہ ہوئے جب قریب

پہونچے بادشاہ نے پیدا دیا اگر آپ کا استقبال کیا اور آپ کی سواری کے پیادہ ہمسراہ چلکر آپ کو شہر میں لایا ایک عالیشان مکان میں فرکوش کیا اور تازہ میٹ آپ کے فیضانِ صحبت سے مستفید رہا بتایا ۲۸ ربیع الثانی ۶۲۵ ہجری بروز جمعہ آپ نے وفات فرمائی آپ کا مزار شریف قونیہ میں ہے۔

مولانا کی ولادت اور تعلیم آپ تین دن میں بمقام پنج پیدا ہوئے اور ۱۲ سال کی عمر میں بہرِ علم اپنے والد ماجد آپ نے وطن سے سفر فرمایا و نیشاپور گئے وہاں حضرت فرید الدین عطارؒ کی ملاقات سے متاثر ہوئے انہوں نے اپنی کتاب اسرارِ نامہ نہایت تلقف سے آپ کو عنایت فرمائی اور آپ کے والد ماجد سے فرمایا کہ ”اے فرزند اگر اسی بدارِ زو و بادشاہ کو از نفسِ گرم آتشِ بیوقوفانِ عالم زند“ اس کے بعد آپ بغداد شریف تشریف لگے وہاں آپ کا ساہا سال قیام رہا آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں باقی جو خفی تھے اسکے علاوہ آپ نے بہت کچھ علم ظاہر و باطن سیکھا ترمذی محقق خلیفہ رشید الدبزرگوار سے حاصل کیا پھر وہاں آپ نے مکہ حجاز کا سفر کیا وہاں شام اور دجانب تشریف لگے اور شہرِ ارق میں مقیم رہے وہاں سے لارنگہ گئے اور سال تک وہاں مقیم رہے اس وقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی علومِ عربیہ تعلیم قریب تکمیل پہونچ چکی تھی وہیں آپ کی شادی ہوئی اور ۱۲ سال میں بڑے فرزند سلطان بہار الدین ولد ولد ہوئے۔ پھر آپ قونیہ تشریف لگے وہیں آپ کے والد ماجد کا ۱۲ سال میں وصال ہوا اسکے بعد ساہا سال آپ نے دمشق اور حلب کے مدارس میں خدمتِ مدرسہ علاویہ میں کمال الدین ابن عبد الحلیم عمرو بن احمد بن عبد اللہ اور دوسرے علماء و فضلا سے تعلیم پائی آپ کے علمی مدارج حدیث بیان سے خارج ہیں صاحب جو اہم تفسیر کہتے ہیں کانِ عالم بالمدن اہب و واسع الفقه عالم بالاختلاف و انواع العلوم۔ بعد وفات آپ کے پر بزرگوار آپ بھی ان کے قائم مقام تسلیم کیے گئے مولانا کی حیات اور علم باطنی اول آپ نے الدبزرگوار سے بیعت کی اور انہی سے نیز ان کے خلیفہ سید ابن الدین محقق ترمذی سے جو آپ کے تالیف بھی تھے طریقِ سلوک اور تعلیم و انہماک طریقہ کبر و یہ سہر و رہیہ حاصل کی آپ ایک نون سید صاحب نے بعد وفات آپ کے والد ماجد آپ سے فرمایا کہ آپ کو دینے کیلئے آپ کے والد بزرگوار جو مجھ کو امانت تفویض کر گئے ہیں اب میں وہ آپ کے حوالہ کر دیتا ہوں یہ لکھ کر انہوں نے آپ سے بہت روز سے معافی لے کر آپ کو چھوڑ دینا تھا دیدیا۔

آپ کے والد بزرگوار کو دو سلسلوں میں اجازت تھی جو حضرت شیخ احمد غزالی تک پہونچتے ہیں ایک یہ کہ محمد بہار الدین ابن عبد اللہ و شیخ حسین البلیغی عن شیخ والدہ شیخ احمد الخلیل عن شیخ احمد الغزالی دوسرا یہ کہ محمد بہار الدین ابن عبد اللہ عن شیخ نجم الدین الکبریٰ عن خواجہ عن عمار البیدی عن ابوالنجیب ضیاء الدین السہروردی عن شیخ احمد الغزالی عن ابی بکر السراج عن ابی القاسم الکراکی عن ابی

الشیخ ابوالنجیب دوسرے سلسل میں اپنے والد شیخ ابو محمد کے اور شیخ احمد نبوی خلیفہ مشاویہ نبوی کے خلیفہ تھے اور سلسلہ قادریہ میں ایک جو حضرت پیران پیر سے خلافت نامہ ملی ہے جس میں شیخ الشیوخ شعیب الدین سہروردی آپ کے خلیفہ اکبر ہوئے ۱۲

عثمان المغزی عن ابی علی النکاتب عن ابی علی الروباری عن جندی البغدادی عن سمری سقی عن معروف الکوفی عن
 امام موسی الرضا عن امام موسی کاظم عن امام جعفر الصادق عن امام محمد الباقری عن امام زین العابدین عن امام حسین
 سید الشہداء عن علی بن ابرہم عن محمد بن المصطفیٰ صلوات اللہ علیہم والرضوان -

مولانا اور شمس تبریزی ملاقات بعد مولانا نے شمس الدین تبریزی خلیفہ بابا کمال الدین جندی خلیفہ نجم الدین کبری سے
 بیعت کی جس کے مختلف واقعات مشہور ہیں جو اہل تشیع میں جو علماء احنفہ کے حالات کی ایک معتبر کتاب ہے مذکور ہے کہ اگرچہ
 مولانا پر علم نامہ ہر کارنگ غالب تھا طلباء کو کتا بوں کا درس دیتے تھے اور عطا بھی کہتے تھے فتوے بھی کہتے تھے مجالس
 سماع وغیرہ میں خلاف شرع جانکر کبھی شریک نہ ہوتے تھے اتفاق سے ایک دن آپ درس دے رہے تھے بہت سی
 کتا بین آپ کے سامنے رکھی ہوئی تھیں کہیں سے شمس تبریزی بھی آپہونچے اور ایک طرف کو بیٹھ گئے اور پوچھنے لگے کہ
 یہ (کتا بین) کیا ہے مولانا نے کہا تم اسکو نہیں جانتے یہ کتا ہی تھا کہ دفعہ سب کتا بونہیں آگ لگ گئی مولانا کھڑا
 اور مولانا نے اوسنے کہا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ”تم اسکو نہیں جانتے“ زین العابدینؑ شرعاً انکشتین
 کہ شمس تبریز موجب ارشاد اپنے پیر بابا کمال کے مولانا کے پاس آئے تھے جسکا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت
 بابا کمال نے اپنے غریبین شیخ فخر الدین عراقی اور شمس الدین تبریزی اور شیخ بہا الدین زکریا و جیرین ہروی
 کو چلے کشتی اور ریاضت کا حکم دیا تھا جب یہ سب جلد سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو عراقی نے وہ اسرار جو انکو عطا ہوئے
 تھے اشعار میں نظم کر کے آجی خدمت میں پیش کرے شمس تبریز نے کچھ ظاہر کیا اور سنا کہ بابا صاحب نے ارشاد
 فرمایا کہ شمس الدین کیا تجھے کچھ ظاہر نہیں ہوا آپ نے عرض کیا کہ اُس سے زیادہ ظاہر ہوا جو عراقی نے لکھا ہے کہ
 اوسکے اظہار کرنے کا جھکومار انہیں ہے بابا صاحب نے فرمایا کہ ”بارے تعالیٰ ترا مصاحبے روزی کند
 کہ معارف و حقائق اولین و آخرین را بنام تو اظہار کند وینا بیج حکمت ازل اور بزائش جاری شود و ہر آن
 کہ سوت مقالات مطرز بنام تو باشد ترا باید کہ بطرف روم و رومی آجاسو خستہ است اور مشتعل کردن می بای
 چنانچہ اوسکے کہ کلیات شمس تبریز جو عوام میں اُنکے نام سے مشہور ہے وہ دراصل مولانا کی تصنیف ہے الحاصل
 شمس تبریزی روم میں آئے اور قونیہ پہونچے شکر فرو شو کی سر اسے میں نہیں ہے ایک دن مولانا کی سواری ٹری
 نشان و شوکت سے نکلی شمس تبریز نے آپ کو سراہا کہ پوچھا کہ مجاہدہ اور ریاضت سے کیا مقصد مولانا
 کہا اتباع ولایت شمس تبریز نے کہا یہ تو سب جانتے ہیں مولانا نے کہا اس سے جو حکم اور کیا ہے شمس تبریزی
 نے کہا کہ علم کے یہی ہیں کہ تم کو منزل تک پہونچا دے جیسا کہ حکیم سنائی فرمائے ہیں ۵

۵ اس کے بعد بہا الدین لسانی رہ کر کو شیخ شہاب الدین سہروردی نے بھی دس بارہ روز اپنی خدمت میں رکھ کر
 خلافت نامہ بخشی اور میر حسن ہرانی کو شیخ بہا الدین زکریا لسانی نے بھی خلافت عطا کی ہے ۱۲ تاریخ فرشتہ -

علم کرنا تو ترانہ بس نامہ جہل از ان علم بر بود بسیار

یہ سنتے ہی اوس وقت مولانا سواری پرست اتر پڑے اور بعد ملاقات وغیرہ اپنے شمس تبریزی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ایک روایت اور ہے جو اس سے بھی زیادہ مشہور ہے کہ مولانا ایک حوض کے کنارے دس دسے رہے تھے شمس تبریزی آنکھ اور پوچھا یہ (کتابین) کیا ہے مولانا نے کہا ہنگو اس سے کیا غرض یہ علم قیل وقال سے شمس نے کتابین لیکر حوض میں ڈال دیں جس سے مولانا کو نہایت سچ ہوا اور غصہ آیا اور کہا کہ یہ کیا باب کتابین برباد ہو گئیں اب کہاں نصیب ہو سکتی ہیں شمس تبریزی نے یہ سنکر اسی وقت اپنا ہتھ پڑا کر حوض میں سے خشک کتابین نکال کر رکھ دیں کہیں مٹی کا نام نہ تھا اس سے مولانا اور حاضرین کو سخت حیرت ہوئی اور شمس تبریزی نے فرمایا کہ تم اس کو کیا ناپو یہ علم حال ہے۔ اسکے بعد مولانا آپ کے مرید ہو گئے مگر ان تمام واقعات کے مقابلہ میں صحیح تر روایت یہ ہے کہ مولانا کے تذکرہ میں لکھی ہے کہ شمس تبریز عام صوفیوں کی طرح سجادہ و دلق کا پابند نہ تھا بلکہ سواگر و کلباس میں شہر شہر ساجست اور خرید و فروخت کیا کرتے تھے جہاں جاتا تو حجرہ بند کر کے قریب میں مصروف ہو جاتے تھے یہی انداز بندن کثافت حاصل کرتے تھے کہ مزارعے مناجاتی کہ خداوند انکو اپنا کوئی ایسا خاص بندہ عطا کر جو میری امانت کا تحمل ہو غیبت ارشاد ہوا کہ ملک و قوم میں لیگا آپ پستلہ میں توفیق لے لے سہرا میں مقیم ہوئے سرگزیب ایک چوبہ ترہ تہا جیسہ شام کو وقت ہوا کہ باشندہ و تفریح جائیستے شمس تبریزی ہانکا رہتے تھے کہ مولانا بھی آپ کی جیسے نہ لے تو آپ باہر ملاقات اور گفتگو ہوتی شمس تبریزی نے پوچھا کہ حضرت مایہ زید بستانی کان و نو و واقعات کیا تھے اور تطبیق کرتے کہ آپ اس طرف تویہ کہ تمام عمر انہوں میں خیال سرخ زہد چمکانہ نہیں ملو مگر سخت صلعم اور اسکو کھڑے کھایا ہو گا و دوسری طرف انکا تخیلانی اعظم شانی فرمانا کا انکا سخت صلعم باوجود حلال شان الیہ میں شستر مرتبہ سفر کرتے تھے مولانا نے جواب دیا کہ بزرگوارے پایہ کو زل تم کی حالت سیر ولایت اولیا کیفیت و حال وجود میں یہ الفاظ کہہ دو تھی تو میری چنانچہ جب ہوش آیا تو توبہ و توبہ کی اور دہونے لگا کہ اگر میری ایسا کلمہ کفر و کلام و میری زبان میں نکلو توبہ اگلا کلام انا جب چنانچہ وہی وہی الفاظ بے اختیار لکھی زبان سے نکلے ناؤ نف مرتبہ لے لے لے لے چھری جلا دی مگر چلانیو انکو گلو میں زخم لگے بایزید لگے بظن ان زمین ہوا۔ سخت نادم ہو گئے۔ (یہ واقعہ عیان وحدت الوجود قائلان ہر دوست کو تحقیق حال اور نفس بناوٹی قال کا بہت ہی عمدہ معیار اور جب بایزید اس مقام سے فرج کر کے سر ولایت بکری انبیا میں پہنچے اور جو صلوٰۃ صدیقہ کا مقام میری بایزید پر اتباع سنت سنیہ بقدر غالب آگیا کہ بقیہ رعایتی طاعت باعث خیر نہ تھا کہے بخلان ترقی مروج عالیہ سخت صلعم کہ روزانہ شستر مرتبہ مراتب قرب میں ترقی ہوتی تھی اور سابقہ حال بظرف فکر آپ سے تغافل فرماتے تھے۔

مولانا کی شمس تبریزی کے ہاتھ پر بیعت اسکو بعد مولانا نے حضرت شمس تبریزی سے بیعت کی اور بقول سپہ سالار ۷ ماہ اور جو بیعت امت مناقب العارفین سہ ماہ شیخ غلام الدین زرکوب کو حجرہ میں جو مولانا بابران الدین محقق مذکور کو مدعو کر کے مولانا اور شمس تبریزی باہم متکلف ہوا رست میں آئے خدا اقطاع فرمایا تھی اور سہ ماہ کو جب حجرہ کو اندر جانے کے لیے کھینچا تو یہی اسکے بعد اپنی یہ حالت ہو گئی کہ بقیہ سماع ایک گھڑی میں نہ آتا تھا درس و تدریس وعظ و بندہ کو اشتغال بالکل چھٹ گئے آپ تھو یا ناموس تبریزی صحبت دوم کھیرے جدا ہوئے تھے اسکی تمام شہر میں شہرت ہو گئی اور

ایک شورش مچ گئی سب متعین کو بڑھ و مدد پہنچا کہ ایک بوسہ دیا پر بوسی دیوانہ فرما کر حضرت مولانا پر کیا عکس کر دیا کہ کوئی ٹکڑی نہ تھوڑی نہ بڑی
خاص بھی اٹھو راز و نیاز کو نہ پاسکے سب شمس تبریز کو دشمن ہو گئے یہ شورش فتنہ انگیزی حد تک پہنچ گئی۔

شمس تبریز کا چلا جانا اور بدایا جانا

شمس تبریز قومیہ میں بلا اطلاع کچھ مشتق کو چلے گئے۔ اُنکی بدائی ہی مولانا پر جو حصہ انگریز بیان سے باہر مین

تھے یا عالم تہائی کسی کو نہ بخلق نہ تھا بہت سی فرائض غریلین کلبین حتیٰ کہ شمس تبریز نے دشن سوہا ہے پونچھے کا مولانا کا لفظ لکھا اوس سے اور ہی مولانا کی نافرمان متعلق ہوئی شمس تبریز کے آئرد و کر نواہون نے معافی حاصلی جسکا ایک حصہ حضرت سلطان لعل لائی شینومی میں

اس طرح نظر کیا ہے۔ مشنوی۔ ہمدردی ان بہ تو بگفتہ واسے عفو ماکن ازین گناہ خدا ہے

قد را از غمی ندانستیم که بجا و بیشه اندانستیم
 مخلص ره بوده ایم خروده بگیر یارب اندازد دل آن پیر

کر کن عذر داسے اما او عفو کل ازین شد یو دوتو پیش شیخ آمدند لایه کنان که چو بخش گمن در کجوان

تو بهای نسیم حمت کن کردگار این کینه نعمت کن
 استخشان چو نمه دیدار ایشان راهشان دافست از و آن کین

پس جب مجبور ہو کر کس تبریزی ملاش میں دق کا عزم بالجزم کیا سلطان ولقد قلہ سالار ہو اور مولانا ایک نامہ مضموم فی البدیہ اور

از کسکه عاقل و جوان رشده عاقل شایسته عیش و طرب و نیکو در طلب است شمس و زهره گشت گنج عجب است مکتوم

که از آن دم که پشتر کردی از خلوت حد است که هر روز

در فراق جمالی تو ما را جسمه میران و جان همچون موم

بے حضرت سماع نیست حلال اچھڑ شیطاں طرف شدہ مدحوم ایک غزل بے تو اچھڑ کعبہ تار سد آن بہ مشرقہ مفہوم

پس بدوق سماع نامہ کہ غول پنج و شش شب منظم نام از نو صبح روشن با اے بتو فجر شام و ارمی دم

اس خط کے علاوہ (۱۵) شعری ایگنٹل بھی لکھی جس کا مطلع یہ ہے: برویدت حرفیان کشیدیا را را نہ ہن اور یہ جملہ صلوٰۃ گزنیہ پر

اگر او بوعده گوید کہ دم درگاہ سیریاہ مخورید نگراور اب فریداد شمارا بہ بہر حال سلطان ولد و شوق جا کر شمس تبریک کو تونیہ لائے

اس مرتبہ مولانا اور مس تبریزی کی عجیبیٰ شمع شمع تک رہی۔

مس جس نے یہ کام کیا وہ جلا جاتا یا مصل ہوتا اس کے بعد مولانا کو فرزندنا حلف علی الدین کی حرکت تھی خلاف طبع نفس تبریزی کہ وہ پھر چلے

کھتے من کہ دو کھٹے کو چٹے کہتے مولانا کو تہہ تراشہ میں جو چٹے شہہ شہہ رک پاک تراشہ کرتے یہ ہے کھٹک کہہ : او کھٹک : اغنیہ

مثنوی ساربان با بخت از اشتران شهر تر نرست و کوچه دستان فرزند و سر است از بالهرا مشغول به شربت از جن نر

بہر حال غصہ میں شمس تبریزی کی وفات ثابت ہے۔

قونیہ پر ہلاکو خان کا حملہ اور ناکامی | اسی زمانہ میں ہلاکو خان نے قونیہ پر حملہ کیا اور شہر کے چاروں طرف اس کی فوجیں محاصرہ کر لیا مولانا فخر

ایک ٹیلہ پر جو بیچو خان کے خیمہ کے سامنے تھا مصلیٰ جہاں نماز شروع کر دی سپاہیوں نے ان کا کہ کر تیر لڑنے چاہا لیکن کامیاب نہ ہو کر ہٹ گئے۔ آخر گھوڑے بڑھے جو خیمہ کو نشان لگے لیکن گھوڑے کو بھی ایسی جگہ کو اُتار دیا کہ وہ کسے بیچو خان بدوین کے یہ واقعہ معلوم ہوا تو اوس نے تیر چلا گیا۔ اگر ایک تیر نہ چلا جب تو کہ گھوڑے کو بڑھانا چاہا تو وہ بھی تیر چلا پیدل چلنا چاہا تو قمر نے اٹھ کھڑا کر دو عاجز ہو کر پیٹ گیا۔

[illegible]

نوروز از ترش خیال گشته +	هر که ویدیش ز اہل ل گفست	چون راوی شیخ صاحب حال	پیرگزیش ز حبلہ ابدال
روبو کو کہ وجہ را بگذاشت	غیر اور خطا و سہو کا گشت	سنو شیخ گشت ز وساکن	و ان ہمہ رخ و گفتہ ساکن
شیخ با و چنانکہ کن شاہ	شمس تہ ریضا صہ اللہ	خوش و راحت بچو شیر و گدگ	کایہ ہر دوزہدگر شد ز

مولانا اوشیجین بہت اتحاد برہ گیشیجی شان مین مولانا زغزلین لکھیں ۵ مطربا اسرا والا بازگو بہ قصہ ہس جانفرا ارا بازگو بہ

مانند بر بسته ایم از ذکر او	توحید و لک شارباز گو	جو صلاح الدین صلاح جهان است	این صلاح جان لار باز گو
-----------------------------	----------------------	-----------------------------	-------------------------

مولانا کبرائے رفقائے یہ دیکھ کر ایک ناخواندہ زکوب مولانا کا مہم و ہم از جنگی ملک کجاس پیر و شر ہو گیا سخت شورش کی سلطان ولایتی
نیوین کا اس طرح ذکر کر رہا ہے : باز در کربان غریب افتاد و یار و هم خند ادا شد گفتہ با ہم کریمین پرستیم : چون گمہ یک نیم در شستیم

اولین نور بود و این غرض	همه هم شعر نیم و هم خوانیم
بر پا خواند اشته این مقدار	می نیاید سستی چو او و اما
بر فرزدان وین فرزد او را	شد از ایشان و کرد و عاقبتی
آمد و گفت آن حکایت را	که فلان را زنند و آرازند

لیکن جب اون لوگو کو غائب ہو گیا کہ مولانا کی طرح جو شیخ زکریا کو بکری سمجھتے تھے انہیں جھوٹ سمجھ سکتے تو وہ اپنی خیالات باز آگے بڑھانے لگے اور شیخ کو باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کی غرض سے شیخ کی دختر سے اپنی بیٹی کا جنازہ سلطان بہادر الدین ولد کی شادی کر دی۔ عرصہ دراز تک صحبت باہمی گرم رہی حتیٰ کہ شہنشاہین شیخ زکریا وصال فرمایا اور مولانا کے والد ماجد کے مزار پر شریف کو متصل فون پر مولانا شیخ کی مفارقت میں بہت ہی غم اور مصدوم ہوئے۔ خرافیہ عربین اور اشعار تصنیف فرمائے۔

لے زہجران در فرقت آسمان کر لیتے ۛ دل میان جنش عشق و جان بگر لیتے

مولانا اور حسام الدین علیؒ اسکے بندہ مولانا فرحنام الدین چلی کوجو ایک مخلص مرید تھا اپنا ہم دم دہرا کر لیا اگرچہ وہ مولانا کے مرید تھے اور مولانا بھی بہت تعظیم کرتے تھے مگر وہ بھی اپنے خداوند آداب اور قاعدہ و سنجہ و ذکر کے تعظیم چنانچہ جس جگہ مولانا وضو کرتے تو وہ اس جگہ پر کھڑے اور وضو نہیں کرتے تھے خواہ دوسری جگہ وضو کر لیں یا نہ وضو کر لیں کیونکہ اس کی تکلیف و رشتہ کر لی ہوتی یہی حسام الدین چلیؒ نے جو نبوی شریفؐ کی تعظیم کو باعث ہو جو کسی آئندہ تفصیل آئیگی۔ بعد وصال مولانا کو وصیت مولانا کی یہی چاشنین ہوئے ۵۷۰ھ میں انکا وصال ہوا۔ مزار شریف قونیہ میں ہے۔

مولانا کے اخلاق و عادات جب مولانا علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل سے فراغ ہو کر مہنت نشین پیر بزرگ اور سچو تو آپ کا وجود باوجود و شام میں بہت آغاز کی گھا ہونے دیکھا جاتا تھا آپ چلے تھریس و عظیم بہت وسیع تھا آپ کا عظم بہت ہی بڑا ہوتا تھا آپ کو فنا و دور ملک مستند سمجھ جاتے تھے جب آپ کی سوانح لکھی تھی علماء و فضلا اور اہل اکابر کو پڑھ کر اسے گروہ پیکر اور کاب رہ گئے تھے۔ مباحثہ اور مناظرہ بھی آپ کا کامل تھی۔ تمام ملک میں آپ کی قبولیت عامہ کا شہرہ تھا امر اور سلطانین وقت بھی آپ کو مستحق تھے علم ہر کے سوا علم باطنی جو سید بزرگ محقق ترمذی (خلیفہ مولانا بہاء الدین محمد سلطان العلماء) سے آپ کو پہونچا تھا۔ طالبان راہ خدا کو تعلیم فرماتے تھے حد الکف و کرستین آپ ظاہر ہوتی رہتی تھیں مولانا علم ظاہر و آداب شرع شریف کی پابندی و نظر تھی اور ہوش و حواس بجا اور درست تھے۔

سلاخ اور مولانا کا استخراق | لیکن جبکہ شمس المین تبریزی سوا کی ملاقات ہو کر غلط اور بڑا ہوش و حواس میں تفرقہ آیا انکرا دینوی اور تجزیہ محویت اور استخراق کا غلبہ بہ نزل گئی کئی دن سلاخ کے یغین بلاعر و نوش گذر جاتے تھے۔

مولانا کا ذکر و مراقبہ نماز | عطا ہوش کی حالتیں ذکر و شغل عبادت و ریاضت میں مشغول ہوتے تھے کہ مگر عرفانہ مکمل عبادت سے جس شخص کا عارف پورا ہوتا اور عبادت میں ہی کامل ہوتا ہو۔ زندگی آدھار میں زندگی ہا زندگی بے بندگی کشر مشنگی میں ناز میں جب کبھی سکر غلاب ہو جاتا تھا دو ہی حرکت میں غشامیج ہو جاتی تھی آپ کی خال غشامیج

بخدا خیر نامہ چونا ز می گذارم ۴ کہ نامہ شد کوئے کلام شد فلانے
موسم ہا میں ات ذوقت ایک مرتبہ آگونا ز ہر پستے میں قوت ہوی برتے آنوچہ و مبارک بر کج ہو گئے مسیح کو لوگوں نے بیکر شناخت کیا
مولانا کی شب خواہی | سب لالہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی آپ کو شب خواہی کو لباس میں نہیں دیکھا بلکہ آپات بہر ذکر و مراقبہ میں مشغول رہتے تھے جب نیزہ کا غلبہ ہوتا تھا اور اختیار ہو کر کسی طرف کو گرجا لیتے اور آنکھ لگ جاتی تھی چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ۵

ہر یغفتہ و مریخ شدر را خورید و ہر شب یزدان من بفلک سارہ خورید و ہر چنان وقت کہ مرگن یاد با خواب نہ فریاد تو بنید و ہر غول بدیدہ خونگشت نمون نمی خور
دل امین زبون نمی خور
موضع وادی زمین شدر حیران
کایں شب و روز چون نمی خور
بیش ازین در عجب ہی بودم
کامان گون نمی خور
آسمان خود کون زمین خور
کہ خبر این زبون نمی خور
دل شنید آن نمون نمی خور
عشق برین نمون عظم خواند

مولانا کا زہد و قناعت | آپ کے زہد و قناعت کی یہ حالت تھی کہ اگر کے پاس سو ہزار روپیہ کی قیمتی نذر و ستی آگیا آپ کو پاس

شیخ صالح الدین زکریا کو جب باوجود تیرتھ اور اونکے وصال کو بعد حاکم الدین ملی۔ کہ پاس چھپے اندر پورا اسکو صرف کرنا تو گناہ گار ہے
جب تک کہ بن کچھ نہ کو نہ پتا تھا تو آپ صاحبزادہ سلطان لدکوئی کوئی چیز نکل اجازت نہ لیکن یہ بھی جیتے تھیں بن لاکاں بیان کیجھا اور کو نہ پتا
تو آپ فرما تو کہ اچھا صراج ہمارا کھڑا من فقر کی لائق اگر اوقات آپ اپنے زمین میں لیا یہ کہ تیر تیر کھڑے مددہ اور جگر کی گری پھر اگلا غلیان نہ
سوالا کی خدات اچھی خدات کی کیفیت تھی کہ جو کچھ آپ کو پاس نہ تھا سالوں کو دیتے تھے اگر کہ دینے کیلئے نہ ہوتا تو بن میں عیا اور کرتے
نکار کر سالوں کے حوالہ کر دیتے تھے۔

مولانا کا خط و توسل آپ کو کلام تو نہیں کی کیفیت تھی کہ اولی اعلیٰ کو آپ ہی پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ بازار میں نشر فیض اچھا تھے
کچھ لوگوں نے آپ کی دست بوسی کی۔ ایک لڑکے کو اتار خالی بیٹھوا سنے دست بوسی کیلئے آپ کو ٹیڑھ لیا آپ ٹیڑھ گئے جب اسنے اپنے ہاتھ خالی کر کے آپ کی
دست بوسی کر لی تو آپ نے اسے ہلکے مرتبہ علیہ السلام میں ایک شخص کو مددہ ہوا وہ بحال تھی خودی بدایا آپ کو آپ کو پرانے گرا تھا ملک بزر
اور کو ہوا دیتے تھے کہ یہ بات ناپسند آئی اور افسانہ کیا کہ شاپ اوس نے آپ کو ہستی کر توڑا۔ ایک تیرہ جام میں سیر کر کے غرض کہ آپ
تشریف لیکر بازار میں تھامے زور سے آگے کو گولہ ہائے شاپا چا آپ کے آگے کو گولہ کیا اور خود باہر نکلے شہر برفق من جہاں آپ علم ہر کی تحصیل
فرما کر تو پشمن قانون لڑکچہ روبرو بسیل مذکورہ آپ کے والدہ جگہ کی شان میں کہ اگر مولانا بہادر الدین میں کیا باسکال تھا آپ کو سلطان العلماء
کہا تھا آپ کسی امر میں زبان نہ بولیں جب آپ ہائے تشریف لے گئے تو بعض فرزان کو نہ کیا کہ انوس ہنسنے دلانا کو والد کی توڑ کر اور وری
اور کو فوٹ کھڑا فرما کر آپ کی زبان نہ بولایا۔ یہ صاحب آپ کو پاس مانی کی غرض سے اسے آپ کے فرامین سے ہی ہاتھ نہ کران خاطر نہیں ہوتا ہوں
معاذی کہ چاہے ہستی نہ ضرورت نہیں ہے۔ ایک مرتبہ آپ کی زور نہ تھا جب کو کسی غلطی کے باعث اپنی لڑکھ کو تیرنے کی آپ ہی مکان میں مین مگر
بہت تیرا تھا جبکہ اور افسانہ فرمایا کہ سب اتنی بل پر تیرا گئے تھے آپ کی کثیر تیر تیر اور وہ کما سر تیرش کرتی تو شہری کیا حالت ہوتی تھی۔ آپ کی
زور نہ صاحب فیض بہت تیرا تھا فرما میں بعد اسی کثیر کو انوں فرما کر دیا ایک تیرہ وادی سر راہ اب میں لڑکھ تیرا ایک دوسرے کا ساتھ
کا گھم کچھ کر رہا تھا آپ نے وہ واقعہ ملاحظہ فرمایا اور دونوں سے کہا کہ یہاں کیو دونوں جگہ جو چاہو کہلو گرا تیر میں مت لڑو وہ آپ کا حامی اور تیر
دیکھ کر شرمندہ ہو گئے اور اپنے آپ سے گھرو گئے۔

مولانا کا خط مولانا کو ان میں سے ایک کو پتہ تھا کہ ان کی تیر تیر اور وہ کما سر تیرش کرتی تو شہری کیا حالت ہوتی تھی۔ آپ کی
آپ ایک روز مسجد کعبہ کو تیر میں تیرا تھا۔ وہ خط فرما کر تیرا تھا اور زور نہ کر سکا۔ اہل افسانہ اور فدا و غفلت نہیں اس طرح میں شریک تھے مگر
ایک جو خار در با سے ناپید کیا کہ کوئی نہیں تیرا تھا میں کو فرما ہاں بار اور جو ہر شاہوار کی زبان فیض تیرا تھا میں تیرا تھا میں
حاضر میں حضور خدا کی کیفیت ہو تھی۔ ہر وقت خدا سبحان انڈا اور اذانہ واہ واہ بلند تھا ایک گنا صاحب کو آپ کے بیان چرچہ ہوا اور کہنے لگے
کہ مقررہ آیات کا حفظ بیان کرنا کوئی کمال نہیں ہے۔ مولانا نے یہ سن کر فرمایا کہ آپ ہی کوئی آیت چھوڑ کر اوسکو متفق و عطف بیان کیا ہے
اونہوں نے عرض میں کہ سورہ فاتحہ کو کوئی خط کی اور دوست کیا مولانا زور سے تیرا تھی سورہ غفرین کی طرف متوجہ کر دیا اور کہنے لگے
کی توجہ دینے میں شام ہوئی۔ اہل غلبہ کہ وہ باور بخود ہی ہو گئی وہ حاکم علی آیت خود و سر نام ہو کر کہ نام کہ چھوٹے بھائی اسے ہوا اور

۴۰۰ ہے خانہ جمعی معلوم ہے۔ اور یہ ایک گھر میں ہے جو بڑا بڑا ہے اور آپ کو لڑنے کا گھر بھی ہے اور ان کی کیا تیر تیر کر رہے۔

بلرز و بانگ از نفس گرامش بر سر و عگان علم زند - اور ای سفر کرد و روان من جب آب خدا و خلیفہ ہونے پر حضرت شیخ الشیوخ ابو عمر شہاب الدین
 سہروردی قادی جتہ الشرح کا خزانہ تھا کسی ملاقات ہوئی - اور حضرت شیخ اکبر محمد الدین ابن علی رحمۃ اللہ کا بھی اخیر زمانہ تھا شیخ ابن ابی اسحاق
 ہمدانی و سید بران الدین محقق ترمذی تلمذ الیہ و بعد ازاں بکراکیم الدین تہا و ابتدا ہی طبع ہو اور او کو مہر شیخ صلاح الدین زر کو حبس
 بعد وصال حضرت شمس الدین تبریزی کی سال تک حبس گرام ہی اور مولانا صدر الدین قونوی خلیفہ اربعہ شیخ اکبر و موصوفے سالہا سال تک قیام
 مخلصا تعلقات تہ مولانا زکریا خانہ کی نامزد ہونے کی بھی واپسی کو وصیت فرمائی تھی انکو خلافت شیعہ بہاء الدین زکریا ملتانی اور فخر الدین گانی سے
 بھی اتفاق ملاقات کا ہوا شیخ الشیوخ موصوفہ اور ابوالدین جندی (آپ کے دادا پیر) کو خلافت عین تھے اور علی شاہ شرف قلندری جو مدینہ
 آجکی خدمتیں مہر شیخ ابوالحسن مغربی بخارا صنف حزب لہجہ - اور شیخ عبدالقادر مغربی و شیخ سلیم مغربی، اور شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
 سہروردی آپ کی ملاقات نامت ہو وستان میں بہر حال محدود ہو کر شیخ نے ایک رنگ کی ملاقات کیلئے ملک و کم کا سفر کیا لیکن متناقض العارفین میں
 نہایت وضاحت کہ ساتھ شیخ کو سفر کا حال کہو شمس الدین بادشاہ والی شیراز کو شیخ کو توسط مولانا ایک غزل ملی تھی جس کے مضامین یہ تھے
 پر جوش اور پرتو بادشاہ فراس کی غزل کے لئے کیلئے سہ کو مجالس نقد کرتے اور شیخ سعدی کو تما خدیش بہا و دیگر مولانا کی خدمت میں ملک و کم
 شہر قونہ - واد کیا تیار اور غزل کو بعض شمارہ من - ۵
 ماضیات وہ کہ باز ملک بودہ اسم - با زبان مہر بود باز کہ آن شہر است
 علاوہ ان کے کہ با اعتبار سے وفات شیعہ مہر تھوحت ہو ہی آج کو ہم عصری ہو گریا ہم ملاقات ہو گیا کجا ثبوت نہیں ملا ہی جہاں شیخ صدر الدین عمار
 خلیفہ و فخر شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی اور شیخ سلسلہ چشتیین سے خزانہ حضرت خواجہ غریب خان خواجہ غریب نواز آج میری اور ان کے
 خلیفہ حضرت قطب المظاہر قطب الدین بختیار کاکی کا اور اوسط زمانہ کو خلیفہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا اور اول زمانہ کا و ان کے خلیفہ
 شیخ جمال الدین النوسی اور سید علی احمد علاء الدین جابر شیخ نظام الدین اولیا محبوب ابی کا اور شیخ سلسلہ نقشبندیہ کے اوسط
 حضرت خواجہ عارف سیوری کے خلیفہ حضرت خواجہ عبدالحق خجندیہ والی اور ان کے خلیفہ جتہ محمود خجندیہ والی کا اور ان کے خلیفہ جتہ محمود
 علی عزیزان رشتہ کی کہ میری کا۔

مولانا کی تصانیف آپ کی تصانیف میں کتابتیں بہت ہیں ایک فیہ ما فیہ دینے ان خطوط کا مجموعہ سچے وقتاً فوقتاً معین الدین پروا دعا جلیب
 کے نام لکھے تھے دوسرا دیوان تیسری شتوی -

مولانا کا دیوان ایمان میں ۵ ہزار زیادہ شمار ہیں یہ ان غزلیہ کا مجموعہ جو کہ اکثر حضرت شمس تبریزی کو فراق میں ابوعیسیٰ شیخ مصلح الدین زکریا
 کے بہرین لکھی تھیں انکو آپ کے صاحبزادہ سلطان لہر زکریا کی حیثیت سے لکھا گیا تھا منتخب دیوان میں تقریباً ۳۰ ہزار شعر ہیں شمس
 میں بنیاب میں طبع ہوا اور اصل دیوان لکھنات طبع لکھنوی میں چھاپا ہوا ہے بلکہ انام کے مصلحی شریعتی زبان طبع ہو گیا ہے شیخ ان کے
 تصنیف واقعہ ہے کہ حضرت کمال الدین جندی آپ کے دادا پیر شیخ سہروردی کو کہتے ہیں اپنے مریدوں کو بلائی کہ حکم دیا تھا کہ کسی تصنیف کی
 جہ نہیں جتہ مولانا سابقہ بیان ہوگی جو کہ مریدین طبع فارغ ہو کر یا ہر تو فخر الدین عراقی اور جتہ بہرین و جتہ طبرستان و جتہ طبرستان و جتہ طبرستان

نظم که گوش کبر و سرالین تبریزی با که بگوید اسکے اظہار کا یا راہیں پیرو شد از خوا و فرما با که اشعر من تبریز بچند خدا تعالی ایک سہا
یعنی مرجعیت فرایک جو معارف مطابق الدین و آخرین تیرہ نام نظم کہ اظہار کر گیا۔ ای بنا برپس تبریز و دم میں آو مولانا کو میر کیا
مولانا دیوان کا دیوان اسکے نام تصنیف کیا۔ اور میر غزل کہ قطب دین شمس کا شریک کیا عجب کہ نام مصنف کی تبدیلی میں بھی
بدیشین گئی کو دخل ہو ورنہ مطبع کی جانب سے اتنی بڑی غلطی کا اظہار خالی از تعجب نہیں ہو۔ کیونکہ طرز کلام صاف ظاہر ہو کہ تیسرے تبریز کا مصنف
نہیں ہو بلکہ اول کسی متقد کا جیسا کہ پیر مرید میں دروین و دو اسمن فاش بگویم امین سخن شمس میں و خدا اسمن
ع علا شمس تبریز غنم قلندر واری گردم + علاوہ اکثر متعدد شعرا از اہل دیوان کو غزل جو مصرعوں کو مولانا طرف منسوب کر لکھیں کیا غلطی
ازین جو باطل غزل شد و بہت گفت میں جو خود نظم نہ تیار کیا ہو دوسرا شعر صلی جن کی کا یہ ہو + مطبوز و آغا فریدم امین پردہ ہزن کیا رویم
مولا کا حق و عید کو نامی گائی شعر کا کلام عجیبانہ شد و نزاکت کمالی کا ہونے کو دیکھا جاتا ہو لیکن اس میں کسی حسن و بدائع لفظی کے سوز و گداز اور جوش
و خروش نام کو بھی نہیں ہی چنانچہ انوری - خاقانی - عبدالواسع جلی عینی ظہیر فارابی سعد سلمان کلام جو بدین نمونہ ہیں
جوش و جذبات کا نام بھی نہیں ہو البتہ حکیم سنائی اور شیخ ابو الخیر ابو سعید اور خواجہ فرید الدین عطار کلاموں میں جوش و جذبات کا بہت
تھا جو کہ وہ غزلین نہیں ہیں۔ راجی یا مثنویات ہیں۔ مولانا ہی سب سے پہلے ایک شخص ہیں جنہوں نے غزل کو میرا یہ من کا لفظ کیا کہ
اسکو علاوہ کہ مولانا میں کسی لیر یا بادشاہ کی شان میں کوئی قصیدہ نہیں ہی حالانکہ دوسرے بزرگ صدی شریازی اور خواجہ عراقی کا کلام بھی
اس طرز کی لکھتے ہیں آج کی پوری غزل ایک ہی رنگ و لہجہ کی حال میں مستحق ہوتی و مختلف مضامین جیسا کہ اظہار کا مذاق جو آج کی غزلیات
مطلق نہیں ہوتا جس صاف سنی اور بخودی ہی بگیتی ہو جیسا کہ غزل

چو غزل از شکستہ بود من نامزم	و چون نامزم کس نہ بدیغ و خول	منم و خیال سے غم و نوحہ و فغان
عجب دوت ستارین عجب نامزم	عجب غافلستان کو بگودست تین	کہ نہ انداز و نہ نشا و نہ سدا و نہ گان
بغدا خبر داد چو نامزمی گذارم	کہ تمام شد کو کوئی کلام نہ دلا	دان دست چون تو بردی دلا و نہ دلا
منم آن برگرزیم منم را	پوست را پیش گلن انداختیم	غلغلے اندر جان انداختیم
جہد و دستار و علم قیل و قال	جلد و دستار ان انداختیم	از زمین تا آسمان انداختیم
باز از پستی سوسے بالا خدوم	طالب آن بلبر بیا خدوم	راست کردہ بر نشان انداختیم
چار بودم رشدم اکنون دوم	از دلی گدیشتم و گیتا خدوم	باز از خجا گادم آنجا خدوم
ساکنان را در محرم خدوم	ساکنان قدس را ہمد خدوم	من بہ نقد امر و زرافرا خدوم
آنچہ اعلیٰ و در پر بادہ شد	گر مراد و کرسی آن ہم خدوم	گلاب خاموشی چمن ہم خدوم
	رو نمود اندر اعلم مر مرا	ز غم گشتم صدہ و مر مر خدوم
		کشتہ اندر و پس اعلم خدوم

مولانا کی مثنوی مثنوی شریف کی تصنیف کا آغاز طرے میں ہوا جیسا کہ خود مولانا اشارت فرماتے ہیں

مطلع تاریخ این بود و مسود سال اند شصت و دو بود + اور باعث تصنیف خواجہ حسام الدین علی ہجو میاں کے منقول ہے کہ
 ایک شب اونکو یہ خیال آیا کہ مولانا سیرت شریف کی مشنوی منطق الطیر عطار تصنیف کی کئی خواہست کرونگا انکا خیال مولانا پر ہوا
 شیخ شرف گشت الزمان شریف شیخ چون شریف و ہا شریف اولیا الفلاح حق اوست پس احاضری و غائبی بس باجم

اور اسی شب میں تصنیف شروع فرمادی شروع کو ۲۲ شعر تاج بس سخن کوتاہ باید و اسلام + اویس وقت کھد وے
 صبح کو حسادت جبرجہ خواجہ حسام الدین آپ کچھ تئیں حاضر ہوئے تو آپ نے وہ شعرا و کلمہ و کلامی و شہادت متعجب ہوا اور انرا کار کا دھڑکیا
 کیا یہی وجہ ہے کہ سو اذکار کے سب فقر و کلمہ خواجہ حسام الدین ہی کو نام و مولانا شروع کیا ہو مولانا اول شب میں تصنیف فرمائی تھے
 وہ اخیر شب میں صاف کر کے صبح طافن مخلص کو سنا دیتے یہاں تک کہ قراول ہوا ہو گیا اسکے بعد بقضائے اہی اونکی زوجہ فریختا
 و وہ خانہ داری کی مخصوص تئیں گوارا و تئوی شریف کی تصنیف بند ہو گئی جب سال کے بعد وہ فراغ البال ہوئے تو انہوں نے پھر مولانا تصنیف
 اصرار کیا اور مولانا زود قلم دوم شروع کیا

چون ضیاء الحق حسام الدین عا ایا زکرو انید زواج آسمان مدلولین تئوی تاخیرت پہلے پایست تاخون شیرند
 چون بجرع حقایق فتہ بود بے بہار شش غنماہ شگفتہ بود
 تئوی کا دفتر غنم چھ دفتر تمام ہو گئے اور مولانا تحت طیل ہو گئے اور ساتویں دفتر کے بابۃ اپنے فرمایا کہ

در دل ہر کس کہ باشد نو جان باقی این لغتہ آید بے لگان
 بعض کا بیان ہے کہ اس بیماری سے جانبہ ہو گئے کی وجہ سے ساتویں دفتر تصنیف نہ ہو سکا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ مولانا تندرست ہو گئے
 انہوں نے خود ساتویں دفتر تصنیف فرمایا جسکا آغاز یہ ہے اسی ضیاء الحق حسام الدین عا دولست پایندہ عمرت ہر وید
 چونکہ ترجمہ ششمر کر دی گذر بر فراز چرخ ہضم کن سفر سعدا و است ہوت آخون از انکہ تخیل عدد ہفت ست سبر

تئوی کی تہرین مسافرین از حسب لیاقت خود تئوی اور او کے مصنف کی توصیف کی ہے

اسکا ہر لغتہ جانی عجب انظر و ناظم حق میں جگہا من چو کو ہر عجب عالمیو ایست بچہ غیر ولے دار و کتا
 تئوی مولوی تئوی است قرآن در زمان پہلو + اور اس بھی بہتر کہی علی ایک رباعی جو میں آپ لایا ہے خواجہ
 واقعہ بیان کیا کہ حضرت ربوہ صلی اللہ علیہ وسلم شریف فرماہیں اور او کو سنانے تئوی شریف پیش کر کے شاد فرما دیں کہ اگرچہ معارف و حقائق
 میں اسکا بہت ہی کم تئیں تصنیف کی گئیں لیکن انہیں تئوی کو نائل ایک ہی نہیں ہے مریع
 ائنی الکھوت فی کوی اللہوال فی ذلک اللہوال ائنی الکھوت فی کوی اللہوال ائنی الکھوت فی کوی اللہوال

اس کتاب کی تصدیق میں یہ امر کافی ہے کہ اس وقت تک اس کتاب کے مطالعہ کی کہ جسے صد ہا کلمہ ہزار آدمی لایا اور کبار ہو گئے اگر کوئی شخص
 کسی ضنون میں بطریق اقتباس تئوی شریف کو شفاء نقل کر دیا ہو تو انہیں جان پڑ جائے کہ وہ غلو و غم و عظمین تئوی کے شفا و تاثیر میں چلا
 ہو چکے تھے سرور دل زندہ ہو جائیں اس کتاب کے علما و فضلاء نے جعفر اعتقاد کیا ہے کہ اس اور فارسی کتاب ہی نہیں کیا بہت سی کتاب
 اور سن کر تائیں مثل شاہنامہ فردوسی و جلالت حکیم ثانی و منطق الطیر و آلہ نامہ و اسرار نامہ و پند نامہ خواجہ فرید الدین عطار و گلستان

بوستان شیخ سعدی شیرازی موجود ہیں انگریزی کی قریب کے ساتھ کچھ نسبت نہیں ہے۔
 مثنوی کی شریف کی بقدر فخر میں لکھی گئی ہیں کسی اہل فارسی کتاب کی زبان کو نہیں بعض شرح کے نام یہ ہیں۔

نام شیخ و مصنف	نام شیخ و مصنف	نام شیخ و مصنف	نام شیخ و مصنف	نام شیخ و مصنف
۱۔ شرح مثنوی ہوسو کنز العقائق	۱۰۔ شرح شیخ عبد المجید سیواسی	۱۷۔ ۱۳۹۹ھ	۱۸۔ ۱۸۰۰ھ	۱۹۔ ۱۸۰۱ھ
۲۔ بعض اشعار مثنوی ملا الدین حسن عطار	۱۱۔ ۸۶۵ھ	۱۲۔ ۸۹۸ھ	۱۳۔ ۹۰۹ھ	۱۴۔ ۹۱۹ھ
۳۔ بعض اشعار مثنوی ملا حاجی قاسم	۱۲۔ ۸۹۸ھ	۱۳۔ ۹۰۹ھ	۱۴۔ ۹۱۹ھ	۱۵۔ ۹۲۹ھ
۴۔ مثنوی مصطفیٰ بن شیبانہ و جلی	۱۳۔ ۹۰۹ھ	۱۴۔ ۹۱۹ھ	۱۵۔ ۹۲۹ھ	۱۶۔ ۹۳۹ھ
۵۔ شرح سودی	۱۴۔ ۹۱۹ھ	۱۵۔ ۹۲۹ھ	۱۶۔ ۹۳۹ھ	۱۷۔ ۹۴۹ھ
۶۔ جواہر الاسرار حسین بن حسن	۱۵۔ ۹۲۹ھ	۱۶۔ ۹۳۹ھ	۱۷۔ ۹۴۹ھ	۱۸۔ ۹۵۹ھ
۷۔ شرح کمال الدین عوارمی	۱۶۔ ۹۳۹ھ	۱۷۔ ۹۴۹ھ	۱۸۔ ۹۵۹ھ	۱۹۔ ۹۶۹ھ
۸۔ شرح اسماعیل افروز و جلد میں	۱۷۔ ۹۴۹ھ	۱۸۔ ۹۵۹ھ	۱۹۔ ۹۶۹ھ	۲۰۔ ۹۷۹ھ
۹۔ شرح اسبیل قیہری	۱۸۔ ۹۵۹ھ	۱۹۔ ۹۶۹ھ	۲۰۔ ۹۷۹ھ	۲۱۔ ۹۸۹ھ
مثنوی پراثر اہل ادوار و گویا	مثنوی شریف کی اہم قریبیت اور نظم و ترتیب کا ذکر و جملہ اہل علم و ادب کے بغیر نہ ہو سکتا ہے عجب یاد میں نہ رہے نظر	اس مثنوی شریف کی حقیقی شان میں کچھ کہیں نہیں آسکتی مدح و تحسین	چنانچہ مثنوی شریف میں کیا نظام پر والدہ حضرت کبیری و والدہ حضرت عیسیٰ کا بحالت حمل اہم ملاقات کرنا اور دوسرے نکاحات حمل میں لکھی گئی	والدہ کو مدح و تحسین کا مقدمہ مذکور ہے مثنوی
اسکو دلا کر بعض محضروں کا ہاتھ لکھا کہ غلاف تیار ہے مثنوی انہماں کو نیند میں اضافہ نہ کرنا	زائد کہ مریم وقت و محل پر غور کرنا	بور و از سیکانہ دور و ہم نغمہ خوش	ماورجی کی ویرش کہ تا	گویند اور ابن حسن دریا چا
آپ اسکا بہت عمل ہو گا دیکھیں ہر گاہ ہمارا مقصد قصہ و صرف و سکا تو یہ ہر گاہ اپنی نو میں لکھا ہر ملاقات جمالی نہیں ہوتی مگر وہ دیکھا	باطن تہی ہوئی اور قمر کی ملاقات ہو کر تیرے ہر حال پر وقت نہیں ہر گاہ کہ	و زید پیش زہرون فزون	انکسایت و مہم	انکسایت و مہم
لے ہزار قصہ چوں بیان آیت	معنی اندر و بیرون آیت	داندہ مہم کی سید و مہم	عمر و راجش جیہ بکلیان بدنام	بیکلاہ اور اندہ مہم چون غلام
گفت مثنوی زیدی مہم و قد فخر	گفت چو نرنگ کہ بچہ ہے آد	گفت مثنوی زیدی مہم و قد فخر	گفت چو نرنگ کہ بچہ ہے آد	گفت مثنوی زیدی مہم و قد فخر
گفت ابن بیان معنی بود	گفت مثنوی زیدی مہم و قد فخر	گفت مثنوی زیدی مہم و قد فخر	گفت مثنوی زیدی مہم و قد فخر	گفت مثنوی زیدی مہم و قد فخر
ایک قاضی صاحب مثنوی شریف لکھتا ہے کہ اس کا تمام لکھا ہو کر کسے افساد فرما نہیں ہے	لے گہنہ بک مہم مثنوی	مثنوی ہر احوال کو مثنوی	لے چنان افسانہا بشنیدہ	انچو شین نقشہ ان چھپیدہ

<p>دیوان میں ایک مقام فرماتے ہیں ہفت شہر عشق را عطا گشت</p>	<p>ماہان اندر فرمے ایک چہ ایم</p>	<p>دوسری جگہ فرماتے ہیں ۵</p>
<p>عطار روح بود و سنانی و در شہر ما</p>	<p>اما از پس سنانی و عطار آیدیم</p>	<p>اگر غریب و کجیم کجا تو یہ مولانا کی کفر نفس ہے در خود مولانا ایک بجز خدا میں</p>
<p>اولی شہر دیکھا پیدائند ہوا دل تو شہر کو مضامین ان کتابا بنوعین نہیں ہیں اگر کہیں میں تو نہایت مختصر اور تا تمام اور شہر میں میں کامل ہیں</p>	<p>عشق اور حدیث کے مضامین کا مقابلہ</p>	<p>۵ روح باحقان علم داند ز نیست</p>
<p>اسی شہر کو مولانا شہر عشق کو دوسرے میں فرماتے ہیں ۵</p>	<p>روح باحقان علم داند ز نیست</p>	<p>روح ہر پاسی و تازی نیست</p>
<p>بحث عقل جس اشرفان یاسب</p>	<p>بحث باالی یا عجیب یا دلچسپ</p>	<p>روح را با ترکی و تازی چہ کار</p>
<p>بحث جان اند مقام دیگر است</p>	<p>باد جان را مقام دیگر است</p>	<p>روح اندر وصل میں در ناکہ است</p>
<p>روح صالح قابل آفات نیست</p>	<p>زخم بر ناکہ بود بر ذات نیست</p>	<p>روح اندر وصل میں در ناکہ است</p>
<p>روح خود را متصل کن سے فلان</p>	<p>زود بار روح قدس ساکنان</p>	<p>روح اندر وصل میں در ناکہ است</p>
<p>از دین کہ صاحب کدہ است</p>	<p>تا بد دل ہزار سالہ است</p>	<p>عاشقان را ہزار و یک منزل</p>
<p>پر وبال حسرت دل باشد</p>	<p>تن بے دل حال گل گشاہ</p>	<p>ہر جہ جز باطن تو باطل نیست</p>
<p>اصل ہزل و مجاز دل نبود</p>	<p>دو پنج خشم تو دل نبود</p>	<p>دل تحقیق را بسمل کردی</p>
<p>دل کیے منظریت ربانی</p>	<p>حجرہ دیوار چہ دل خوانی</p>	<p>خواب شکل معنوی را دل</p>
<p>ایک دل نام کروہ بہ مجاز</p>	<p>رو بہ پیش سگان کوی انداز</p>	<p>آن کے دان قان در گردار</p>
<p>مولانا کی دل کا بہت شہر عشق کے دوسرے میں اس طرح ہے بیان کی ہے ۵</p>		
<p>نوی گوی مراد دل نیز بہت</p>	<p>دل فراختر باشد بہت</p>	<p>لیک انان آبت نشاید آب و</p>
<p>دل گداز بہت منسوب گل است</p>	<p>پس دل خود را گداز کہ ہم دل</p>	<p>آن دل ابدال یا پیغمبر است</p>
<p>یاک گشتہ زان رنگ مانی شدہ</p>	<p>در فروئی آمدہ وافی شدہ</p>	<p>سکر کشیدی تو کہ من صاحبہ لم</p>
<p>انچنان کہ آب و رنگ در کشتہ</p>	<p>کہ منہ آب و چہرہ جوہر</p>	<p>خود را داری کہ این دل خدایا</p>
<p>لطافت شیر و انگبین گل است</p>	<p>سر خوشی آن خوش از ان گل</p>	<p>سایہ دل چون بود و دل اعرض</p>
<p>باغبان و سبز را در عین جہان</p>	<p>ببر و دل کا کش جوہر را</p>	<p>نقشبندی بر و دل آرا</p>
<p>ہم بہ بینی نقش و ہم نقاش را</p>	<p>فرش و دست وادی و فرش را</p>	<p>ز بصر و فرش دیدہ و سک</p>
<p>را کہ حدود و حدود است</p>	<p>انکہ دل خود باشد اینچنین</p>	<p>روزی دل گداز بہت و صفا</p>
<p>صورت بی صورتی جسد و غیب</p>	<p>ز نامہ دل تافت موسیٰ تافت</p>	<p>کان جمال دل چاہا باقیست</p>
<p>نور تو چشم خود نور دل است</p>	<p>نور چشم تو نور دلہا حاصل</p>	<p>باز نور تو نور دل خود ہے</p>

[illegible]

حالات حضرت خواجہ درویش محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

جنھوں نے شہنوی شریف کا انتخاب سورب بابائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً

آپ کا نام نامی خواجہ درویش محمد ولیت مولانا دوست محمد بخاری مقام ولایت شہر کنہ تواج
بخارا ہے آپ حضرت شیخ عبدالحق عجمی خلیفہ اکبر حضرت خواجہ خواجگان محمد بہار الدین
نقشبند قدس سرہما العزیز کے حقیقی نواسے اور حضرت مولانا محمد زہد خلیفہ اعظم حضرت
ناصر الدین محمد خواجہ عبید اللہ احراری قدس سرہما العزیز کے بہانجے ہیں۔ آپ بعد تحصیل علوم
ضروریہ ابتداً اس شعبہ سے عبادت و ریاضت میں مشغول اور تفرید و تجرید میں زندگی بسر
کرتے تھے۔ اسی طرح سے آپ پندرہ سال تک پابند رہے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ
روز تک کچھ خور و نوش کیلئے میسر نہ آیا اور ہر کوئی بیابانی سے زمام صبر ہاتھ سے جانے لگی
آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر نظر کی فوراً ہی حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے
اور آپ سے فرمایا کہ اگر آپ تعلیم صبر و قناعت چاہتے ہیں تو مولانا زہد (ممدوح)

کی خدمت میں جا کر حاصل کرو۔ آپ حبیبہ مولانا کے مرید ہو گئے اور انکی خدمت بابرکت
 حاضر رہر سلوک اور معارف کی تکمیل کی اور شرف خلافت سے سرفرازی پائی۔ کمال
 تقویٰ اور زہد و ریاضت میں آپ کے اوقات مہر تھے۔ آپکی نسبت نہایت قوی
 اور عالی تھی مگر حسب طرح کہ دستور بزرگانِ خاندان علیہ طریقہ نقشبندیہ کے ہے آپ بھی نہایت
 ہی گمنامی اور مخفی الحالی کے ساتھ بچپن کو قرآن شریف پڑھا کر زندگی بسر کیا کرتے تھے
 ابتداءً آپ کی شخصیت کا یہ سبب پیش آیا کہ ایک کی بزرگ کا آپ کے وطن میں گزرا
 انہوں نے اپنے کشف باطنی سے آپکی کرامات اور نسبت عالیہ کے مقامات کا
 اور اک کیا اور کہا کہ یہاں کوئی صاحب اولیاء کبار میں سے ہیں تلاش کرنا چاہیے یہ
 کہہ کر جستجو شروع کی جس طرف سے نسبت کا اثر محسوس ہوتا تھا اس طرف چلے حتیٰ کہ آپ سے
 ملاقات ہوئی اور دونوں آپس میں راز و نیاز کی گفتگو کی۔ لوگوں کو اس کا علم ہوا اور سید
 چرچا ہو گیا۔ اس کے تھوڑے دنوں بعد دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ شیخ نور الدین خوانی
 آپ کے وطن میں آئے آپ انکی ملاقات کیلئے اپنے معمولی پوڈیلبا میں تشریف لیکئے
 دونوں نے دیر تک باہم معانقہ کیا اور آپس میں مراقب ہوئے بعد آپ فرخص ہوئے
 تو انہوں نے کئی قدم تک آپکی مشایعت کی اور مودبانہ آپکو رخصت کیا۔ جب آپ
 وہاں سے تشریف لے آئے تو انہوں نے حاضرین سے دریافت کیا کہ آپکی خدمت
 میں بہت سے طالبانِ خدا اکتساب فیضانِ باطنی فرما لئے کیلئے آئے ہونگے لوگوں نے
 عرض کیا کہ یہ صاحب کوئی بزرگ اور شیخ نہیں ہیں ایک معمولی آدمی ہیں اور سچو نگو کلام اللہ
 پڑھا کر سہر اوقات کیا کرتے ہیں۔ یہ سنکر شیخ نور الدین خوانی کو کمال تعجب ہوا اور حیرت سے
 فرمایا کہ یہاں کے آدمی نہایت ہی کور باطن اور ناقدر شناس ہیں کہ ایسے کامل و مکمل شیخ

اولیاء وقت کے فیضان سے محروم ہیں۔ اسکے بعد عام طور پر لوگوں کو ناپکی کمالات کا ظلم ہوا
 اور ہر طرف سے جوق جوق عاشقانِ خدا اعلیٰ البیان راہِ صدق و صفا آپ کی خدمت میں حاضر ہو
 استفادہ کرنے لگے پھر اہم واقعہ یہ گذرا کہ شیخِ خوارزمی کر دی جو اوس زمانہ کے ایک مشہور
 تہذیب بزرگ تھے اور دنیا و دنیا پرست تھے کہ جہاں کہیں جاتے تھے وہاں کے اولیاء اللہ کی کرامات
 اور نسبتِ اپنی نسبتِ تو یہ سے سلب کر لیتے تھے اتفاقاً آپ کے وطن میں بھی آئے تھے اور
 اوروں کی کرامات سلب کرنے کے وہاں جا کر خود اپنی نسبت کو کم پایا اور بالکل خالی اور
 ستر اہو گئے ہر چیز کو سبک دینا شروع کیا تھا مگر نسبتِ بیانیہ ہوی جس سے نہایت مدد
 و وحیران و پریشان ہو گئے اور حالتِ ابرہ ہونے لگی لوگوں سے دریافت کیا کہ یہاں کوئی
 بزرگ دست بزرگ ہیں لوگوں نے آپ کا نام بتایا تو وہ آپ کی ملاقات کیلئے نکلے جن جن وہ آپ کے
 نزدیک پہنچتے تھے نسبت کا فریاد مچھوس ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ آپ کی خدمت میں پہنچتے تو
 پہر نسبت سے بالکل خالی ہو گئے اس سے ان کو یقین ہو گیا کہ انہی بزرگ کے تصرف سے
 نسبت سلب ہو گئی ہے پھر تو انہوں نے بہت مشقت و ساجت کی اور کہا کہ مجھ کو معلوم نہ تھا
 یہ اعلیٰ آپ کے زیرِ ولایت ہے اسکے بعد بہت خوشامد کی تو آپ نے اون سے ہمدلیا کہ
 آئندہ وہ کسی بزرگ کے ساتھ ایسی حرکت نہ کریں گے۔ ان کی نسبت و کرامت اور
 واپس دیدی اور واسطے نکل جانے کا حکم دیا وہ جہاں سے آئے تھے فی الفور وہاں کو واپس
 ہو گئے۔ شنوی معنوی حضرت مولانا رومی قدس سرہ السامی کی تعلیم حضرت مصنف سے
 لیکر کیے بعد دیگرے آپ کے بزرگوں میں متصل چلی آتی تھی کہ آپ کو بھی پہنچی اور آپ کمال
 فوق و شوق کیساتھ شنوی شریف کے مطالعہ میں محو رہتے تھے آپ نے بہ اجازتِ ربانی
 حضرت مصنف اور بتائید رومانی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد بہار الدین نقشبند رحمہ اللہ

مثنوی شریف کا بابواری انتخاب موسومہ بلب لباب فرمایا اسکی تفصیل کیفیت رسالہ فاری
مشمولہ ہذا کے معائنہ سے واضح ہوگی جب عالم دیار یارب لب لباب حضرت مولانا کے
ملاحظہ میں پیش ہوا تو آپ نے تبسم فرما کے ارشاد کیا کہ ”مبارک ست ہر کہ ازین انتخاب با
بعد از غار بامداد و بابایہ بعد از غار عصر خواہ خواند بے شک روز قیامت ہمسایہ میں در
برین جاسے خواہ دریافت و انواع اسرار و حقائق و معارف آہی بروے کشوف خواہد
حسبہ اکابر نقشبندیہ میں زمانہ حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرہ العزیز سے ابتک صحیح و نام
ایک ایک باب پڑھنے کا معمول مقرر ہے سبقاً سبقاً اسکی تعلیم جاری ہے بعد تکمیل کے
سند ہی دیجاتی ہے فقیر عفی عنہ کا آپ تک سلسلہ متصلہ حسب ذیل ہے۔

والدی شیخی حافظ محمد عباس علیخان الامروہی شیخہ مولانا سید شاہ فخر الدین احمد عرف حکیم
پادشاہ قادری نقشبندی الادب آبادی شیخہ سید شاہ نسخ علی نقشبندی الکثر ہوی شیخہ
مولانا سید شاہ ابوالحسن النصیری آبادی شیخہ مولانا مراد اللہ التہانی سری شیخہ مولانا
نعیم اللہ ابوبکر شیخہ شمس الدین مرزا مظہر جانجاناں شہید الدہوی شیخہ سید نور محمد
بڑا بونی شیخہ شیخ سیف الدین السمرہندی شیخہ والدہ خواجہ محمد معصوم القیوم النشا
شیخہ والدہ امام ربانی مجدد الف ثانی القیوم الاول شیخہ خواجہ باقی باللہ الکابلی
ثم الدہوی شیخہ خواجہ محمد آدم الکنگلی شیخہ والدہ خواجہ درویش محمد بخاری صاحب
آپ نے ۹ محرم ۱۰۶۷ھ میں وصال فرمایا موضع اسرار صفات سبزوار علاقہ
کک ماہ دار النہر میں آپکا مزار مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اللب لباب الحقیر
فخر محمد حسین خان قادری نقشبندی

رساله فارسی کو کیفیت انتخاب باب بنا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین
 اما بعد میگوید حضرت العباد و رؤسای مجتهدین و دست محمد بنی که یکے از خدا و ماکنند و در بیان
 کهنه حضرت معارف و نگاہی حقایق آنگاہی عارف اسرار لاہوتیہ کاشف انوار جبروتیہ نقاد و
 زبدہ اخبار خواجه عبید الله احرار است کہ چنان منقوی مولوی جلال الدین دمی مانند بجز خازناید انکس
 و مثل شجرہ طیبہ کہ کلمات ثابت و نور غانی السماء از طبع شریفش برآمده و نشو و نما یافت اکثر مردم طاعت
 آن شدند کہ درین بحر بے پایان غوطہ زده لالی آباد و در رشاہوار برآزند و سعی نمودند کہ ازین شجرہ
 حکمیہ بچینند اما نتوانستند چو این کتاب معجزہ و کرامت مولوی ست تا زانیکہ الہام ربانی و القا
 رحمانی از پردہ غیب رونماید و این غوہض و مشکلات از قوت شیخ کامل و مرشد اکمل نکشاید بکنند
 آن رسیدن و بر سر آرد آن مطلع شدن از سقو کہ محالات و از قبیل مستحالات است یراکلین شش و نوز
 اکثر علمائے شریعت و عالمان مفسر قرآن و احادیث و اہل سلوک و حقائق و پیش فقہائے دین
 و اہل نظرین بسیار معتبر است کلام حضرت مولوی البطریق استدلال در کتب متعددہ خود ہامی آرد خصوصاً
 نزو و اخبار گان فقیہانید محمد اسماء کہ نزدیک ایشان بسیار مقبول و معتبر است چنانچہ اکثر شعراء این سلسلہ

فقیر را باعث می بودند که اگر ازین کتاب ستطاب در غرور و جواهر و امهر و وجه ایجاز براری
 بطریق انتخاب و فهرست ابواب پس خالی از فوائد نخواهد بود باین سبب که سندان مثنوی
 اباعن چید از حضرت مولوی باین فقیر رسیده بود تا روزی که حضرت ایشان قدس الله روحه باین
 وزیر ارشاد کردند که ای فلان درین روز باز کتب معتبره چیزه مطالعه کنی عرض کردم که در
 مذام ما گاه گاهی مثنوی حضرت مولوی دیده می شود و از حضرت عزیزان علی مهتمی منقولست
 که هر که مثنوی شریف را مداومت نماید و هر روز صبح و شام باره ازین با وضو و عقیدت خوانده باشد
 از جمیع آفات و بلیات آخر زمان در امان باشد و ابواب کشف و یقین بر وی مفتوح گردد
 حضرت ایشان باین فقیر فرمودند که کتاب مثنوی مولوی بسیار طول دارد اگر تو ازین کتاب انتخاب
 کنی بهر خاص عام فائده تمام خواهد رسید و روح پر فتوح حضرت مولوی از تو نشا و نواهد گردد و چون این
 بنده ظاهر و باطناً و مقادیر حضرت ایشان بود و ضرورت حسب فرموده جناب شان درین تردد
 اقتاد و حیران بود که یکدام طرز درین بحر فیض غوغای نماید تا گوهر آبدار در رشا هوار ازین دریای
 اسرار بیرون آرند و درین اتنا در راه ذی الخیر تسع و تسعانه شب جمعه بود که این فقیر خواهر بزرگ
 حضرت بهاء الدین نقشبند را قدس سره در خواب دید که تشریف آوردند و فرمودند که ای فلان خیر
 و انتخاب مثنوی مولوی را که کرده بیا که حضرت مولوی هم همراه من آمده اند و میخواهند که آنرا
 به بینند گفتیم یا حضرت دست مست که من درین فکر بوده ام که انتخاب بکنم یا هنوز صورت نه بسته حضرت
 خواهر دست مبارک خود را دراز کردند و این انتخاب را از سینه من بردارند و فرمودند که نیست
 انتخاب و مسوده را پیش مولوی بزد حضرت مولوی آنرا دیده خوش بخند و تبسم کرده گفتند که بیا
 هر که ازین انتخاب بآی بعد از نماز با ماد و بآی بعد از نماز عصر خواهد خواند بے شک ای روز قیامت
 حسایه من در بهشت برین جای خواهد یافت و انواع اسرار حقائق و معارف الهی بر وی
 مکتوف خواهد شد و درین حال فقیر بیدار شد مؤذن اذان با ماد کرد و من وضو کرده و درجه
 حضرت ایشان آمد چنان مرادیند فرمودند که ای فلان حضرت خواهر بزرگ و حضرت مولوی

مبارت کردی من بر قدم ایشان افتادم ایشان بر من بسیار التفات فرموده تفرست کردند که
علوم او باین و آخرین جمله بر من روشن گردید و در آنک مدت این انتخاب را مسوده نموده نظر مبارک
ایشان در آن و در دم ایشان نیز دیدم فرمودند که مبارک است پس آنخواججه قیام اشارت نمودند که بطلب
فرماید که مسوده این را بگیرد و هر روز در مناسبت نمایند که هر که همیشه صبح و شام از این انتخاب یکبار
بخواند شکر کاست و حسنات بنیایات باشد و بعد از آن این ابیات بخوانند

ای چشمن فرموده مولا منی ما شعوی را هر که خواججه صیام تیر حکمت پیش او روشن شود در معارف و در حقائق بے نظیر از حسد و زکین دل صافی کند از بیایات جهان یابد امان در قیامت حشر ابا انبیا	پیشوا کے اہل دین مقتدا آتش دوزخ برو گرد و حرام صاحب شکر فنا سے تن شود گرد او از خوف حق دایم نذیر دعا دریا و حق او دم زند عارف کامل شود اندر زمان می شود از اہمیت آن پیشوا
---	---

پس این فقیر انتخاب را بعینه چنانچه خوابه بزرگ قدس سره از سید من بر آورد و در وقت نقل
کرد تا هر که مطالعه کند خط و نیا و آنوقت یابد و این مستند از فاضل فاکحید نماید که این انشاء
لا یخرج أجر الحسین اللهم حفظ القاریها و سامعها و ناظر الحق آیات القرآن بمنہ و فضله
بر جنتک یا ارحم الراحمین

قطعه تاریخ طبع کتاب تیر فاکحید شانه از محمد امیر الکبیر صاحب حق و حقانی قادیان شریف

حالی بناب مولوی احمد حسین خان شایع کتاب کرد که مدد کج بود	فیض حق جان نمود که الله الصمد لب لباب شعی رحمت ابد
۲۸	۱۳

انجمن علمی

سنا کہ از فضل تو حاجت روا
 گفت یعنی ہوا شد شیخ زین
 صانع بے آلت و بے جارحہ
 واحد اندر ملک اور ایارے
 خالق افلاک و اجسام برعلا
 خالق ہر اید و پشت و کوہ و تیر
 سہل کردہ خاک کے برابر
 کہ خاکِ نشورہ را تو نانِ مہی
 میکنی جسم و زمین را آسمان

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

چون پند منی دار و در دین جا
ملک از آن آید و در ملک است
که گردش یکید پس پند می کند
که چون حکم او نهد و حرکت
نزد آن که بکشد پند

کفر باشد غفلت از احسان تو
 اِنْ فَضْلُ الْعَزِيزِ بِمَا طَلَعَ
 بی قضا و حکم آن سلطان تخت
 تا نگوید لقمه را حق کا خُشُو
 برنج بماند نگرده پره
 شرح نتوان کرد جلدی نیست خوش
 لشکر حق را گاه امتحان
 مر ترا اکنون مطیع را زلفاق
 در در چشم از تو بر آرد صد دمار
 پس به بینی تو ز دندان گوشمال
 تا به بینی شکر تن را عمل
 دشمنی با جانِ جان آسان نیست
 پیش چشم ماهی دار و خدا
 که ازان آید همی خضر یقین
 هر که خود بشناخت نیز دانا شناخت
 اندر امن سرمدی قصری بساخت
 سر قدم کن چونکه فرمودت تعال

[illegible]

پس بخون که در شام خفت
مشارفت نفس خود را
فقد عرفت که بعضی از
کبدیست شرف من غفلت
نورده آن چرخ را دست
بردارد و کار خود را

له قولها لا يخفى
 حال من عجز عن
 التعليل و لا يخفى
 ان لا بد من
 ١١

له قولها لا يخفى
 حال من عجز عن
 التعليل و لا يخفى
 ان لا بد من
 ١١

له قولها لا يخفى
 حال من عجز عن
 التعليل و لا يخفى
 ان لا بد من
 ١١

له قولها لا يخفى
 حال من عجز عن
 التعليل و لا يخفى
 ان لا بد من
 ١١

عنه غلامه سطره باری باشد خط محمد و کتاب در اسرار سلطان باختر ١٢

لا بد من دیش و مکن لایه و گر
 تربیه آن آفتاب روشنم
 علم الانسان خرم طغی است
 جان از او آمد نیاید و ز جان
 شش جبهت عالم همه اکرام است
 باد و خاک و آب و آتش بنده اند
 آب و باد و خاک و نار پر شر
 ما بکس آن غریب حق خمیر
 پیش تو آن سنگ یزه ساکت است
 پیش تو استون مسجد مرده است
 جمله اجزای جهان پیش عوام
 مرده زین شوند و زان سوزنده اند
 چون ازان سوشان فرست سومی ما
 کو بهر احم کن دا و دی کند
 باد و خاک سلیمانی شود
 ماه با احمد اشارت بین شود
 خاک قارون را چواری در کشد

له قولها لا يخفى
 حال من عجز عن
 التعليل و لا يخفى
 ان لا بد من
 ١١

جز بدان شاه جسیم داد گر
 ریح الاکملی ازان رویت نرم
 علم عند الله مقصد های ماست
 صد هزاران جان دهد و ایاگان
 هر طرف که بنگری انعام است
 با من و تو مرده با حق زنده اند
 بنجم با ما و با حق با خبر
 بنجم از حق و از چندین نظیر
 پیش احمد فصیح و ناطق است
 پیش احمد عاشق دل برده است
 مرده و پیش خدا و انا و ارام
 خاش اینجا و انظر گویند و اند
 آن عصا گرد و سوما اثر د با
 جوهر آهن بکف موی کند
 بحر موسی را سخت ترانی شود
 نار بر اهریم را نرین شود
 استن حنانه آید و در کشد

له قولها لا يخفى
 حال من عجز عن
 التعليل و لا يخفى
 ان لا بد من
 ١١

له قولها لا يخفى
 حال من عجز عن
 التعليل و لا يخفى
 ان لا بد من
 ١١

۱- توبه و بازگشت
 ۲- توبه و بازگشت
 ۳- توبه و بازگشت
 ۴- توبه و بازگشت
 ۵- توبه و بازگشت
 ۶- توبه و بازگشت
 ۷- توبه و بازگشت
 ۸- توبه و بازگشت
 ۹- توبه و بازگشت
 ۱۰- توبه و بازگشت

سنگ بر احمد سلامی می کند
ما سیمیم و بصیریم و خوشیم
چون شما سوسی جهادی میروید
از جهادی عالم جانها روید
باد گوید یکم از شاه بشر
زانکه ما مورم ای سر خود نیم
با درانی چشم اگر بنیش نداد
چون همید انست مومن از عدو
گرفتندی واقف از حق جان با
با آتش میشود ادا مر حق
با در ا دیدی که با عا دان چه کرد
گر نبودی نیل را آن لوز دید
موج دریا چون با مر حق تاخت
خاک تارون را چو فرمان در رسید
نور موسی دید موسی را نوخت
حیف گرداندر هلاک هر دعی
تا گبوش خاک حق چو خوانده است

کوه سجی را پیامی می کند
باشما نا محرمان ما نا خوشیم
محرم جان جهادی چون نشوید
غلغل اجزائی عالم بشنوید
که خب خیر آورم که شوم و شر
من چو تو غافل ز شاه خود کیم
فرق کی کردی میان قوم عاد
چون همید انست مل از کرد
فرق چون میکرد اندر قوم عاد
هر دو سرست انداز خمر حق
آب را دیدی که با طوفان چه کرد
از قطبی راز سبطی می گزید
اهل موسی را و قطبی و شناخت
باز تختش بقعر خود کشید
خسف تارون کرد و تارون را شناخت
فهم کرد از حق که یا ارض البقی
کومر قبا گشته خامش مانده است

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بعضی از زمین فروش و برآب خود را ۱۲۱

خاک و جگر تیرت کمر زینو
 جزو انصاف حق تعالی
 این کینیت غمی سیرین بود
 که از غایت غم و کینیت بود
 خاکی که غم و کینیت
 دوم غم و کینیت
 سیر بود

آتش ابراهیم دادندان نزد
پیش حق آتش همیشه در قیام
آتش نرود را گر چشم نم نیست
سنگ بر آهین زنی بیرون جبهه
پرورد آتش ابراهیم را
ای خرد برکش تو پیر و بالها
در قیامت این زمین بانیک بود
گر نه کوه و سنگ با دیدار شد
این زمین را گر نبود چشم جان
گر نبود چشم جان حنانه را
سنگریزه گر نبود دیده و بر
بر عدم با کان ندارد چشم و گوش
از نسون او عدم بازود زود
صنعت حق با جمله اجزای جهان
جذب یزدان با اثرها و سبب
گفت در گوش گل و خندانش کرد
گفت با جسم آیی تا جان شداد

از نسون او مراد از
نسون خواندن نطق حق
است بر بدش میگویند

چون گزیده حق بود چو نش گزود
تا چو عاشق روز و شب پیمان مدام
با خلیلش چون ترحم کرد نیست
هم با هر حق قدم بیرون نهد
ایمینی روح سازد بهیم را
سوره بر خوان زلزله است زلزله آنها
کی زنا دیده گواهی میدهد
پس چرا داد او را و یارش
از چه تارون را فرود آورد آسمان
چون بدیدی ابر آن فرزانه را
چون گواهی دادی اندر شست و در
چون نسون خواند همی آید بسجوش
خوش معلق میزند سوسوی جوه
چون دم حرفت از افسون گران
صد سخن گوید نهان حریف ملب
گفت با سنگ و عقیق و کاشش کرد
گفت با خورشید تا رخشان شداد

۷

از نسون او مراد از
نسون خواندن نطق حق
است بر بدش میگویند

۷

از نسون او مراد از
نسون خواندن نطق حق
است بر بدش میگویند

۱۳

از نسون او مراد از
نسون خواندن نطق حق
است بر بدش میگویند

عہد بیعت اول و کسرت و مہنگات ۱۲

۱۴
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۱۵
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۱۶
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۱۷
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۱۸
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

چون شکسته دل شده از حال غیش
دست اشک ته بر آورد در دعا
کی شود چون نیتی بر خور و زار
خواری و دوقی مسها بر ملا
پس چکس در ملک ابوی امر او
گر بیابان پر شود ز زرق و نقو
تا نشان حق نیارد ز بهار ق
در زمستان شان اگر چه داده برگ
در زمستان شان اگر محبوس کرد
منکران گویند خود هست این تیکم
کور می ایشان درون دوتان
هر جادی را کند فضالش خمیر
صد هزاران نیزه فرعون را
صد هزاران طلب جالینوس بود
صد هزاران دفتر اشعار بود
آفتاب و ماه چو دو گاه و سیاه
می پرستید اختر می کوثر کند

جابر اشکستان پیدی ز پیش
سوی اشک ته بود فضل خدا
آن جمال صنعت طب آشکار
گر نباشد کی نماید کیمیا
در نیفر اید سر یکتا رمو
بنی رضای حق جوی نتوان بود
خاک سر بالاسناز و آشکار
زنده شاکن از بهار و داد برگ
آن غرابان را خدا واس کرد
این چرا بندیم بر رب الکرم
حق برو یانید باغ و بوستان
عقلان را کرده قهرا و ضریه
در شکست از موسی با یک عصا
پیش عیسی و دمش افسوس بود
پیش حرف آتش آن عار بود
یوغ در گردن به بند و شان آه
رو بوی آرید کو اختر کند

۱۹
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۲۰
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۲۱
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۲۲
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۲۳
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

۲۴
فروغ افشان حق نشانی
چنانچه که در این عالم
چنانچه که در این عالم

کلمه اولی از این غزل است
 کلمه دوم از این غزل است
 کلمه سوم از این غزل است
 کلمه چهارم از این غزل است
 کلمه پنجم از این غزل است
 کلمه ششم از این غزل است
 کلمه هفتم از این غزل است
 کلمه هشتم از این غزل است
 کلمه نهم از این غزل است
 کلمه دهم از این غزل است
 کلمه یازدهم از این غزل است
 کلمه بیستم از این غزل است

خوار کرده جانِ عالی من رخ را
 ابلهی باشد که گوید او خداست
 کمترین سگ بر دران شیطان او
 چون مرا خواندی اجابتها کنم
 آن کنم با تو که باران با چمن
 و آنکه افتاد دست در قعر رضا
 که بکار ماند از میل جان
 و آنکه نیست پیش بی برگان نهم
 چون نمید و گرن باشد او کسی
 بی عنایات خدا چه بیم و هیچ
 که ملک باشد سیاه هفتش ورق
 لا افتخار بالنعیم و العین
 و احقر السوء الذی خط انقلم
 و امیر از ازاخوان صفا
 بی پناست غیر چپا هیچ نیست
 هر چه خواهی کن ولیکن این کن
 فرقت تلخ تو چون خواهد شد

می پرستید آفتاب چرخ را
 آفتاب از امر حق طباخ هست
 ملک ملک است فرمان آن او
 گفت حق گر ناسقی و اهل صنم
 شاد باش و فارغ و امین که من
 عشقها و اریحیم باین خاک ما
 کار ما اینست بر کور می آن
 این فضیلت خاک رازان رود هم
 با چنین غالب خداوندی کسی
 این همه گفتیم لیک اندر پیچ
 بی عنایات حق و خاصان حق
 یا غیث استغیثین اندر نا
 لا یزعج قلبا هدیت بالکدر م
 بگذران از جان ما سور القضا
 تلخ تر از فرقت تو هیچ نیست
 از فراق و هجر میگوئی سخن
 رحم کن بروی که روی تو بدید

کلمه اولی از این غزل است
 کلمه دوم از این غزل است
 کلمه سوم از این غزل است
 کلمه چهارم از این غزل است
 کلمه پنجم از این غزل است
 کلمه ششم از این غزل است
 کلمه هفتم از این غزل است
 کلمه هشتم از این غزل است
 کلمه نهم از این غزل است
 کلمه دهم از این غزل است
 کلمه یازدهم از این غزل است
 کلمه بیستم از این غزل است

کلمه اولی از این غزل است

کلمه اولی از این غزل است

क

و اما از آن نسبت که در
 غلام که در قسم نیست در صورت
 که بر او عیال صورت بزرگ تصور
 می نمایند ۱۲
 و اما از آن نسبت که در
 غلام که در قسم نیست در صورت
 که بر او عیال صورت بزرگ تصور
 می نمایند ۱۲
 و اما از آن نسبت که در
 غلام که در قسم نیست در صورت
 که بر او عیال صورت بزرگ تصور
 می نمایند ۱۲

و اما از آن نسبت که در
 غلام که در قسم نیست در صورت
 که بر او عیال صورت بزرگ تصور
 می نمایند ۱۲
 و اما از آن نسبت که در
 غلام که در قسم نیست در صورت
 که بر او عیال صورت بزرگ تصور
 می نمایند ۱۲
 و اما از آن نسبت که در
 غلام که در قسم نیست در صورت
 که بر او عیال صورت بزرگ تصور
 می نمایند ۱۲
 و اما از آن نسبت که در
 غلام که در قسم نیست در صورت
 که بر او عیال صورت بزرگ تصور
 می نمایند ۱۲

ما چون ایم و نواز در ما ز شست
 ما چون شتر خیم اندر بر و مات
 ما که باشیم ای تو ما را جان جان
 ما عده ما هم هستیم با می ما
 ما همه شیرین و لی شیر علم
 حمله شان پیدا و ناپیدا است باد
 باد و ما بود ما ز دا و تست
 لذت هستی نمودی نیست با
 لذت انعام خود را و انگیز
 در بگیری کیست جست و جو کند
 منگر اندر ما کن در ناظر
 ما نبودیم و تقاضا مان نبود
 این طلب در ما هم از اینجا تست
 این قدر ارشاد تو بخشیده
 قطره دانش که بخشیدی ز پیش
 بی طلب تو این طلب بنهاد
 تو ز قرآن باز جو تفسیر بیت

ما چو کوهیم و صد در ما ز تست
 بر و مات ما ز تست ای خوش صفا
 ما که باشیم تا تو باشی در میان
 تو وجودی شلقتی فانی نما
 حمله شان از باد باشد و مبدم
 هم تکه ناپیدا است هرگز گم مباد
 هستی ما حمله از اینجا دست
 عاشق خود کرده بودی نیست با
 نقل و باد و جام خود را و انگیز
 نقش با نقش چون نیر و کند
 اندر اکر ام و سخن می خود نگر
 لطف تو ناگفته ما می شود
 رستن از بیدار یارب دا و تست
 تا بدین بس عیب ما پوشیده
 متصل گردان بدریا های طیش
 گنج احسان بر همه بکشا ده
 گفت ای ز ما ز تست از ز تست

ما چو کوهیم و صد در ما ز تست
 بر و مات ما ز تست ای خوش صفا
 ما که باشیم تا تو باشی در میان
 تو وجودی شلقتی فانی نما
 حمله شان از باد باشد و مبدم
 هم تکه ناپیدا است هرگز گم مباد
 هستی ما حمله از اینجا دست
 عاشق خود کرده بودی نیست با
 نقل و باد و جام خود را و انگیز
 نقش با نقش چون نیر و کند
 اندر اکر ام و سخن می خود نگر
 لطف تو ناگفته ما می شود
 رستن از بیدار یارب دا و تست
 تا بدین بس عیب ما پوشیده
 متصل گردان بدریا های طیش
 گنج احسان بر همه بکشا ده
 گفت ای ز ما ز تست از ز تست

عن

این کتاب را در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان
 کاتب این کتاب است
 در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان
 کاتب این کتاب است

این کتاب را در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان کاتب این کتاب است	این کتاب را در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان کاتب این کتاب است
---	---

باب دوم در نعت رسول الله صلی الله علیه و سلم

بود در آنجیل نام مصطفی بود ذکر حلیه او طائفه نصرانیان بوسه دادند بدان نام شریف شد نیاز طربان ارغندی زین سبب فرمودیزوان وانی بین قلم الکیل که شمعی اسی همام بیفر غمت روز روشن شمع مصطفی را وعده کرد الطاف حق من کتاب و معجزت را رفعم من را اندر دو عالم حافظم	و آن سر پیغمبر آن حبیب بود ذکر غزو و صوم و اکمل او چون رسیدند بدان نام و خطا رونهادند بدان و صف لطیف شعلهها از گوه پیغمبری و انخی نور ضمیر مصطفی شمع اندر شب بود اندر قیام بی پناست شیر اسیر زبست گرمی تو نیر و این شمع بیش و کم کن راز قرآن و انعم طاعمان را از حدیثی را فضهم
--	--

این کتاب را در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان
 کاتب این کتاب است
 در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان
 کاتب این کتاب است
 در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان
 کاتب این کتاب است

این کتاب را در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان
 کاتب این کتاب است

این کتاب را در روز دوشنبه ۱۲۰۰ قمری در شهر کاشان
 کاتب این کتاب است

مجلس شریف خاں اور شاہ

توبه از من حافظی دیگر مجو
که تو لوح ثانی اسی مصطفی
حق کوران را قطار اندر قطار
ما تم آخر زمان را است دلی
این خیال اندیشه گان را با کیفین
گردش را نیز خنم تو شاد رو
او شک پندارد و ز پیرش بهیم
وز محبت قهر من شد قهر تو
دینت پنهان کی شود بر زمین
دین تو گیر و ز ما هی تاب ساه
تو مترس از نسخ دین اسی مصطفی
تا هزاران مرده بر روید ز خاک
سخنهای ساز پیش از رستخیز
خویش ایما که قیامت آن نهم
پس جواب الاحق اسی سلطان است
بر شما من از شما مشفق تر م
با فروغ شعله و بس ناخوشی

[illegible]

۱- قلوب و اجزاء
 ۲- قلوب و اجزاء
 ۳- قلوب و اجزاء
 ۴- قلوب و اجزاء
 ۵- قلوب و اجزاء
 ۶- قلوب و اجزاء
 ۷- قلوب و اجزاء
 ۸- قلوب و اجزاء
 ۹- قلوب و اجزاء
 ۱۰- قلوب و اجزاء

بغضی الیہ فضل میسر ہو
 بودہ کبریا اعتقاد باطل عز
 این حق راست نیکی این بر
 دبا شد همه مردم در نظر او
 بدینانند - ۱۲

۳۵ قود گفت یعنی
خود خودند که من آینهٔ منقول
دست قدرت فدا هستم
که در و بیند نیک را
نیک نظر

۳۲

پیشانی پر لکھی ہوئی عبارتیں

تدارشاد و مستشار

11-2-6

که شما پروانه وار از جہل خویش
من ہمیر انم شمارا همچو مست
بهمچو پروانه شما آفسودوان
گفت پیغمبر شمارا ای مہمان
زان سبب کہ جملہ جزای منید
جز و از کل قطع شد بیکار شد
تا نہ پیوند مہکل بار دیگر تو را
تو دلا منظور حق انگہ شوی
دید احمد را ابو جہل و گفت
گفت احمد مرد اگر راست
وید صدیقش گفت ای آفتاب
گفت احمد است گفتی اسی عزیز
حافظان گفتند اسی صدر الوری
گفت من ^عآئینہ ام مقول است
^عخیمہای کانیا بگذاشتند
چند بیت شکست احمد و جهان
گر نبودی کوشش احمد تو ہم

پیش آتش می کشید این جمله کیش
از در افتادن در آتش باد و دست
هر دو دست من شده پیر و اندران
چون پدر هتم شفیق و مهربان
جز ورا از کل چرا بر نمی کشید
عضو از تن قطع شد مرا شد
مرده باشد بنودش از جان خبر
که چو جزوی سوی کل خود رسد
زشت نقشی که زنی آدم گفت
راست گفتی گرجه کافر زان
بی زشتی بی زغری خوش تاب
اسی نهیده تو ز دنیا می جویی
راست گو گفتی دو ضد را گویا
شرک و دیندور من آن بیند که
آن بدین احمدی برداشتن
تا که یارب گوی گشتند آستان
می پیر شدی چو اجدات و صنم

فوقی

در بعض نسخ دیباچه نیز هست یعنی دیباچه‌ی نایب ۱۲

آن سرت و است از سنج بستان
 هرگز آمانی که می جوئی بجان
 صد هزاران آفرین بر جان او
 آن خلیفه اذگان بقباش
 گریزند او و هر بی یازریند
 شاخ گل هر جا که روید هم گلست
 پنج نوبت میزندش بر دوام
 قلعهای ناکشاده مانده بود
 هست اشارات محمد المراد
 از پی نظاره او حور و جان
 خوشتر از آراسته از بهر او
 آنچنان گشته بر از اجلال حق
 لا یسع فیض نبی مرسول
 گفت ما را غیم همچون زار غنی
 زان محمد شافع هر داغ بود
 از الم شرح خوش پیش سر بیافت
 چونکه محزونهای افلاک عتول

تا بدانی حق او بر آستان
 او نمود تا طمع کردی دران
 بر قدم و دو بر فرزندان او
 زاوه انداز غنصر جان و دلش
 بی مزاج آب و گل منسل ویند
 خیم تل هر جا که جوشد هم مست
 همچنین بر روزی یوم الرقیام
 از کف افاقه پیر کشود
 گلکشا داند کشا داند کشا
 پر شده آفاق و بر هفت آسمان
 خود و را بر دای غیر دوست کو
 که در وهم ره نیابد آل حق
 والملك والروح ایضا فانقلبوا
 مست صبا غیم مست بلغنی
 که ز سر چشم او ما را غ بود
 دید آنچه جبرئیل آن بر نیافت
 چون خشی آمد چشم رسول

۵۰
 بکرانی یعنی جبرئیل
 مقلوب و مقصود و این
 بود از جود او و اخلاص
 سلی شعلی و کسرم جاس
 ۱۱
 ۵۱
 در این بیت
 از کف افاقه
 یعنی از کف افلاک
 و افاقه یعنی
 آفاق و افاقه
 ۱۲
 هم در آن مقام نمیند
 پس دریافت کنید این
 در ۱۲

۱۰ حدیثی است که در فضیلت آسمان است
 ۱۱ حدیثی است که در فضیلت زمین است
 ۱۲ حدیثی است که در فضیلت آسمان است
 ۱۳ حدیثی است که در فضیلت زمین است

<p> باب سوم در صفت الی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه چون ابو بکر آیت توفیق شد مصطفی ازین گفت کامی اسرار تو میرود چون زندگان بر خاکدان جانش را این دم ببالا نیست زانکه پیش از گریه و گریه نقل نقل باشدنی چون نقل جان عام هر که خواهد کوبه بنید بر زمین مرا بکبر تقه را گوبین </p>	<p> باب دوم در صفت الی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه با چنان شد صاحب صدیق شد مرده را خواهی که بینی زنده نو مرده جانش شده بر آسمان گر بمیرد روح او نقل نیست این بدون فهم آیدنی بعقل تا بچو نقلی از مقامی تا مقام مرده را میسر و خطا هر شد ز صدیقی امیر المومنین </p>
---	--

این حدیثی است که در فضیلت آسمان است
 این حدیثی است که در فضیلت زمین است
 این حدیثی است که در فضیلت آسمان است
 این حدیثی است که در فضیلت زمین است
 این حدیثی است که در فضیلت آسمان است
 این حدیثی است که در فضیلت زمین است
 این حدیثی است که در فضیلت آسمان است
 این حدیثی است که در فضیلت زمین است

اندرین نشأت نگر صدیق را	تا بحشر افزون کنی تصدیق را
دوست شود و خوبی ناخوش برتر	تا ز خمر و زهر هم شکر خوری
زان نقش فاروق را زهری گزند	که بدان تریاق فاروقیش قند

باب چهارم در وصف عمر رضی الله تعالی عنه

چون عمر شد ای آن معشوق شد	حق و باطل را چو دل فاروق شد
با عمر آمد ز قصر یک رسول	در مدینه از بیابان کسول
گفت کو قصر خلیفه امی چشم	تا من اسب فرخت را سجا چشم
قوم گفتندش که او را قصر نیست	مرعرا را قصر جان روشنیست
گرچه از میری و را آوازه است	بهمچو درویشان مرا و آگاه است
ای برادر چون بی بینی قصر او	چونکه چشم دلت رستست مو
چشم و دل از موسی علت پاک	و آنجهان دیدار قصرش چشم دا
هر که راهست از بهر سها جان پاک	ز و بدید حضرت ایوان پاک
چون محمد پاک شد زین نارود و	هر کجا رو کرد و وجه الله بود
چون رفیقی و سوسه بدخواه را	کی بدانی شوم و جبه الله را
هر که باشد بر سنیر فتح باب	او ز هر ذره ببیند آفتاب
حق بدیدست از میان میگردان	همچو ماه اندر میان اختران
دو سر انگشت برد و چشم نه	پنج بینی از جهان انصاف ده

فغان و غمگینان ۱۲

و در کمال ازین آیه میگویند
ست لکن اوقات در دنیا
دارد و گاه به ملکات نادیده
۲۶
خداوند سبحان و تعالی
عالم درستی کرده باشد ۱۳

گر نه بینی این جهان بعد و نمیت
تو چشم نگشت را بر دامن
آدمی دیدست باقی پستست
چونکه دید دوست نبود کور
چون رسول روم این الفاظه
دیده را بر جستن عمر گماشت
هر طرف اندر پی آن مرد کار
کین چنین مردی بود اندر جهان
جست او را تاش جوینده بود
دید اعرابی زنی او را در خیل
زیر سایه بن خلقان او جدا
آدا و آسجا و از دور ایستاد
هستی زان خفته آمد بر رسول
مهر و هیبت هست خفته هرگز
گفت با خود من شهنواز دیده ام
از شهاکم هیبت و ترسی نبود
رفته ام در بیشه شیر و پلنگ

عیب جز انگشت نفسش نمیت
و انگهانی هر چه میخواست
دیدانست آنکه دید دست
دوست کو باقی نباشد و در بر
در سمع آورد و شد شتاق تر
خست را و اسپ ضائع گشت
میشد نمی پرسان او دیوانه و
در جهان مانند جان باشد نهان
لاجرم جوینده یا بنده بود
گفت عمرنگ زیر آن سایه خیل
زیر سایه خفته بین سایه خدا
مغر را دید و در لرزه افتاد
حالتی خوش کرد بر جانش نزل
این دو ضد را دید جمع اندر جگر
پیش سلطانان بسی بگزیده ام
هیبت این مرد بهوشم را بر بود
روی من ز ایشان نگردانید

نقد آدمی دیدست
چرا که عیبت در عیبت
آهی نار و در دیده
حققت داشت کلام
دوست سوز و در لقم

اقال
دید که تازان دیده باشد
آن دیده که به دیده بود

باید دانست که هر از کوه
و نفرت از هیبت و نامد
روم با مهر بود انسا
نبوده محبت بود نفوت
نمود و این کل فیصل
تعب دارد که دو منفذ
در ذات او جمع گردد

عثمان را از دین نورین ازین
 بهشتی گشت مذکور و
 در نزدیک اختر حضرت علی
 علیه السلام و عقیقه علی و حضرت
 عثمان یکی بود و نعت دیگری
 در آمده بود ۱۲۰

فقه است این
 لا یجب چون عدیل و نظیر
 هم حضرت علی علیه السلام
 محال و منتفی است پس
 چگونه گمان غلبه بر سر
 است این چنین فرموده
 ۲۰

<p> همچو شیران دم که باشد کارزار دل قوی تر بود و دام از دیگران من بهیبت اندام لرزان همیست بهیبت این مرد صاحب نفیست ترسد از وی جن انس و مر که دید نور فائض بود ذی النورین گشت </p>	<p> بس شدت دم و صاف و کارزار بس که خورد و میند و مژم گران بی سلاح این مرد خفته بر زمین بهیبت حجت این از خلق نیست هر که رسید از حق و تقوی گزید چونکه عثمان آن عیان را عین گشت </p>
<p> باب پنجم در وصف عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه چون خلافت یافت بنی بقیعت رفت ابو بکر و دوم پایه نشست از برای حسیست اسلام و کیش بر شد بنیشت آن مجنوح کان دینش تند بر جای رسول چون بنیشت توازی ایشان کتری و هم آید که مشال عمر تم گویم مثل ابو بکر است او و هم بنیشت نیست با آن شمر تا بقرب عصر لب خاموش بود </p>	<p> قصه عثمان که بر بنبر رفت منبر مهر که سه پایه بدست بر سوم پایه عمر در ویر خویش دور عثمان آمد و بالای تخت پس سواش کرد شخصی بوفصول پس تو چون جتی از ایشان برتری گفت اگر پایه سوم را بسپر گرد و دم پایه سوم من جای جو برست این بالا مقام مصطفی بعد از آن بر جای خطبه آن و دود </p>

منبر ابو بکر است تا آخر

از او را با فضیلت بود از ایشان تا بنیشت

۱۱۲۱ ع ۱۲

له قوله هو اني زناك
نفساني على زناك
ايكن صومتي بنفسي
كوبه نبي النفس على الكون
له قوله هو اني زناك
است كوكبه ولا شئ
عن سبل انظر مني بيزدي
فانفس من بين كراه
خودك در ترازو است
له قوله هو اني زناك
فانفس من بين كراه
خودك در ترازو است
له قوله هو اني زناك
فانفس من بين كراه
خودك در ترازو است

چون زرویش مرتضی شد و فشان	گشت او شیر خدا در مرغ جهان
تازه کن ایمان ناز گفت زبان	ای هوار تازه کرده در نهان

باب هفتم در ایمان

تا هوار تازه هست ایمان تازه هست هر که خور از هوا خود باز کرد عروة الوثقی است این ترک هوا باو در دم هوا و آرزو دست با هوا و آرزو کم باش دوست تخت دل معمور شد پاک از هوا ذات ایمان نعمت تو نیست هول مصلحت فرمود از گفت جمیم گویش بگذر ز من ای شاه زود پس هلاک نار نور مونسست نار صد نور باشد روز عدل گره می خواهی تو دفع شتر نار چشمه آن آب رحمت شومست بر دل و دین خرابت نوحه کن	کین هوا جز قتل آن دروازه هست گوش خود را آشنائی راز کرد بر کشیدن شلخ جان را بر سما چون هوا بگذشتی پیغام نیست که یضیک عن سبیل الله است بر روی الرحمن علی العرش استوا ای قناعت کرده از ایمان قبول کوزم کوسن لاله گر گر و در زبیم همین که نورت سوز نارم را بود زانکه بی ضد دفع ضد لا یکنست کان ز قهر انجمنه شد این فضل آب رحمت بر دل آتش گمار آب حیوان روح پاک محسنست که نمی بینی جز این خاک کهن
---	---

کسی که نورت سوز نارم را بود

نور است با هم محصور در آتش کهن

نور است با هم محصور در آتش کهن

این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است
 این را در حدیث آمده است

مومن آن باشد که اندر نیک و بد گر گوی گیسو را کین آسمان گوید او کین آفریده از حضرت کفر و فسق و تشنگم بسیار او فعل او کرده و دروغ آفرین را بس چنان کن فعل کان جو نیزینا تا همه این خصیصه ای پیر رفتن بنده پی خواجه گوشت	کافرا ایمان او است بر خور و آفریده کیست وین خلق و جهان کافونیش بر خدایش گواست نیست لایق با چنان اقرار او تا شد اولایق عذاب مهمل را باشد اشتهاد گفتن و عین موعیان گفته است همه تو اندر نفع و ضرر که منم بنده و این مولای هست
--	--

حکایت

بود گری در زمان بایزید ای چه باشد گر تو ایمان آوری گفت این ایمان اگر هست ای می من ندارم طاقت آن تابان گرچه در ایمان و دین نامو قنم دارم ایمان کان ایمان برترست مؤمن ایمان اویم در نهان باز ایمان گر خود ایمان خواهست	گفت او را یک مسلمان سعید تا بیابی صد نجات سروری آنکه دارد شیخ عالم بایزید کان فزون آمد ز کوششهای جان لیک در ایمان او بس مؤمن بس لطیف با فروغ و با نورست گرچه محرم هست محکم بر زبان فی بدان سلیستم و فی اشتهاست
---	---

بنده بدین ابدی و ملک است
 یکدم لامعت زدن قدم
 بر جاده ایست نهان
 قدس من در سر
 گشت در بانی که بنده بیجا
 دار و حصول آن در گشت
 وین غرض زیادت آن مدام
 اما بمانی که خدا دارد بر بخت
 انبی اگر غیبت باقی ندارد
 از چنین ایمان کفر نیست
 و به تفصیل این ایمان سلی ظاهر
 دارا اهل عرفانست بر آستان
 کافی است ۱۱

۳۱
 در ایمان

<p>آنکه صد پیش رویان بود آنکه نامش باشد معنیش بی عشق اورا در ایمان بگشاید در و نعو هر عضو را و در جدا</p>	<p>چون شمارا دید زان فایز شود^{۱۱} چون بیایان را مغازه گفتنی چون با ایمان شما و بسگرد آمده اند خبر بهر دعا</p>
---	--

باب ششم در طهارت

<p>چونکه استنشاق بینی می کنی تا از آن بو کشد سوی بنان بوی گل باشد و لیل گلستان میرد تا خلد و کوثر مر ترا بوی افزون جوئی کن دفع ز کام تا که آن بو بوز چشمت شود بوی او را جانب کوفی برد کی تو از گلزار وحدت بوبری این بود که از دانه پاک کن و ستم از شستن جانست^{۱۲} دست فصل خویش بر جانم رسان ز انس و حد را نفی کن ای کریم از حوادث تو بشو این دست را</p>	<p>چونکه استنشاق بینی می کنی تا از آن بو کشد سوی بنان بوی گل باشد و لیل گلستان میرد تا خلد و کوثر مر ترا بوی افزون جوئی کن دفع ز کام تا که آن بو بوز چشمت شود بوی او را جانب کوفی برد کی تو از گلزار وحدت بوبری این بود که از دانه پاک کن و ستم از شستن جانست^{۱۲} دست فصل خویش بر جانم رسان ز انس و حد را نفی کن ای کریم از حوادث تو بشو این دست را</p>
--	--

قدیم و آنکه استنشاق
درین مقام بیان آداب
در طهارت
۳۲
و صورت سبب
را حدیث نبوی صحیح
عبد السلام

چون طهارت در نماز
نیست در هر یک از اینها
خداوند عذاب میکند
کسی که نماز داخل شست
نکرده باشد

عزیز میرزا علی محمد خان
میرزا علی محمد خان
میرزا علی محمد خان

است و این کتاب
تألیف ابوالقاسم
بنی زینا که فرزند است
سلطان دولت و دنیا
میلاد

عنایت فراید بادی و دیگر
چندین سالک و رعایت فراید

سید محمد حسین

تفصیل کر کے
میں نے جو خط لکھا ہے
اس کا کہ درج ذیل ہے

۵۵ قولہ کہ یہ نعمت یعنی عبادتِ خدائے مجاہد

منظرت پسندید لیکن بنده را
درا حبست که اطاعت عت

گردد اندک که علامت حصول دوست
و سعادت سرمدیست

رومی ناسته ز بند روحی	لا صلوة گفت الا! محضو
باب نهم در صلوة	
پنج وقت آمد نماز می سه نمون نی به پنج اگر گمید آن نماز بست ز زنجبنا و طیفه عاشقان نیمجی ز بر آورده برات آنکه معرض را ز زرقارون کند مهر آوار تو وزیر خود مساز پنج حس ظاهر و پنج درون هر کسی کو از صف دین شمرست موسمی آخر در وصف رزم برای عباد راه بالا کن قیام گرچه نعمت و دانش بی عاقبتست چون چنین فست سنت کار کن گفت پیغمبر رکعت و سجود حلقه آن در هر انگویسند گفت اُمجد و اقرب یزدان ما	عاشقان خود فی صلوة دارمون که در آن سر است آن پانصد هزار سخت استقیمت جان عارفان استیعنوا منه ضبراً و اصلوات زود و آرمی بطاعت چه کند که بر آید جان پاکت از نماز در صفند اندر قیام الصلواتون سیر و سوسه صفی کان نلخوش که ترادر آسمان بوقت بزم به چو شمع می پیش محراب ای غلام طاعت او کار صاحب دوست کار کن جان پدر بسیار کن بر در حق کوفتن حلقه موجود بهر او دولت سری میزن کند قرب جان شد سجده ابدان ما

بغضبتی باید ۱۱
 چون که در راه خدا بود
 دادگان الله را معصومان
 خواهند شد بی عذاب
 اوست ۱۲
 قوربا بریای بیست
 زکوة علی کنسند باران
 از آسمان نمی بارد و قطران
 نماند و چون غلظت
 در مردم غلظت میگردد و با
 قوی ۱۳

<p>شد دران عالم سجود او بهشت مرغ جنت سازش رب الفلق بجهان خاک صد ملکش دهد خوشتر آمازد و صد دولت بونبر و نذر شراب بندگی ملک را بر هم زند می بید رنگ که بیک گل میخسری گلزار را حبه را آیدت صد کان عوض تا که کان الله که آید بدست قطره ده کبر پر گوهر بحر شرح جان شمر صد شمره بازگو الفلق باره باره ۱۴</p>	<p>چون سجودی یار کوی مرگشت چون بریده از دهاش حمد حق مالک الملکست کیش سر نهند لیک ذوق سجد به پیش خدا بادشا بان جهان از بدگی ور نه او هم وار سرگردان و دنگ خود که یابد این چنین بازار را دانه را صد درختستان عوض کان بشردادن آن حبه است الله الله زود بفروش و بحر ده زکات روی خوب ای خوبو ای غلظت ۱۵</p>
<p>وی سلامت هم زکاتت ایشان وز زنا نرفت و با اندر جهات دادن جان خود سخا می شفاست جان دهی از بهر حق جانت دهند وان که با حق اند جو مطلقند</p>	<p>ای زکاتت کیسات را پاسبان ابر بر ناید پی منع زکات آن درم دادن سخی را لا تقست نان دهی بهر خدا نانت دهند پس گدایان آئینه جو جفتند</p>

2

چند

١٠٠

و

مفتی محمد رفیع

انفصاف

بجودہ ضلع

...

...

جب رستم

...

پ

با یکدیگر از راه و از راه
 امری نمود باشند ۱۲
 و در قوس این
 معنوی و در قوس این
 تحت اسم این جهان
 و در میان
 که معنی این جهان
 نیست و در این جهان

حاصل شد و
نقدان نیز بدین مال
از صندوق

که خیرات مومن نیک است
بر آئین حاجت و شفاعت
با اله و محمدی در بار
با رفیقان

اشارة است بکبریه ان صلوات
یجئ عن النعمان ذاکم

از اخلاص به ۱۲
ممنون

<p>صد علامت هست نیکوکار را مال حق را جز به امر حق نه تا نباشی از خدا و کاروان امر حق را در نیاید هر دلی گشت این دست از طرف نخل نبات تا که صد دولت به پنی پیش رو دولت آینه خاصیت دهد انما الخیرات فی سبیل اللہ السماع یا ولی النعمان باج عصمت از فحشاء و منکر و صلا و در ورون صدرنگ می آید در فطام او بسی نعمت خوری و مبدم قوت خدا را منتظر</p>	<p>صد نشان باشد ورون ایشان را ای بسا اسما که انفاق به تا عوض یابی تو گنج بیکران امر حق را باز جواز و اصل چون ز دستت افت ایشان زکات دولت رفعت کجا قوت دهد ما نقض مال من الصدقات تط تا بخت مصطفی شاه حجاج جوشش و افزونی ز در زکات مال در ایشان اگر گردد تلف گر زشته روی تو را و ابی باش و روز شکست با و مصر</p>
<p>باب یازدهم در صوم</p>	
<p>سوی خوان آسمانی کن شتای کو خورنده نقیب آبی رازش لذت افسح محو لذت</p>	<p>لب فرو بند از طعام و از شراب این دهن بستی دانی باز شد در جهان گر لقب و گزشت ثبت</p>

این ابیات از دفتر چهارمست ۱۲

مفتی محمد رفیع

باز از سخن نودنا

معذرتیں: یعنی تو کی

سے یعنی سب سے پہلے کہہ دیں

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۳۴
۵۵
عزیز و باطنش مانند شکر خندان
دوست و موافقت کین از ایشان
ایکے جہیز آویان ۱۲

الحمد لله رب العالمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجله خوارزمی برای اقتصاد

پیشانی

٩٢

بسم الله الرحمن الرحيم

گوداربابا

مفت بلندی

مجلس

پیشہ

امی پدر آلا انتظار آلا انتظار
 هرگز سینه عاقبت قوتی بیافت
 ضعیف با بهمت چو زاشی کم خورد
 سر بر آو را همچو کوهی امی سند
 کان سر کو و بلند مستقر
 نفس تو تاست نقلست بنید
 خورجی معده زین که دجو باز کن
 معده را خون بدان ریختن دگل
 معده تن سوی گهوان می کشد
 هر که کاه و جو خورد و قربان شود
 ماند عقلست فی نان و شوا
 گر خور می یکبار از ان ماکول نور
 نسیم تو شکست و نسیم پشیم
 معده را بگذار و سوچی دل حرام
 کین جهاد و صوم سختست خوش
 ریخ کی ماند دمی که ذوالمنن
 این دوان بر بند تا می عیان

از خود را نواز می
مقتضیات
وین مجری
جهانی باشد
نفس را بیاورد
عصر بخوابد
۱۲

از برای خوان بالا مرد و ار
آفتاب دولتی بروی تیانف
صاحب خان آتش بهتر آورد
تا نخستین نور حق بر تو زند
هست خورشید سحر منتظر
وانکه رخت پوشه عنبی ندید
چوردن ریحان و گل غازی کن
تا بیابی حکمت و قوت رسل
معه دل سوی یحیی می کشد
هر که نور حق خورد قرآن شود
نور عقلت ای پسر جانرا خدا
خاک ریزی بر سر نان تنور
هین میفرایشتک افزا مشکین
تا که می پرده زحق آید سلام
لیک این بهتر ز بعد ای سخن
گویت چونی تو ای رخ برین
چشم بند آن جهان خلق مدان

خوردن بسوی کبدان
 و کبدان در محل کبدان
 بود که دران کام و پاشی دیدار
 جمع سازد حاصل آنکه
 بسوی جوارش بسوی اول
 و دنیاوی فانی باشد و بر
 و قاعست بسوی اند
 از خودی می کشد ۱۳

فدایکین بهایانی
جهان دوروزه اگر چه در خاک
بسیار دشوار است لیکن بعد
از تحمل موجب مددگزار است
باشد ۱۲

هـ قول این دیوان بر بند
یعنی ملن و حاجب غنهای
اخری همین دیوان و طوفاست
که معصوم و لذات حیانت
ن دیوان را

درمان کوآر ۱۲
نفتیاسکس غیب در
دنیوی بازداشتی
از خوردن غذای
دیگر گاه گیار

اشکم پر پوست دان بازار و نو
 جوع خود سلطان دار و هاست
 گر نباشد جوع صد رنج و دگر
 رنج جوع اولی بود خود زان عکس
 رنج جوع از رنجها پاکیزه تر
 جمله ناخوش از مجاعت خوش شود
 آن کی میخورد نان نجف سره
 گفت جوع از صبر چون دو تاشود
 پس تو انکم که همه حلوا خورم
 لذت از جوعست ای از نقل نو
 هر که راورد و مجاعت نقد شد
 خود نباشد جوع هر کس از بون
 جوع مرخصان حق را داده اند
 جوع هر حلیف گداراکی دهند
 که بخور که هم بدین از انمی
 از برای غصه نالی سوختی
 جوع رزق جان خاصان خدا

تاجران دیوراد روی غریب
 جوع در جان نه چنین خواستین
 از پی میصنه برآر و از تو سر
 هم بلطف و هم بخت هم عکس
 خاصه در جوعست صدفع و هنر
 جمله خوشههایی مجاعت رد بود
 گفت سائل چون بخت بر سره
 نان جو در پیش او حلوا شود
 چون کنم صبر صبوران لاجرم
 با مجاعت از شکبه نان جو
 نوشتن با جز و جز و عقد شد
 کین علف زایت زندازه برن
 تاشوند از جوع سیر و در مستند
 چون علف کم نیست پیش از نهید
 توئی مرغاب مرغ ناسی
 سیده صبر و تو کمل و خستی
 اگر کی زبون هجو تو گنج گداست

۱۰
 قلم بر سر خداست
 بازار شایع
 شکیان دران بنگاه سرکالی
 ۱۲
 درانه
 قلم بر سر جوع
 ۱۳
 حلیف گدا
 قلم بر سر جوع
 ۱۴
 قلم بر سر جوع
 ۱۵
 قلم بر سر جوع
 ۱۶
 قلم بر سر جوع
 ۱۷
 قلم بر سر جوع
 ۱۸
 قلم بر سر جوع
 ۱۹
 قلم بر سر جوع
 ۲۰
 قلم بر سر جوع
 ۲۱
 قلم بر سر جوع
 ۲۲
 قلم بر سر جوع
 ۲۳
 قلم بر سر جوع
 ۲۴
 قلم بر سر جوع
 ۲۵
 قلم بر سر جوع
 ۲۶
 قلم بر سر جوع
 ۲۷
 قلم بر سر جوع
 ۲۸
 قلم بر سر جوع
 ۲۹
 قلم بر سر جوع
 ۳۰
 قلم بر سر جوع
 ۳۱
 قلم بر سر جوع
 ۳۲
 قلم بر سر جوع
 ۳۳
 قلم بر سر جوع
 ۳۴
 قلم بر سر جوع
 ۳۵
 قلم بر سر جوع
 ۳۶
 قلم بر سر جوع
 ۳۷
 قلم بر سر جوع
 ۳۸
 قلم بر سر جوع
 ۳۹
 قلم بر سر جوع
 ۴۰
 قلم بر سر جوع
 ۴۱
 قلم بر سر جوع
 ۴۲
 قلم بر سر جوع
 ۴۳
 قلم بر سر جوع
 ۴۴
 قلم بر سر جوع
 ۴۵
 قلم بر سر جوع
 ۴۶
 قلم بر سر جوع
 ۴۷
 قلم بر سر جوع
 ۴۸
 قلم بر سر جوع
 ۴۹
 قلم بر سر جوع
 ۵۰
 قلم بر سر جوع
 ۵۱
 قلم بر سر جوع
 ۵۲
 قلم بر سر جوع
 ۵۳
 قلم بر سر جوع
 ۵۴
 قلم بر سر جوع
 ۵۵
 قلم بر سر جوع
 ۵۶
 قلم بر سر جوع
 ۵۷
 قلم بر سر جوع
 ۵۸
 قلم بر سر جوع
 ۵۹
 قلم بر سر جوع
 ۶۰
 قلم بر سر جوع
 ۶۱
 قلم بر سر جوع
 ۶۲
 قلم بر سر جوع
 ۶۳
 قلم بر سر جوع
 ۶۴
 قلم بر سر جوع
 ۶۵
 قلم بر سر جوع
 ۶۶
 قلم بر سر جوع
 ۶۷
 قلم بر سر جوع
 ۶۸
 قلم بر سر جوع
 ۶۹
 قلم بر سر جوع
 ۷۰
 قلم بر سر جوع
 ۷۱
 قلم بر سر جوع
 ۷۲
 قلم بر سر جوع
 ۷۳
 قلم بر سر جوع
 ۷۴
 قلم بر سر جوع
 ۷۵
 قلم بر سر جوع
 ۷۶
 قلم بر سر جوع
 ۷۷
 قلم بر سر جوع
 ۷۸
 قلم بر سر جوع
 ۷۹
 قلم بر سر جوع
 ۸۰
 قلم بر سر جوع
 ۸۱
 قلم بر سر جوع
 ۸۲
 قلم بر سر جوع
 ۸۳
 قلم بر سر جوع
 ۸۴
 قلم بر سر جوع
 ۸۵
 قلم بر سر جوع
 ۸۶
 قلم بر سر جوع
 ۸۷
 قلم بر سر جوع
 ۸۸
 قلم بر سر جوع
 ۸۹
 قلم بر سر جوع
 ۹۰
 قلم بر سر جوع
 ۹۱
 قلم بر سر جوع
 ۹۲
 قلم بر سر جوع
 ۹۳
 قلم بر سر جوع
 ۹۴
 قلم بر سر جوع
 ۹۵
 قلم بر سر جوع
 ۹۶
 قلم بر سر جوع
 ۹۷
 قلم بر سر جوع
 ۹۸
 قلم بر سر جوع
 ۹۹
 قلم بر سر جوع
 ۱۰۰
 قلم بر سر جوع

[illegible]

زیارت یحیٰی حج عوام فقط
 زیارت کنون خانہ کبریا ہفتہ
 و من بعد ان خدا را درود
 و یارب العالمین بخواند
 جناب کبریا بخاند ۱۱

۱۲۰
تو قلمی عارف
یعنی عارفان پریمیشہ
ظالم

بشد وصال ایندو برحق
باشند و فلا سفری پیشند
۱۲
بشد وصال ایندو برحق
باشند و فلا سفری پیشند

از معرفت الہی خود

مازنداند ۱۲
یعنی تلبه عقد
فلاسف و حکم و خیال
که چہ امور است را ب عقل

نیاس کنند ۱۲
قوله البهائم
بجز از تعظیم مجید فایده
مایل شود که بر این ایضا
سپرده باشند ۱۱

باش فارغ تو از آنها بیست
 توبه زان نازنینان عزیز
 کاسه برکاست زان برنان نام
 راه لذت زدرون دان ای برون
 قصر حیرتی نیست میل کن بآن
 قوت جبریل از مطبخ نبود
 با چنین این قوت ابدال حق
 کعبه جبریل و جانههار سه روزه

که درین مطبخ توبی نان السیتی
 کی ترا دارند بی جوزه و مویزه
 از برای این شکم خواران عالم
 اهل بی امانترین قصر و حصون
 گنج در ویرانه است ای میرن
 بود از دید اخیس لاق و دود
 هم از حق دان نه از طعام و نه از طبع
 قبله غمزه بطون شد سفره

نام خدا صحت جبریل

باب وواتر و ہم در حج

حج زیارت کردن خانه بود
 کعبه مردان ناز آب و گسست
 قبله عارف بود نور وصال
 قبله زاهد بود یزدان بر
 قبله معنی دران صبر و دنگ
 قبله باطن شینان و المان
 ابلهان تعطیم مسجد میکنند
 آن مجازست این حقیقت بخیران
 حج باب البیت مردانه بود
 طالب دل شو که بیت الله دست
 قبله عقل مغلس شد خیال
 قبله مطیع بود همیان زر
 قبله صورت پرستان نقش سنگ
 قبله ظاهر پرستان روی نر
 در جفا ی اهل دل جد میکنند
 نیست مسجد جز درون صبر و ان

است بگوید: «ای آدم! از آنجا که
آدم علیه السلام گردید ۱۲

سجده گاه و جمله است این بجا خدایت
خلقت من نیز خانه ستر او است
و ندین خانه بجز آن حی زلفت
گر و کعبه صدق برگ و دیده
تا نه پنداری که حق از من سجد است
هیچ قومی را خدای او انکس و
از قیاس الله اعلم بالصواب
کان بدریا او گرد و ونه اندا و
وار هانش از هوا و خاک تن

جمله عالم صورت و با نیت علم
 نابینا آسمان افکند و علم
 کوری آنکس که در حق و شکر است
 صد بزاران علمش اندر هر گشت
 تابیا بیان جان اورا دوست
 سیرر موعلم الا سهاشون
 آنکه چشش خواند او کامل نشد

به آدمی را باید که علم را در دهان بپوشد
 نفسانی غفلت سازد بلکه آنچه
 حاصل علم است از آن بهره مند
 گردیده باشد ۱۲
 به تو گفت ایزد و سخی
 که باید که علم را در دهان بپوشد
 علمی نماند مثال آنها مثل کوه
 باشد که بر و کتب علوم بار دارد
 ۱۳
 این چند جمله نیز در فضیلت
 در سوره حمد بخوان
 اسفار فرموده است ۱۴
 اسفار خواب از پنج
 ۱۵
 گرفته اند خواب عالم سید
 دل به بر بیداری قابل
 خاف باشد ۱۶

این بخش تو بر هوا این بار علم
 علم چون بر دل زند یاری شود
 گفت ایزد و سخی اسفاره
 علم کان نبود ز حق بی واسطه
 یک چون این بار را نیکو گشتی
 خواب بیدار است چون با دشت
 این بخش تو بر هوا این بار علم
 در دلت بینی علوم انبیا
 طالع غیبیست علم و معرفت
 علم چون آخرت سگ است از
 سگ عالم گشت شد چالاک ز
 علم دریاست بجد و کنار
 اگر هزاران سال باشد عمر او
 ای بسا عالم ز دانش بی نصیب
 صد هزاران فضل دار از علوم
 داند و خاصیت هر جوهری
 قیمت هر کالهی میدانی که قیمت

میگرداند

تا شوی را کب تو بر هوا علم
 علم چون بر تن زند یاری شود
 بار باشد علم کان نبود ز
 آن نباید همچو رنگ ماه شطه
 بار بر گیرند و بخت نداشت
 وای بیداری که با نادان نشست
 تا به بینی در درون انبار علم
 بی کتاب و بی مفید و آوستا
 طالع خفیت ای تو خرفه صفت
 میکند و میشها صیب حلال
 سگ عالم گشت شد ز سحر حاجت
 طالب علم است عواص سجار
 او نگر و دیر خود از جستجو
 حافظ علم است آنگس فی نصیب
 جان خود را نمی نداند این علوم
 در بیان جوهر خود چون خری
 قیمت خود را ندانی که قیمت

تو همیدانی سچو ز و لایچو ز
 این رو آن ناروادانی تو لیک
 گر چه دانی وقت علم ای امین
 چون مبارک نیست بتو این علوم
 چونکه یک لحظه خور دی بزر زن
 روز حکمت خود علف کان را خرا
 فهم ناکروی حکمت ای رهبری
 دانشی باید که صلش زان سست
 حکمت دنیا فزاید طن و شک
 دل و نشها بشنستند این فریق
 چون تجلی کرد اوصاف قدیم
 چون شدی بر بامهای آسمان
 و رکنی خدمت سجوانی یک کتب
 جان جمله علمها نسبت این
 چیست توحید خدا انوختن

این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است

خود ندانی تو که حوری یا عجز
 تو روایا ناروایی مین تو نیک
 زانکه کشاید و دید عیب مین
 خوشیتن گوی کن و بگذر ز شوم
 ترک کن مین طلب رت المین
 بی غرض و دوست از غرض عطا
 ز آنچه حق گفت کلمه امین از رقم
 زانکه هر فرعی با صلش رهسپر
 حکمت دینی بر د فوق فلک
 زانکه این دانش ندان این طریق
 پس بسوز و وصف حادث اکبر
 هست باشد تجوی نزدیکان
 علمها می نادره یایی ز حب
 که بدانی من کیم و چه یوم دین
 خوشیتن را پیش و احد سوختن

باب چهارم در توحید	
شرح را توحید الله خوشتر	غیر حاضر است پایی دیگر است

تو که چنان که
 می گوید که ترا و علمها را
 فایده حاصل نشود پس می گوید
 که خود را چنان که می خواهی

این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است

این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است

این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است

این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است

این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است
 و این علمها را که در این کتاب است

۱۰ نور سگانه داد
 از عارفان و متقیان ۱۲
 ۱۱ یعنی چون از نور خود
 نوازیم مستحق کبریا می شویم
 قید بوسیله حق الیقین در پناه
 جبراهیم است به شرط ۱۲
 ۱۳ نور چون رسالت
 بخواهد که انسان خودی
 درستی خویش را فانی در حق
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اگر تو پیوندی بدان شسته شوی
 برتر اند از عرش و کرسی و خلا
 معدن گریست اندر لامکان
 نور خواهی مستعد نور شو
 دامن اگیل گریار لب
 با تو باشد در مکان و لامکان
 لامکانی کاند و نور خداست
 چون بر ساعت ساعتی بشوی
 اگر می خواهی که بغروزی چوروز
 دو گوئ و دودان و دو مخوان
 آفتاب معرفت را نقل نیست
 در درون یکدزه نور عارفی
 سیر عارف هر روزی تا سخت شاه
 عارفان که جام حق نوشیده اند
 بر لبش قفاست و در دل رازها
 هر که را اسرار کار آموختند
 عارفان تو از معرفت فارغی

شناسانده ۱۲

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

فزیه گر بودی و لیکن نه شوی
 ساکنان یقین صدق خدا
 هفت دوزخ از شرارش یکد خان
 دور خواهی خویش بین و دور شو
 کو منزه باشد از بالا و زیر
 چون بانی از سر آزادگان
 ماضی و مستقبل و حال از کجاست
 چون نمازی محرم همچون شوی
 هستی همچون شب خود را بسوز
 بنده را در خواجه خود محدودان
 مشرق او غیر جان و عقل نیست
 به بود از صد معرفت امی صغی
 سیر زاهد هر روزی یک روزه راه
 رازها دانسته پوشیده اند
 لب خموش و دل پُر آزادانها
 عهر کردند و دهانش دختند
 خود می بینی که نور بار می
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

عارفان زانگاه گشته می شنوند گفت شاه مانده صدق و صفا	از غم و احوال آخر فارغند آنچه با ما نیست ز آنهم زیادت
--	--

باب پانزدهم در صدق

صدق جان دادن بود هر که بقوا از نفع و نیت پارس است که ارام دست	از نیمی بر خوان رجال صدق قوا راستیها دانند و ارام دست
و این را مد ز گفتار دروغ آن دروغت این تن فانی بود	ز اسب و غنم هیچ نفوز و فروغ راست آن جان ربانی بود
جوهر صدق خفی شد در دروغ سالحا این دروغ تن پیدا و فاش	همچنانکه روغن اندر متن دروغ روغن جان اندر و فانی و لاش
کو دلی گریه پی جو زو مویر پیش دل جو زو مویر آمد جسد	پیش عاقل باشد آن لبس سلیح چیز طفل کی در دانش مردان رسد
هر که محو است او خود کو گوست گر بریش و جامه مردستی کسی	مرد آن باشد که بیرن از شکست هر نیمی را ریش و مو باشد بسی
بن روش بگزین ترک ریش کن تا شوی چون بوی گل عاشقا	ترک این باغی تشویش کن پیشوا و رهنامی گشتان
پس قیامت روز عرض اگر است هر که چون هندوی بد سوادت	عرض او خواهد که باز یست روز عرضش نوبت رسوایت

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 دقت رنگ در آفتاب و برق
 ایمان چوین کلامی نیست
 بلکه آن زمان هنگام ایمان
 ایمان انسانست پس می باید
 که در آفتاب ایمان نور ادا
 دست بر پیشانی محفوظ دارد
 ۱۰۱
 حال تو در صورت محبت چنین
 باشد پس در حالت بیماری
 روزی که چو یک کدیان
 ۱۰۲
 بیجان چو یک کدیان
 ۱۰۳
 بیخه اے عاشق
 زنده دل و سکین لب
 عاشق صادق را از دست
 زخمت بجز عشق را بگذرد
 در دلش

صدق میخواید گواه حال او برق و فروغی خوب صافین رنگ شک رنگ کفران نفاق رنگ صدق و رنگ تقوی یقین چونکه هنگام سراق جان شود پس فروشد البه ایمان را شتاب آن خیالی باشد و ابرق نئے این زمان که تو صحیح و فزبی میفروشی هرمانی در دکان پس در آن رنجوری روز اجل ای کجی فسرده عاشق مسکین نمد	تا بتابد نور او بی گفتگو تن فاشند و آن سجاتا بوم دین تا بد باقی بود بر جان عارف تا بد باقی بود در رخ بدین و یو دلال در ایمان شود اندران تگلی بیکه بریق آید قصد آن دلال جز تخریق نئے صدق را بهر خیت لی میدی همچو طفله می ستانی در گان نیست نادر گر بود اینست عمل کوز بیم جان ز جانان میرد
---	--

باب شانزدهم در عشق

شا و باش ای عشق خوش سودا امی دوامی نخوت و ناموس ما سینه خواهم شمره شمره از فراق عاشق تصویر و نیم خویشتن جسم خاک او عشق بر افلاک شد	وی طیب جمله علتها کس ما امی تو افلاطون و جالینوس ما تا بگویم شرح در اشتیاق کی بود چون عاشقان و دلنزن کوه در رقص آمد و جالاک شد
--	--

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با ننگ نامی نیست
 عاشقی پدید است از آرزوی دل
 علت عاشق ز علتها چه هست
 عاشقی گریزین سر و گریزان هست
 هر چه گویم عشق را شرح و بیان
 گر چه تفسیر زبان روشنگر است
 چون قلم اندر روشن می نتافت
 عقل در سرش چو خرد گل نچفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آیدست
 چون شود نور و شود پیداد خان
 عشق برده نباشد پادار

طورست و خرموشی صفت
 زنده معشوقست عاشق مرده
 او چو مرغی ماند بی پرده ای او
 جوشش عشقست کاندلنی فتاد
 نیست بیماری چو بیماری دل
 عشق اضطراب اسرار خد است
 عاقبت مار ابدان سر رهبر است
 چون معشوق آیم خجل باشتم از آن
 یک عشق نیز بان روشن تر است
 چون معشوق آمد قلم بر خود شکافت
 شرح عشق و عاشقی هم عشق گفت
 گر بلیت باید از وی رخ متاب
 عشق نه بود عاقبت ننگی بود
 ظاهرش نور اندرون و دامن
 بفسر عشق مجازی آن زمان
 عشق را بر حق و بر سیم وار

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با ننگ نامی نیست
 عاشقی پدید است از آرزوی دل
 علت عاشق ز علتها چه هست
 عاشقی گریزین سر و گریزان هست
 هر چه گویم عشق را شرح و بیان
 گر چه تفسیر زبان روشنگر است
 چون قلم اندر روشن می نتافت
 عقل در سرش چو خرد گل نچفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آیدست
 چون شود نور و شود پیداد خان
 عشق برده نباشد پادار

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با ننگ نامی نیست
 عاشقی پدید است از آرزوی دل
 علت عاشق ز علتها چه هست
 عاشقی گریزین سر و گریزان هست
 هر چه گویم عشق را شرح و بیان
 گر چه تفسیر زبان روشنگر است
 چون قلم اندر روشن می نتافت
 عقل در سرش چو خرد گل نچفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آیدست
 چون شود نور و شود پیداد خان
 عشق برده نباشد پادار

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با ننگ نامی نیست
 عاشقی پدید است از آرزوی دل
 علت عاشق ز علتها چه هست
 عاشقی گریزین سر و گریزان هست
 هر چه گویم عشق را شرح و بیان
 گر چه تفسیر زبان روشنگر است
 چون قلم اندر روشن می نتافت
 عقل در سرش چو خرد گل نچفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آیدست
 چون شود نور و شود پیداد خان
 عشق برده نباشد پادار

عشق جان طور آمد عاشقا
 جمله معشوقست و عاشق پرده
 چون نباشد عشق را پرده ای او
 عاشق عشقست کاندلنی فتاد
 آتش است این با ننگ نامی نیست
 عاشقی پدید است از آرزوی دل
 علت عاشق ز علتها چه هست
 عاشقی گریزین سر و گریزان هست
 هر چه گویم عشق را شرح و بیان
 گر چه تفسیر زبان روشنگر است
 چون قلم اندر روشن می نتافت
 عقل در سرش چو خرد گل نچفت
 آفتاب آمد دلیل آفتاب
 عشقهای گزینی رنگی بود
 زانکه آن سر زارند و آیدست
 چون شود نور و شود پیداد خان
 عشق برده نباشد پادار

[illegible]

سبحان منزه برین زنی ناز
بها چنین فرمودند ۱۲

عقل تو در وقت آن بوزاند که
تا حال زلف تو خیزد در دود سوز
از بلبس عیارت نانی که غم را لاوت
آن سید کبریا بهام در حال را
از روی شاد شرح بیان تو خیزد
که من در سوزش زانیم ۱۲

عقل تو در عشق و ناز
بیکجا که عشق صادق
هستی نامی زشتانی مجور
این تو کلمات را که از تار و کما
عاشقان در آنی که عشق را
با بیک ناموس سوزفتی
نباشد ۱۲

عقل شان کیدم سحر باقی عمر
اصل صدیوسف جمال و الجلال
ای عذره شرم و اندیشه بیا
عاشق من برین دیوانگه
عاشق مستی و بکناده زبان
وقت آن آمد که من غریبان شوم
بوی جانان سوی جانم میرسد
باز آمد آپ جان در جوی ما
ملک دنیا تن بستان بر احلال
عقل هر عطار کا که شد از د
اثر و بامی ناپدید و در با
عشق تبارست و من بهر عشق
برگ کا هم پیش تو ای تند باد
در گنج عشق در گرفت و شنید
عشق و ناموس ای برادر راست
نعره ستانه خوش می آیدم
هر چه غیر شورش و دیوانگیست

عقل تو در وقت آن بوزاند که
تا حال زلف تو خیزد در دود سوز
از بلبس عیارت نانی که غم را لاوت
آن سید کبریا بهام در حال را
از روی شاد شرح بیان تو خیزد
که من در سوزش زانیم ۱۲

سیر شستند از خرد باقی عمر
ای کم از زن شوفا می آن جمال
که در دیدم پرده شرم چیا
سیرم از فسرگی و فرزانگی
اللہ الله اشتی برانوان
جسم گبزارم سر لاله جان شوم
بوی یار مهربانم می رسد
باز آمد شاه ما در کوی ما
ما غلام ملک عشق بی زوال
طبلهار را رنجیت اندر آب جو
عقل همچون کوه او را که با
چون شکر شیرین شدم از شور عشق
من چه دانم که کجا خواهم فدا
عشق دریا میست قعرش ناپدید
بر در ناموس ای عاشق میست
تا ابد ای جان چنین می بایدم
اندرین ره دوری و بیگانه گشت

10

بنده آزادی طمع دار و جد
 بنده دائم خلعت^{۱۳} و اورا رجوت
 و ورگرد و نه از موج عشق دان
 همچو سنگ آسیا اندر مدار
 عشق بشکافد فلک را صد شکار
 عشق جو شد بحر را مانند دیگ
 با محمد بود عشق پاک جفت
 منتی عشق چون او بود و فرد
 گزیدوی بهره عشق پاک را
 من بدان افراستم چرخ سنی
 خاک را من خوار کردم کیسری
 خاک را دادیم سبزی نوی
 با تو گویند این جبال را سیات
 لمح عاشق را نیارد خورد و د^{۱۴}
 تا تو باشی در حجاب بوالعشر^{۱۵}
 زین گذر کن بپند من بپذیر هین
 فهم کن موقوف آن گفتن به باش

ای صاحب غایت
 بجا

بجا

ای صاحب غایت
 بجا

عاشق آزادی نخواهد تا ابد
 خلعت عاشق همه دیدار اوت
 گزیدوی عشق بفسردی جهان
 روز و شب گردان و تالان بقیرا
 عشق لرزاند زمین را از گدازان
 عشق ساید که را مانند ریگ
 بهر عشق اورا خدا لولا گفت
 پس مرا و را دانبتا تخصیص کرد
 کی وجودی و آدمی افلاک را
 تا بلند می عشق را فهمی کنی
 تا زول عاشقان بوی بی
 تا تبدیل فقیر را که شوی
 وصف حال عاشقان اندر شب
 عشق معرفت پیش نیک بد
 سرمدی در عاشقان کمتر نگر
 عاشقان را تو بچشم عشق بین
 سینهای عاشقان را که خراش

۵۱ خاک را می بیند
 کیفیت خاک که گاهی خشک گاهی
 در باد و بل است بر غیر مرآت ایل
 موقت ۱۲

۵۲ قدح خاک را می بیند خاک
 در ظاهر ذیل خواست که گفت
 چه قدر صفات در ذات خود
 در آئین حال عاشق را بی

۵۳ بایر در
 تا تو باشی معنی را در
 انسان در حجاب نیست باشد
 در اسرار عشق عاشقان را که گویند
 مایه تمام را چشم خفاست دیده
 در اوقات آنها خاک کشند

خاندان منی در شهر خراسان
 سرید و در شهر خراسان
 یافت و در شهر خراسان
 جلد نهم ۱۱
 از نوشتن
 آن حکایت کرد
 در جلد نهم ۱۱
 من در شهر خراسان
 ۱۳

<p> خاندان منی در شهر خراسان سرید و در شهر خراسان یافت و در شهر خراسان جلد نهم ۱۱ از نوشتن آن حکایت کرد در جلد نهم ۱۱ من در شهر خراسان ۱۳ </p>	<p> خاندان منی در شهر خراسان سرید و در شهر خراسان یافت و در شهر خراسان جلد نهم ۱۱ از نوشتن آن حکایت کرد در جلد نهم ۱۱ من در شهر خراسان ۱۳ </p>	<p> خاندان منی در شهر خراسان سرید و در شهر خراسان یافت و در شهر خراسان جلد نهم ۱۱ از نوشتن آن حکایت کرد در جلد نهم ۱۱ من در شهر خراسان ۱۳ </p>
--	--	--

خاندان منی در شهر خراسان
 سرید و در شهر خراسان
 یافت و در شهر خراسان
 جلد نهم ۱۱
 از نوشتن
 آن حکایت کرد
 در جلد نهم ۱۱
 من در شهر خراسان
 ۱۳

خاندان منی در شهر خراسان
 سرید و در شهر خراسان
 یافت و در شهر خراسان
 جلد نهم ۱۱
 از نوشتن
 آن حکایت کرد
 در جلد نهم ۱۱
 من در شهر خراسان
 ۱۳

یامیز الخسده یا روح البقا
 کی حبیب جبهه کیشومی الخشا
 پاری گوگر چه تازی خوشترست
 بوی آن دلبر جو پران می شود
 بس کم چون لب امیر خطاب
 چنانکه عاشق تو بر کرد کنون بر سر
 عاشقان را شد مدس حسن دوست
 خامشند نوسه نکره ایشان
 در شان آشوب چرخ وز لوله
 سلسله این قوم جبهه شکار
 هر که اند عشق یا بد زندگی
 عاشقان را شادمانی و غم است
 عشق آن شعله است که چون بر فرو
 تیغ لا در قتل غیبه رح براند
 مانند آلا الله باقی جمله رفت
 عاشقی که عشق یزدان خورد و تو
 عاشق آن کم که هر آن آن است

اجنبی روحی و جدلی بالبقا
 کو کیشا کیشی علی عیسه مشا
 عشق را خود صد زبان دیگرست
 آن زبانها جمله سیلان می شود
 گوش کن والله اعلم بالانصواب
 کو چه عیار آن کت در داور دس
 دفتر و دس و سبقت شان روی است
 میر و تا عرش تخت ایشان
 فی زیاد است و باب و سلسله
 مسئله و درست لیکن دور یار
 کفر باشد پیش او بر زندگی
 دست مزد و اجرت خدمت هم او
 هر چه جز معشوق باقی جمله رخت
 در نگران پس که بعد لاجه ماند
 شاد باش ای عشق شکر توست
 صد بد پیشش نیز دتره تو است
 عقل و جان در امر یک فرمان او

۱۰۰ بابی پیش می رود
 ۱۰۱ در ای جان بلند کوش جان
 ۱۰۲ رسی خوش خوش کن را
 ۱۰۳ پیر از خود
 ۱۰۴ ای حبیب خشنا الفی
 ۱۰۵ من گویند منی را معصیت دید
 ۱۰۶ اول در زبان بکنند و اگر خوا
 ۱۰۷ راه و در چشم من برود
 ۱۰۸ سر راه و در چشم من برود
 ۱۰۹ بنی عاشق خیر خیال نشود
 ۱۱۰ بسوی رگبت توجه ندارد
 ۱۱۱ بسوی رگبت توجه ندارد
 ۱۱۲ قلمه مدس یاد است
 ۱۱۳ کعبه سلسله بر سر کعبه
 ۱۱۴ قلمه مدس یاد است
 ۱۱۵ حال است نه از قیل و قال
 ۱۱۶ عشق شش زن معشوقان یکبار
 ۱۱۷ در سلسله و در دار ندکن و شل
 ۱۱۸ شل سلسله حکما بگوید
 ۱۱۹ شل سلسله حکما بگوید
 ۱۲۰ قلمه تیغ لاله را و کوه
 ۱۲۱ طیب لاله لاله است که
 ۱۲۲ لاله جهان لاله است که
 ۱۲۳ طعم نیکو زبان بگوید

از محبت تلخها شیرین شود
از محبت درد با صافی شود
از محبت مرده زنده می شود
دوست گیری چیز بار از اثر
از خیال دوست گیری خلق را
هیچ عاشق خود نباشد وصل جو
میل معشوقان نهانست و تیر
لیک میل عاشقان تن زه کند
چون درین دل برق مهر و هست
در دل تو مهر حق چون شد و تو
هیچ بانگ کف زون نماید در
تشنه می نالد که کو آب گوار
عشق معشوقان دورخ افروخته
جذب است این عطش در جان ما
حکمت حق در قضا و در قدر
لیک شمع عشق چون آن شمع
او بعکس شمعهای آتشیت

از محبت سبها زربین شود
از محبت درد با صافی شود
از محبت شاه بنده می شود
پس چرا از آثار سختی بنجیب
چون نگیری شاه غرب مشرق را
که نه معشوقش بود جویابی
میل عاشق باد و صد طلب و نفیر
میل معشوقان خوش و فیر کند
اندر آن دل دوستی میدانست
هست حق را بیگمانی مهر تو
از یکی دست تو بیدست و گر
آب هم نالد که کو آن آب خوا
عشق عاشق جان او را سوخته
ما از آن او و او هم زان ما
که دمارا عاشقان با هم در
روشن اندر روشن اندر نیست
میدانید آتش و جمله خوشت

له و در میان سوزان بی معشوقان
بزم بهی صدف عشق بر لب تو جود انداز
بزم صورت که بر لبی ظاهر شود
بزم عشق و معشوقان خطا نیست
آن عشق و معشوقان در میان
آن تو و معشوقان در میان
ما در حالت کنگر حاجت با
بچه جان آب نیز از اسه است

الحی نیکو دود

و جانی دارند و جانی دعاوت

موسم حج و اہل بیت کے گرد
کھڑکھڑاتے ہیں لیکن
درجہ اجابت میں
پہنچنے کے لیے
مستحق ہیں
مجلس اہل بیت
مجلس اہل بیت

دل از راه حق تعالی عبادت از سر نو
 یعنی بر سر کمال هر سال این کیفیت هر کس
 روزی نگردد ۱۲

این بیت دوزخ اولی است
۱۲

[illegible]

پس ریای شیخ نیز اخلاص
 بی ادب حاضر ز غایب شترست
 عیب کم کن بند که الله را
 در رخ نه عیب بینی می کنی
 در کتابت دریا که با ننگهاست

کز بصیرت باشد آن دین ادعا
 حلقه گر کج بود هم بر درست
 میهم کم کن بدزدی شاه را
 در بهشتی خارج نمی کنی
 فخر با اندر میان ننگهاست

حکایت

آتش افتاد در عهد عمر
 و رفت اندر بنای خانها
 نیم شهر از شعلها آتش گرفت
 مشکها می آب و سرکه میسند
 آتش از استینه افزون شد
 خلق آمد جانب عمر نشتاب
 گفت آن آتش آیات خداست
 آب چه بود بر عطای نان تنید
 خلق گفتندش که در کج شده ایم
 گفت نان در رسم و عادت داده
 بھر فخر و بھر بوشش بهر نیاز

همچو چوب خشک میخورد او چر
 با دزد بر بر مرغ و لانه
 آب میپاشید اوزان می شکفت
 بر آتش کشتان می نمودند
 می رسید او را مدد از جید
 کاش میامی نمید و هیچ زاب
 شعله آن آتش از بخل شماست
 بخل بگذارد اگر آن میسند
 ما نخی ز اهل فتوت بوده ایم
 دست از بهر خدا نکشاده اید
 نه برای ترس و تقوی و نیاز

۱۵ قندریای شکار

۱۶ بقول شیخ ابوسعید خدری

۱۷ کسی را نندیدم از عافیت

۱۸ خیرین غلبه حاکم را

۱۹ در بزمی از دانی کرد

۲۰ عفا نش راضی و دینار

۲۱ در اینجا سر از آزل

۲۲ تلایست ۱۲

۲۳ بعضی تشریف

۲۴ داد و ده فردی در کم ۱۲

توبه اوجوید که کرد دست او گناه
 هین سوار توبه شود روز درس
 مرکب توبه عجب آب مرکبست
 یک مرکب را نکه میدار زان
 تانزد و مرکبت را نهیستم
 هین به پشت آن کن جرم و گناه
 می باید آب و تابانی توبه را
 تا نباشد برق دل و ابرو چشم
 آتش و آبی بساید میوه را
 سجده که را ترکن از اشک و ان
 عمری توبه همه جان کند نیست
 یک استغفار هم در دست نیست
 هر دلی را سجده هم دستور نیست
 گریه کردی تو نامه عمر خویش
 عمر اگر گذشت بخش این دست
 بیج عمرت را بده آب حیات
 جمله ماضیها ازین نیکو شوند

مختصہ برائے

۴
ایمان و توحید

ایضاً توضیح نویسنده
این دیوان
نشر ۱۳۱۰

راه او جید که گم کرد دست راه
 جاها از دزدستان باز پس
 بر فلک تازد بیک لحظه نپست
 کو بزد دید آن قیامت را نهان
 پاس دار این مرکب ^{اعمال حسنه ۱۲} است او بمیدم
 که کنم توبه در آیم در پناه ^{ای توبه ۱۲}
 شرط شد برق و سخا بی توبه را
 کی نشیند آتش تهدید و خشم
 واجب آمد ابر و برق آن شهو را
 که خدایا و اراغم زین گمان
 مرگ حاضر غائب از حق بونست
 ذوق توبه نقل هر مرتبت
 مژد رحمت قسم هر مرد و نیست
 توبه کن ز آنها که گروستی تو پیش
 آب تو پیش ده اگر ادبی نیست
 تا درخت عمر گردد با شبات
 زهر پارینه ازین گردد چو قند

تو در سینه شاد بختی
نور گدازد کند نسب با تو
تو در آغوش می گیری چشم تو
بسجده کشد هر چرخ از خضایت تو
زبان مست که این حرف تمام
پس به آید تو بیعت آن حرف ما
تا زود کن سفره ادا کنند ۱۲

ازین سبب در آب شور
جای حق از دیو زند بخشد
از خردن لؤلؤ را در
آمدن با صوفیان شری
باگ نمی کنند ۱۲
چون در چون شکسته
بس شکسته می آید شکسته
شدن عین است شکسته
باز می آید در شکسته
آید در شکسته یاد قید
۶۲
از دزد و دزد و دزد
دست باید در دزد و
غیت زانده ۱۳

[illegible]

بالتجسس على كرم غنمك لا يست

بنیخ اول
بمندی

<p>و ر بیا بدخته افتاده را راهنزن هرگز گدائی نازد</p>	<p>مژش ساز و نشه و بد بد عطا اگر گزینش مرد و راه هرگز نازد</p>
<p>حکایت</p>	
<p>اینچه گفتند از عظمت ابی حمزه رحمة الله علیه گفت است که غزای هند پیش آن امام پس نماینده کرد و بر تختش نشاند حاصل آن کوک بران تخت نشاند گریه کردی اشک میراندی بسوز از چه گر لے دولتت شد ناگوار تو برین تخت و وزیران و پیاد گفت کوک گریه ام نه است زرا از تو ام تهدید کردی هر زمان پس پدر مراد مراد جواب می نیابی هیچ نفرین و گ سخت بی رحمی و بس نین و من زلفت هر دو حیران شتمی</p>	<p>هم برین بشنودم از عطا نیز ذکر شه محمود غازی شفته است و غنیمت او فتادش یک غلام بر سپه بگزیدش و فرزند خواند شسته پهلوی قباد شهریار گفت شه اور که اسی و فرزند فوق املاکی قس برین شهریار پیش تخت صفت و چون نجم و ماه که مراد در ان شهر و دیار بنیت در دست محمود و ارسلان جنگ کردی کین خشمست بعدا زین چنین نفرین مهلک سهار که بصد شه شیر اوراقا تلے در دل افتادی مرا بیم و غن</p>

۱۰
کوک است از شکوه و بارش و جان نیک
خود را بر بارش و بارش و جان نیک
یعنی هر که در آن کوک افتاد دست
می زنی گفت که ترا در دست
خود و ارسلان بنی بنی ادا طلب
ست ترا سرش کشید و خور
داود و کج و پیر و او بنی بنی
ببارش گفت که ترا در دست
مسلک بخور و ادا طلب کنی
انچه در دست کوک است بنی بنی
سخت تر باشد و در ان شکوه
۴۵
باید و مراد و قری شرم اگون
که پدر و مراد و قری شرم اگون
من مشاهد نمایند صفت و بارش
که در خدمت تو با عمارت علامه
باطل شود در جهان اعتقاد
خود و از نفرین نمایند ۱۱

۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

<p>چونکه تقوی بست و دست هوا بیس جوانش چیره محکوم تو شد عفو باشد لیک کوفرا اوسید دزد را اگر عفو باشد جان برود افتاد جان چو ای دل آگوست</p>	<p>حق کشاید هر دو دست عقل را چون در سالار و مخدوم تو شد که بودنده ز تقوی ر و سفید کی وزیر و خازن مخزون بود هر که آگه تر بود جانش توست</p>
---	---

وامن فضلش بکف کن کوروا
 وامن اوامرو فذلک بیت
 مرغ با پرچی پروتا آشیان
 باز اگر باشد سپید و بی نظیر
 وروبو چندے ویل و بشاه
 جان چه باشد با خبر از خیر و شر
 جمله عالم زین سبب گمراه شد
 کافران را دیده بیسنا نبود
 همسری با انبیا بُرداشتند
 گفته اینک ما بشرا ایشان بشر
 این ندانستند ایشان از عما
 هر دوگون زخمی خور و نذا محل
 هر دوگون آهویا خور و نذا آب
 هر دوونی خور و نذا یک آبخور
 صد هزاران بچنین اشیاء بین
 این خور و گرد و پلیدی ز وجودا
 این خور و زاید همه بختل حسد

قبض لعمریه این بود ای بُردبار
 نیک بختی که تنی جان و بیت
 پیر مردم بختیست ای مردمان
 چونکه صیدش موش باشد شد حقیر
 او سر بازست سنگ در گناه
 خیر و شر ننگ تو در همت نگر
 کم کسی ز ابد ال حق آگاه شد
 نیک و بد در دیده شان کیسان بود
 اولیار اچو خود پنداشتند
 ما و ایشان بسته خوایم و خور
 هست فرقی در میان بی منتها
 یکشت زین نش و زان دیگر غسل
 زین یکی گیرین شدوزان مشکنا ب
 آن یکی خالی و آن پر از شکر
 فرق شان هفتاد ساله راه بین
 آن خور و گرد و همه فخر خدا
 و آن خور و زاید همه عشق احد

۹۹
 اینها باطل الصلوة و الاستلام
 را می گویند که شما هم مثل ما
 مردم هستید در خواب و بیدار
 دیگر جمله لازم بشریت

کتابخانه دارخانه مشغول شو
و بشیطان را که براندان زمین و
ایمان توبوده اند از خود دفع
کن چشم خود را که شایگان
است از زمین این کارگان
بدوز ۱۲

حق تعالیٰ قلب از خود

دکترت ولی زل میگوید ۱۲

پس جو کشتی میں داخل ہوئے وہاں پہلے
آن کا ہوت بکبار اور صاحب
خدا کو دیکھا کہ وہ دروازہ آتے
کے یعنی ذات جمع جا کر
نہدائی کو دیکھ کر اس کے لیے

— زینہ

<p>علم و حکمت زاید از لقمه حلال زائد از لقمه حلال اندر دوان لقمه کو نور نفس در کمال چون ز لقمه تو حسب بینی دوام لقمه تخم و برش اندیشهها ذکر حق کن بانگ غول از بسوز</p>	<p>عشق و رقت زائد از لقمه حلال میل خدمت عزم رفیق ^{زنی دل ۱۲} آنچنان آن بود آورد و ده کسب حلال جمل غفلت زائد از ^{ای میل بود ۱۲} آنچنان لقمه سحر و گوهرش اندیشهها چشم گرس ازین گرس بدوز</p>
<p>باب سبست چهارم در ذکر</p>	<p>باب سبست چهارم در ذکر</p>
<p>اُذْکُرْ وَاللّٰهُ شَاهِدٌ مَا تَدْعُو گفت گر چپ پاکم از ذکر شما ذکر جهان خیال ناقص است ذکر حق پاکست چون پاکی رسید میگیر و وضو با از وضو با چون در آید نام پاک اندر دوان از هوا پاکی ره بی جام هو از صفت و ز نام چه زاید خیال اسم خواندی رو ^{۱۲} بر سجده گر ز نام و حرف خواهی بگذری</p>	<p>اندر آتش دید و مارانوز داد نیست لایق مرمر تصویر با وصف شایسته از آنها خالص رخت بر بند و برون آید پلید شب گریز و چون برافروز ضیا نی پلیدی ماندن آن دوان ای ز نهوقانع شده با نام هو وان خیالش هست لال اتصال مه ببالا دوان نه اندر آب جو پاک کن خود را از خویش مکیسی</p>

<p>در گذر از نام و بنگر و صفات آن ذکر و اندک کار هر و باش نیست جور و دوران هر آن رنجی که هست زانکه اینها بگذر و وان نگذر د لاشک این ترک هوای می هست</p>	<p>ببخش بپوش</p>	<p>تا صفات ره نماید سوی ذات از جوی بر پایی هر تلاش نیست سهر از بعد حق و غفلتست دولت آن دارد که جان آگه برد لیک از بخی بعد حق بهست</p>
<p>آن یکی الله می گفتی شبی گفت ابلیش که ای بسیار گو می نیاید کجواب از پیش تخت او شکسته دل شد و بنها دسر گفت بان از ذکر حق و امانده گفت لبیکم نمی آید جواب گفت آن الله تو لبیک هست لبیک تو فستی که لبیک آورد ترس عشق تو کند شوق هست جان جاہل زین دعا جز دور برد بان و بدوش قفاست مبد</p>	<p>۱۲ چون از خواب بیدار شد و در پیشگاه حضرت ایستاد و عرض کرد که ای خداوند منم که در خواب تو را دیدم و از تو لبیک گفتم و تو لبیکم نمی گفتی</p>	<p>چونکه شیره یین میشد از گفتش بے این همه الله را لبیک کو چند الله میزنی بار و می سخت دید در خواب او و حضرت را و حضرت چون پشیمانی از آن کش خوانده زان همی ترسم که باشم تر تاب آن نیاز و درد و سوزت لبیک هست هر لحظه ندائے از احد زیر هر لبیک تو لبیکهاست زانکه یارب گفتش و ستود نیست تا ناله با خدا وقت گذرند</p>

۱۱
 قدس سره

یعنی ذکر خدا که عبارت از اینست و در
 حقیقت کامیابیست

و در جایی که گفته است که بگوید
 یا شبیه انفس و از غفلت

یعنی بپوش و در این
 خطاب باشد

۱۲
 و در آنکه یعنی این

۱۳
 و در آنکه یعنی این

۱۴
 و در آنکه یعنی این

۱۵
 و در آنکه یعنی این

۱۶
 و در آنکه یعنی این

۱۷
 و در آنکه یعنی این

۱۸
 و در آنکه یعنی این

۱۹
 و در آنکه یعنی این

مهر حق چشم و برگوش و خرد
گر فدا طو نیست چو انش کند

باب بیست و پنجم در استغفار

<p>چونکه غم بینی تو استغفار کن چون نخواهد عین غم شادی شود از پدر آموز کا و دم در گناه چون بدید آن عالم اسرار را کوه را که کن باستغفار خوش او غلی توئی عبادی یافتی از دیگران هستی صراط المستقیم روی در دیوار کن تنها نشین</p>	<p>غم بامر خالق آمد کا کن عین بند پای آزادی شود خوش فردا آمد بسوی پاک برد و پااستاد استغفار را جامم مغفوران بگیرد خوش کنش او غلی فی جنست دریافتی دست تو گرفت و بردت تا نعیم وز وجود خویش هم خلوت بین</p>
--	--

باب بیست و ششم در خلوت

<p>فقر چه بگزید هر کو عاقبت ظلمت چه به که ظلمت های خلق حال چون جلوه است آن رباع و جلوه بنید شاه و غیر شاه نیز هست بسیار اهل حال از صوفیان آنکه در خلوت نظر بر و خلوت</p>	<p>ز آنکه در خلوت صفای می بست سربزد آنکس که گیرد با می خلق وان مقام آن خلوت آمد با عرس وقت خلوت نیست جز نشاء عزیز نادر است اهل مقام اندر میان آخر آنرا هم زیار آموخت</p>
--	--

له فدا از پدر یعنی از آقا و اولاد
که بدست دعا کن بیاورد که
مغفرت حاصل شود این معنی
بشاره است که در دنیا طاعت
و عبادت را با خلوت
و بیخود است
یعنی در جلال مقام آن عالم
بالا تر باشد این مراتب عالم
تصوف خوب میدانند
یعنی دولت خلوت
هم بعضی بدولت غایت
یعنی غایت او تعالی است

<p>گر پیشمیش زبند ه پدوری چونکه بد کردی ترس این مباحث راز بار امیکند حق آشکار چند گاهی ادب پوشاند که تا</p>	<p>تو چربی شرمی از حد می بری زانکه نخست و بر ویا ند خدش چون بخوابد رست تخم بدکار آید آخر زان پشیمانی ترا</p>
<p>حکایت</p>	<p>الان الله اعلم</p>
<p>عهد عمر آن امیر مومنان بانگ زد آن دزد کای میر یار گفت عمر حاش بشد که خدا بار با پوش بدی اظهار فضل تا که این هر دو صفت ظاهر شود او گرم دان این که می ترسانند رو بر ترس و طعنه کم زن بر بدان این رجا خوف در پرده بود</p>	<p>داد دزد می را بجلاد و عوان اولین بارست جرم در گذار بار اول قهر نارد و در حسن باز گیر و از بی اخطا ^{نظاره} بر آید آن پیشگر و داین منبت ^{بسی صفت فضل ۱۲} نذر شود تا بملک امینی نبشاند ^{عدل ۱۳} پیش دام عجز خود او را بدان تا پس پرده چه پرده بود</p>
<p>باب است و نهم در رجا</p>	<p></p>
<p>انبیا گفتند نویدی سبت از چنین محسن نشاید نا امید بعد نویدی بسی امید هست</p>	<p>فضل در حقه های یارب سبت دست در فترت این رحمت زبند او پس ظلمت بس خورشید هست</p>

یعنی بار اول قهر نارد

پیش غلام که سبب گان دزد

جزا و قیامت ۱۲

یعنی

باز بین نگاه و جرم است

عین فضل و گرمی است

و باز پرس و مواضع و محض

عدل است ۱۳

تو ندان که از راه است بگو
که در سودا است از نصرت و از ایمنی
این از حق است تا امید شود از
رحمت خدا

تو ندانیدی را می بینی
پس ندانیدی را در بارگاه و از
دفعی نیست و چون که حاجت به
نصرت است بگو تا نصرت
تو را

کرامت گناه کارانند
تو که می نویسی
پس از وی را بگو که هیچ مال
از حق است بگو تا امید شود
و با وجود و شایسته و جفا
بپوسته کسی که چرا از دست

<p>هین چرخشکی که اینجا چشمهاست یا نمیدانی که قهاری خدا گرچه را اینجای ایمان کند تا نباشد هیچ سخن بجز رجا نیست امیدوار از هیچ سو گرچه ما زین ناامیدی در گویم تا امید را خدا گردون ز دست تو گو ما را بدین شده بار نیست نی مشو نو مید و خود را شاگرد کوشی نو میدی مرو امید هست</p>	<p>هین چرا در وی که اینجا قصد دواست که ترا میخواند آنسو که بیب کجروی را مقصد احسان کند تا نباشد هیچ خائن بی رجا و این کرم میگویی م لا تیا مینوا چون صلا ز دوست اندازان بگویم چون گنه مانند طاعت آمدست با کریان کارها دشوار نیست پیش آن فریاد رس فریاد کن سوی تاریکی مرو خورشید هست</p>
---	--

حکایت مطرب پیر چنگ

<p>آن شنیدستی که در عهد عمر بلبل از آواز او بیخوش شدی مجلس و مجمع و شش آرستی مطرب کی کز وی جهان شد پر طرب از نوایش مرغ دل پران شدی چون برآمد روزگار و پیر شد</p>	<p>بود چنگی مطربی با کز و فر یک طرب آواز خوش صد شد وز نوا و اقیامت خاکی رسته ز آوازش خیالات عجب وز صدایش هوش جان حیران شد باز جانش از عجز پیشه گیشد</p>
--	---

گشت آواز لطیف جانفراش
 آن نوای رشک زهره آمده
 چونکه مطرب پیر گشت ضعیف
 گفت عمری مهلترم دادی بهی
 معصیت مرزیده ام هفت سال
 نیست کسب امروزه همان تو ام
 چنگ ابر داشت شد اندر جو
 گفت خواهی از حق ابر شیم بها
 هیچ قلبی پیش او درود نیست
 چنگ نزد بسیار و گریان سهر نها
 خواب بردش مرغ جان از حبست
 گشت آواز از تن سنج جهان
 آن زمان حق بر عمر خالی گماشت
 و عجب افتاد که معهود نیست
 سهر نهاد و خواب بردش خوابید
 آن ندائی حاصل هر بانگ است
 بانگ مد عمرش را کای عمرش

قصه سحرآمیز در میان دوستان که در آن روزی در میان عوالم و غوالم

در میان دوستان که در آن روزی در میان عوالم و غوالم

زشت و زکس نیز زیدی باش
 همچو آوازی خری پیری شده
 شد ز بی کسی زمین یک غریب
 لطفها کردی خدا یا با خسته
 باز نگه فتی ز من روزی نوال
 چنگ بهر تو زخم کان تو ام
 سوی گورستان شرب آه گو
 کوبه نیکوئی پذیرد کتبها
 زمانکه قصدش از خریدن نبود
 چنگ بالین کرد و بر گوری نهاد
 چنگ و چنگه را را پاکر و حبست
 در جهان ساوه و صحرا سی جان
 تا که خویش از خواب نتوانست
 این ز غیب افتادلی مقصودت
 کا مدش از حق نداجانش شنید
 خود ندانست زمین باقی صد است
 بنده ما را حاجت باز خسر

قصه سحرآمیز در میان دوستان که در آن روزی در میان عوالم و غوالم

در میان دوستان که در آن روزی در میان عوالم و غوالم

در میان دوستان که در آن روزی در میان عوالم و غوالم

در میان دوستان که در آن روزی در میان عوالم و غوالم

بنده وارحم خاص و محترم
 ای عمر برجه نسبت المال عام
 پیش او برکامی تو مارا احتیما
 این قدر از بهر ابریشم بها
 پس عمر زمان بهیت آواز جست
 سومی گورستان عمر بخا درو
 گرد گورستان دوانه شد بسی
 گفت این نبود و گر باره و وید
 گفت حق فرمود ما را بنده است
 پیر چنگی کی بود خاص خدا
 بار دیگر گرد گورستان گشت
 چون یقین گشتش که غیر نیست
 آمد و با صدا و آب آسنا نشست
 مر عمر را وید و ماند اندر شگفت
 گفت در باطن خدا یا از تو داد
 چون نظر اندر رخ آن پیر کرد
 پس عمر گفتش مترس از من مردم

سومی گورستان تو رنج کن قدم
 به مقصد دنیا بر کف نه تمام
 این قدر بستان کنون معذور دار
 خرج کن چون خرج خدا اینجا بیا
 تائبان را بهر این خدمت سپست
 در بغل همیان دوان در جستجو
 غیر آن پیرا وید آسجا کسی
 ماند گشت و غیر آن پیرا وید
 صافی و شایسته و فخرده است
 جذا ای بر پنهان جذا
 بهچو آن شیرینکاری گرد گشت
 گفت و ظلمت دل روشن نیست
 بر عمر عطسه فتاد و پیر جست
 عمر رفتن کرد و لرزیدن گرفت
 محتب بر پیر چنگی او فتاد
 وید او را شرمسار و روی زرد
 اکت بشارت به از حق آورده ام

له قد پیش او بری
 به مقصد دنیا را پیش آن مطرب
 پیر و یگو که تو مقبول خدا شدی
 و این مقدر از راهت چنان کردی
 خود بگر ۱۲
 ۸۸ تو گفت
 یعنی با مردم صاحب باطن که
 در باطن است و نیست و زنت
 باشد ۱۲

چندیزوان مدحت خوی تو کرد
پیش من بنشین و مهوری مساز
حق سلامت یکند میسر دست
نیک خوانم چند بر شمشیر
نیکو زان گشت چون این شنید
بانگ میزد کای خدا کی نظیر
چون بسی گریست از حد رفت
گفت ای بوده حجابم از الله
ای بخورده خون من بهشت اول
ای خدای با عطا می با وفا

الحمد لله

تا عمر را عاشق روی تو کرد
تا گوشت گویم از اقبال راز
چونی از رنج و غمان سجدت
خرج کن این را و باز اینجا بیا
دست می نهانید و بر خود می پدید
بسکه از شرم آب شد بچاره پیر
جنگ از دبر زمین و خورده کرد
ای مرا توره زن از شا هراه
ای ز تور ویم سپهر کمال
رحم کن بر عمر رفت در جفا

و

باب سی ام در صبر و حلم

که نیم کوهر صبر و حلم داد
خفت گاه ایمنه گاه ۱۲
صبر از ایمان بیاید بر کله
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد
یوسف حسنی و این عالم چه چاه
یوسف اندر سن و زن دوست
مکر شیطانست تعجیل و فتاب

کوه را کی در باید تند باد
چلیست لا صبر فلما ایمان له
هر که رانید و صبور در نهاد
وین رسن صبرست بر امر اله
از رسن غافل مشو مگر شدت
لطف رحمانست صبر اجتناب

این توکل است ای پستی
عجب جنگ و خطا که نیست
که تو مرا این از صفت الهی بود
درین مقام سال بسبب تو
بماند حال من پاک خند ۱۲
که آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم
در باب او ارشاد فرمودند که هر
کسی که صبر ندارد ایمان ندارد ۱۲

نام شہریت کو دران
نقاشان بسیارند

۲۷ قلم مبرش گشت اندک

ی خود پس می فریاند که باید دید
که چون شیرد فلفل و خون صبر کرد
ایزد تعالی اود را باعث زنده گی بجای
شیر خورده گردانید

مفتون كرمي كه ريزد قناري در قناري
قوله بياستهاي شاه است

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گفت حق ایوب را در مکرمست
 بنی بصر خود مکن چندین نظر
 صبر کردن جان تسبیحات است
 هیچ شیخی ندارد آن درج ^{المنه} ^{الجهنم}
 صبر همچون پل مرط آنسو بهشت
 تاز لا لا میگری می وصل نیست
 تو چه دانی ذوق صبری شیخی
 هفت سال ایوب با صبر و رضا
 از وفا و وصلت و علم و حیا
 صبر به باشب منور دارش
 صبر شیر اندر میان فرشت خون
 صبر جمله انبیاء با منکر ^{کریم} آن
 هر که را بینی یکجایم دست
 هر که را بینی بر منهنه بے نوا
 باشیاستهائی جاہل صبر کن
 صبر با نابل اهلان رحلت
 آتش نمرود ابراهیم ^ع را

من بهر مویست صبری و اوست
 صبر دیدی صبر و اوست را اگر
 صبر کن کاست بخت و دست
 صبر کن ایضاً مفتاح الفرج
 هست با هر خوب یک دلاویز
 زانکه لا را و شا به فصل نیست
 خاصه صبر بهر آن نقش چکل
 در بلا خوش بود با ضیف خدا
 بود چون شمشیر اوبابلا
 صبر گل با خارا و فرزندش
 کرد و او را نوحش ابن اللبون
 کرد و شان خاص حق و صاحبقران
 و آن که او از اصبه و حبست
 هست بر صبری او آن گوا
 خوش مدار کن بعقل من لدن
 صبر صافی میکتد بهر جا بویست
 صفوت آینه آمد و حبلما

جو کفر و نوجوان مصبر نوح
گر سخن خواهی که گوی چون شکر
صبر باشد نه تنها زیر کان
هر که صبر آورد گردون برود
پروهای دیدار و روی صبر
صبر را با حق قرین کن ای فلان
صد نهان کیما حق آفرید
چون که رنج صبر نبود ترا
جند آن شرط و شادان آن جزا
چون قلا و وزی صبرت بر شود
مصطفی بن چون که صبرش شد برا
عاقبت جوینده یابنده بود
رزق آید پیش هر که صبرست
تیغ حلم از تیغ آهنین ستر
این تانی خبر تو از رحمان بود

صبر

نوح را شد صیقل مرآت روح
صبر کن از حرص و این خلوا فخور
هست خلوا آرزوی کو دوکان
هر که خلوا خورد و او پست ترود
هم بسوزد هم بسازد شرح صد
آخر و اعصاب اگر که بخوان
کیما می بچو صبر آدم ندید
شرط نبود پس فرو ناید جزا
آن جزای و لنواز جان فزا
جان با وج عرش و کرسی برود
بر کشاندش بباله طباق
که فرج از صبر ز اینده بود
رنج کوششها بصبر تبیست
بل ز صد کفر طغیان ستر
وان شباب از هر ز شیطان بود

صبر

حکایت

چیت درستی ز جمله صبر تر

گفت عیسی رایکی همیار صبر

صبر را علی حاصل می شود و در دنیا و آخرت

صبر را علی حاصل می شود و در دنیا و آخرت

صبر را علی حاصل می شود و در دنیا و آخرت

صبر را علی حاصل می شود و در دنیا و آخرت

بجز خداوندی که نیست نفس در
بود شکر برود و گاه که واجب

شکر از شکر یعنی شکر
از کاین است که عبارت
منقول است از کلام حق این

شکر خدا باید کرد چه در حق چه در
نیز که در حق و در حق و در حق

ازین که در حق و در حق
شکر از شکر عبارت است که

و بسبب اینست که گفته اند
خدا را نماند و طاعت کرد

که بجهت روزی قناعت کرد

گفت ای جان معب تر خشم خدا	که از آن دو رخ همیله زد چو ما
گفت از خشم خدا چه بود امان	گفت ترک خشم خویش اندر ز ما
تبیخ حکم گردن چشم ز روت	خشم حق برین همه رحمت شد
صبر آورد از زورانی شتاب	صبر کن و الله اعلم بالصواب
شکر میکنی مر خدا را در نفس	نیز میکنی شکر و ذکر خواهی هم

باب سی و یکم در شکر

شکر نعم واجب آمد در خود	ورنه بکشايد در خشم ابد
شکر کن مر شکران را بنده باش	پیش ایشان مرده شو افکنده باش
شکر یزدان طوق هر گردن بود	نی جدال و روتش گردن بود
اگر ترش رو گردن آمد شکر و بس	پس چه سر که شکر گوی نیست کس
شکر جان نعمت و نعمت چو پوست	زانکه شکر آرد ترا تا کوی دوست
نعمت آرد غفلت و شکر انتباه	صید نعمت کن بلام شکر شاه
گم شد از بی شکر خوبی و هنر	که در هر گز نه بیند زان اثر
شکر کن ای مرد درویش از قصو	که ز فرعون رهیدی و ز کفو
شکر کن مظلومی و ظالم نه	ایمن از سرعونی و مهر فتنه
شکر گویم دوست را در خیر و شر	زانکه هست اندر قضا از بدتر
چونکه قسام است کفر آمد گله	صبر باید صبر مفتاح الصلّه

این بیت از دیوانه ای است

بعضی اضطراب و نگرانی

۱۳۰۰

مانی ۱۲
 تو در آن توکل
 توکل شل خفته ای با توکل
 وضعت موکل ایام توکل
 که در وقت آن خفته است
 و ایام توکل ایام توکل
 نشان مبدع گردید
 زیبا بنیل شکست خنده
 و ایام توکل ۱۲

الحمد لله رب العالمین
 و صلی الله علیه و آله
 و سلم

در توبه جان پنداشت خون آشام بود
 گفت اخلق عیال لایزال
 مرغ و ماهی مر و راجع شد
 در غم ما اندک مسامت تو صبر
 اندرین پستی چه جبر پدید
 رزق تو بر تو ز تو عاشق سیت
 که ز بصیرت و انانی فضول
 خوشیش چون عاشقان بر تو زدی
 هست عاشق رزق هم بر رزق
 و رتوبت تابی دهد در دست
 پیش تو آید و وان از عشق تو
 تواز و آن رزق خواه و مان مجبور
 هم تو اندک ز رحمت مان دهد
 مستی از وی جو مجبور از ننگ و خمر
 نصرت از وی خواه فی از غم و خال
 هین که خواهی دران دم خواندن

کسب جز نامی مدان ای نامدار
 حیل کرد انسان چیست نام بود
 مایع مال حضرتیم و شیر خواه
 آهنگی را کش خدا حافظ بود
 مایه هیو بی باد شیر افشان ابر
 فی السماء رزقکم ننشیده
 هین تو کل کن ملرزان با دوست
 عاشقت و میندا و مول مل
 اگر ترا صبری نبی رزق آمدی
 آنچه نماند که عاشقی بر رزق نزار
 و رتوبت تابی بیاید بر درت
 گزین خواهی و رنخواهی رزق تو
 و حیات عشق خواه و جان مجبور
 آنکه او از آسمان باران دهد
 رزق از وی جو مجبور از زید و عمر
 منع می ز خواه فی از گنج و مال
 عاقبت زینها بخوایی مانند

چهار جز وی مدان ای با عیار
 آنکه جان پنداشت خون آشام بود
 گفت اخلق عیال لایزال
 مرغ و ماهی مر و راجع شد
 در غم ما اندک مسامت تو صبر
 اندرین پستی چه جبر پدید
 رزق تو بر تو ز تو عاشق سیت
 که ز بصیرت و انانی فضول
 خوشیش چون عاشقان بر تو زدی
 هست عاشق رزق هم بر رزق
 و رتوبت تابی دهد در دست
 پیش تو آید و وان از عشق تو
 تواز و آن رزق خواه و مان مجبور
 هم تو اندک ز رحمت مان دهد
 مستی از وی جو مجبور از ننگ و خمر
 نصرت از وی خواه فی از غم و خال
 هین که خواهی دران دم خواندن

۱۵
 در لفظ ماندن و
 خواندن حرکت فون اول را
 از تقرنات باید است ۱۲

این دم اورا خوان باقی ایمان	آتو باشی وارث ملک جهان
حکایت	
<p>گفت موسی را بوحی دل خدا گفت چه صلت بلوی ذوالکرم گفت چون طفلی پیش والده خود نداند جز که او یار نیست مادرش گریه بر روی زند از کسی یاری نخواهد یار و خاطر تو هم ز مادر خیر و شر غیر من پیشیت چو سنگست کلوخ هست این لیاک نعب حصر را هست لیاک شتتین از بهر حصر که عبادت مرزا آرمیم و بس گفت پیغمبر که جنت از اله در نخواهی ضامنم پس مرزا هین از خواهید و نی از غیر او در نخواهی از و گر هم او دهد</p>	<p>کامی گزیده دوست میدارم ترا موجب آن تا من آن افزون کنم وقت قهرش دست هم بر نمی زده هم از و خمور و هم از او مست هم با در آید و برو می تند او ست جمله شر و خیر را و التناقش نیست جا های دیگر گر عیبی و گر جوان و گر شیخ ولعت دان از پی نفی ریا حصر کرده استمانت را بقصر طمع یاری هم ز تو داریم و بس گر نمیخواهی ز کس چیزی میخواه جنت الفردوس و دیدار خدا آب دریم جو مجو و خشک جو برفش میل سخا هم او نهد</p>

له ای نوزده فروردین
بلاست دیگر ۱۰

کلام قدس این نوی من
کلام چنین بود که نیکو پس
هر کانت خطاب را عطا
بهدل ساخته بغیر مقدم و نه

یا فاده هر کند و ریا دغ گردد
چنانکه در عالم معانی نظر نده
۸۶
در مقدمه این کتاب
سرمتن اینجاست

حصری کند و در او از غفلت
درین عالم معانی است
۱۰
درین عالم معانی
عبد الله بن محمد معانی

حکایت

یک جزیره سبزست اندر جهان
جمله صحرا را چو دوات باشد
شب زان دیش که فردا چه خورم
چون برآید صبح گردد سبز شست
اندر افتد گا و با جمع البقر
باز زلفت و فربه و لیس شود
باز شب اندر تب افتد از فزع
که چو خواهم خورد فردا وقت خود
بپنج نماند شید که چندین سال من
بپنج روزی که نماید روزم
این نفس گاست و آن شست جهان
که چو خواهم کرد مستقبل عجب
سالها خوردمی و نم نماند ز خور
گر جهان را پرور کنون کنند
غم خور و نان غم افزایان مخور
درفتن تدبیر خود را پیش دست

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

کماندرو گاو نیست تنها خوش
تا شود زلفت عجیب و منتحب
گر دو او چون تا مولای غم
تا میان رسته قصیل و گشت
تا شب اول را چو دوات و سب
آن تنش از پیر و قوت پر شود
تا شود لاغر ز خوین منتحب
سالها نیست کار آن بقر
میخورم زین سبزه زار و چین
چسیت این ترس و غم و لیس و زیم
که همی لاغر شود از خوف نان
قوت فردا از کجا سازم طلب
ترک مستقبل کن و ماضی نگر
روزی تو چون نباشد چون کنند
زانکه عاقل غم خور و کدک شکر
گرچه تدبیرت هم از تدبیر است

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

کار آن دارد که حق افروختست
 هر چه کار می آید برای او بکار
 انگار در روشنی ز درویشی هست
 بر دل خود کم نه اندیشه معاش
 ای دویده سوی دکان از پگاه
 چون قضا آید شود تنگ این جهان

آخر آن روید که اول شکست
 چون اسیر دوستی ای دوست
 روز و شب از روزی اندیشی هست
 عیش کم ناید تو بر درگاه باش
 مین بسجدر و بسجور زرق از آله
 از قضا حلوا شود و ریخ و این

و

باب سی و چهارم در رضای بالقضا

گفت اذاجاء القضا ضاق القضا
 اگر شود ذرات عالم چسبید
 چون قضا بایرون کند از چرخ
 حکم تقدیرش چو آید بی قوف
 غیر آنکه در گریزی در قضا
 با قضا هر که شبخون آورد
 اجمعی چون شسته اندر قضا
 این قضا را هم قضا داد علیج
 با قضا پنجه مزنی می تند و تیز
 مرده باید بود پیش حکم حق
 چون قضا آید شود و دانش بچواب

تَحْبُّبُ الْأَبْصَارِ إِذَا جَاءَ الْقَضَا
 با قضا می آسمان چسبید
 عاقلان گردند جمله کور و کر
 عقل چه بود در قضا فدا
 هیچ حیل نه دهن از دومی رها
 سرنگون آید ز خون خود خورد
 میگیزانی ز او و مال را
 عقل خاقان در قضا کج
 تا نگیرد هم قضا با توست تیز
 تا نیابد زخم از رب الفلق
 مه سیه گرد و بجز آفتاب
 خورق

بعضی گویند چنانچه در قضا می آید و

خود

له نوزنگ در روشنی
 نازم که در تنگ در روشنی افتاده
 ای بسبب اینکه خورشید می آید و روشن
 همیشه در غایت روزنه دیده
 می آید که اگر بای قضا در وقت درویش
 چرخ غلبه و اضطراب را بخورد
 به هم از غایت تنگ در روشنی بجات
 یا بسبب
 به توان قضا را بجا
 علامت بیجا که در قضا
 سبب آنکه در قضا
 زینا و قیاس و عقل
 در حکم آن می چنان باشد

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

<p> چرخ گردان را قضاگر کند زیر کی بفروشد و حیرانی بجز داند آنکو نیکبخت و محرمست اکثر اهل البینه بکه اندای پدر زیر کی چون با دگر انگیزست ابلیسی نی کو بسخسگی و دوپوست چون قضا آید فروپشت بصر چشم آدم چون بنور پاک دید اینهمه دانست چون آمد قضا این قضا ابی بود خورشید پوش بر قضا کم نه بهانه ای جوان بل قضا حقت و عهد بند حق گرد خود برگردد و جرم خود بین فعل تو که زاید از جان توست فعل را در غیب صورت می کنند داری که ماند بزوی لیک آن ریخ را باشد سبب بدکردنی </p>	<p> صد عطار در ا قضا بلکه کند زیر کی ز رقت و حیرانی نظر زیر کی ز ابلیس عشق از اوست بهر این گفت سلطان البشر ابلیس شوتا بماند دل درست ابلیسی کو والد و حیران هست تا نداند عقل با پارا بر جان و تنه نامها گشتش بدید دانشش یک نهی شد بروی خطا شیر و اثر را شود و همچو شوش جرم خود را چون نهی بر دیگران مین بباش اخور چو ابلیس خلق جنبش از خود مین و از سایه مین همچو فرزندت بگیر و دانست فعل دزدی را بداری میزند هست تصویر خدا می غیب در آن بد ز فعل خود شناس از بخت </p>
--	---

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

۱۰۰ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۱ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۲ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۳ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۴ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۵ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۶ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۷ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۸ قوت و سبب و اثر
 ۱۰۹ قوت و سبب و اثر
 ۱۱۰ قوت و سبب و اثر

ای از صد پویشین به هر صورت و دفعه شصت و ۱۲

<p>جرم بخود نه که تو خود کاشتی هر چه از تو یاوه گرد از قضا اگر قضا پوشد همه همچون شب اگر قضا صدمه بدار قصه جان کند این قصاصد با گر راهست زند چون قضا خواهد کسی را بفسد در وجودش لرزه بنهد که کن چون قضا آید طبیب ابله شود</p>	<p>در این قصه در این قصه در این قصه در این قصه</p>	<p>باجز اول حق کن استی تو یقین دان که خریدت از بلا هم قضا دست بگیر و عاقبت هم قضا جانت دهد و زبان کند بر سر از چرخ خرد گاهت زند سر می از صد پوستین هم بگذرد فی بجا نه بد شودی ز آتش آن و آن دو ادر نفع هم گر شود</p>
<p>حکایت</p>		
<p>آمد از آفاق یار مهربان کاشنا بودند وقت کودکی یاد و ادش جورا خان و حسد عار نبود شیر از زنا شده در قضا یعقوب چون بنهاد سر در توکل جز که تسلیم تمام شرط تسلیمست فی کای و راز</p>	<p>در این قصه در این قصه در این قصه در این قصه</p>	<p>یوسف صدیق را شد میمان بر سواد آشنائی پیش گفت کان زنجیر بود و ما نیست ما را از قضا حق گله چشم رو شن کرد از بومی سپهر در غم و راحت همه کمر بست و ما سود نبود در ضلالت ترک ساز</p>
<p>باب سی و پنجم در تسلیم</p>		

۱۰۰ شاد و صبح
 ۱۰۱ شاد و صبح
 ۱۰۲ شاد و صبح
 ۱۰۳ شاد و صبح
 ۱۰۴ شاد و صبح
 ۱۰۵ شاد و صبح
 ۱۰۶ شاد و صبح
 ۱۰۷ شاد و صبح
 ۱۰۸ شاد و صبح
 ۱۰۹ شاد و صبح
 ۱۱۰ شاد و صبح

بشویم پیش سر بند تا بماند جانت خندان تا ابد عاشقان جام فسخ انگه کشند من هم پیش تو شمشیر و کفن ای جهانی تو ز دولت خو بهتر آن بدی که تو کنی از شتم جنگ عاشقم بر قهر و بر لطفش سجد گر مرادت را مذاق شکرت ناخوش او خوش بود بر جان من عاشقم بر رخ خویش در خوش بر ستارش خونهای صید لاله چون ز غفو او جگر ختم دوستی چون زربلا چون آفتست	شاد و خندان پیش تنش جان بد همچو جان پاک است با احد که بدست خویش خوبان شاکشند میکشم پیش تو گردن را بزن و انتقام تو ز جان مجبوتر با طرب ترا از سماع و بانگ جنگ ای عجب من عاشق این هر چند بمرادی نه مراد دیگر است جان فدای یار و دل بخان من بهر خوشنودی شاه فرد خوش خون عاشق خست او را حل تو به کرم استمراض اند ختم ز تر خالص در دل آتش خست
--	--

باب سی و هشتم در صبر

وصل پیدا گشت از عین بلا رنج گنج آمد که رحمتها در دست آن بهاران مضمرست اندر خزان رنج غنیمت است حق بی آن آفرید	زان حلاوت شد عبارت ماقلا مغر تازه شد چو بجزاشید پوست در بهارست آن خزان گر زان تا بدین صبد خوشدلی آید پدید
---	--

۱۰۰ شاد و صبح
 ۱۰۱ شاد و صبح
 ۱۰۲ شاد و صبح
 ۱۰۳ شاد و صبح
 ۱۰۴ شاد و صبح
 ۱۰۵ شاد و صبح
 ۱۰۶ شاد و صبح
 ۱۰۷ شاد و صبح
 ۱۰۸ شاد و صبح
 ۱۰۹ شاد و صبح
 ۱۱۰ شاد و صبح
 ۱۱۱ شاد و صبح
 ۱۱۲ شاد و صبح
 ۱۱۳ شاد و صبح
 ۱۱۴ شاد و صبح
 ۱۱۵ شاد و صبح
 ۱۱۶ شاد و صبح
 ۱۱۷ شاد و صبح
 ۱۱۸ شاد و صبح
 ۱۱۹ شاد و صبح
 ۱۲۰ شاد و صبح

۱۰۰ شاد و صبح
 ۱۰۱ شاد و صبح
 ۱۰۲ شاد و صبح
 ۱۰۳ شاد و صبح
 ۱۰۴ شاد و صبح
 ۱۰۵ شاد و صبح
 ۱۰۶ شاد و صبح
 ۱۰۷ شاد و صبح
 ۱۰۸ شاد و صبح
 ۱۰۹ شاد و صبح
 ۱۱۰ شاد و صبح
 ۱۱۱ شاد و صبح
 ۱۱۲ شاد و صبح
 ۱۱۳ شاد و صبح
 ۱۱۴ شاد و صبح
 ۱۱۵ شاد و صبح
 ۱۱۶ شاد و صبح
 ۱۱۷ شاد و صبح
 ۱۱۸ شاد و صبح
 ۱۱۹ شاد و صبح
 ۱۲۰ شاد و صبح

۱۰۰ شاد و صبح
 ۱۰۱ شاد و صبح
 ۱۰۲ شاد و صبح
 ۱۰۳ شاد و صبح
 ۱۰۴ شاد و صبح
 ۱۰۵ شاد و صبح
 ۱۰۶ شاد و صبح
 ۱۰۷ شاد و صبح
 ۱۰۸ شاد و صبح
 ۱۰۹ شاد و صبح
 ۱۱۰ شاد و صبح
 ۱۱۱ شاد و صبح
 ۱۱۲ شاد و صبح
 ۱۱۳ شاد و صبح
 ۱۱۴ شاد و صبح
 ۱۱۵ شاد و صبح
 ۱۱۶ شاد و صبح
 ۱۱۷ شاد و صبح
 ۱۱۸ شاد و صبح
 ۱۱۹ شاد و صبح
 ۱۲۰ شاد و صبح

۱۰ نزد چمن
 گریه باست
 این سخن از من است
 ۱۱
 مدح نرفست
 بی کبر و شدت
 بهشت از کرم است
 دیگر در عهد است
 در نفع از شجاعت و
 حاصل از مدح
 ۱۲
 شریف است که بکبر
 در دنیا در صلح و صلح و صلح

نی نشان دوستی شد سرخوشی
 چون گرانها اساس هست
 زان حدیث تلخ میگویم ترا
 حَقِّ الْجَنَّةِ بِكَ كَرَّمَاهَا
 هر که در زندان قرین محنت است
 جز شب غلوت نباشد شاهرا
 هر کجا شمع بلا فسر دهند
 حق تعالی گرم و سرد و ریخ و درد
 خوف جوع و نقص اموال و بدن
 و آدمی ز عین اصد ملک مال
 تو ز تلخی چونکه دل پر خون شو
 در همه عمرش ندید او در دهر
 داد او را جمله ملک اینجهان
 شاد از غم شو که غم و ادم بقا است
 غم کی گنجست ریخ تو چو کان
 کان بلا و نفع بلا های بزرگ
 تابدانی که زیان جسم و مال

در بلا و آفت و محنت کشی
 تلخها هم پیشوای نعمت است
 تا تلخها فسر و شویم ترا
 حَقَّتِ الْكَيْدُ أَنْ مِّنْ شَيْءٍ أَرْتَهَا
 آن جزای القهاسی شهب است
 جز بدر و دل مجو و لخواه را
 صد هزاران جان عاشق میفروشند
 بر تن مای نهید امی شیر مرد
 جمله بهر نقد جان ظاهر شدن
 تا بگرد او دعوی عمر و جلال
 پس تلخها بهمیب و ن شو
 تا نسالد با خدا آن گهر
 تا بخواند مر خدا را در نهان
 اندرین ره سوی بستی از رفقا است
 لیک کی در گیر این در کوکان
 وان زیان منع زیانهای سترگ
 سود و جان باشد را نند از وبال

در دنیا در صلح و صلح و صلح
 خدا بهر دوست خواهد بود
 هر که در دنیا بخیرش نفسانی
 گزیند در دوزخ خواهد بود
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰ درای بی شکست
 ۱۰۱ درای بی شکست
 ۱۰۲ درای بی شکست
 ۱۰۳ درای بی شکست
 ۱۰۴ درای بی شکست
 ۱۰۵ درای بی شکست
 ۱۰۶ درای بی شکست
 ۱۰۷ درای بی شکست
 ۱۰۸ درای بی شکست
 ۱۰۹ درای بی شکست
 ۱۱۰ درای بی شکست

<p> من ترا گلین و گریان زان کنم تلخ گردانم ز غمها خوی تو چون نشان مونسان مغلوبیت در اگر چه خرد و اشک ته شود ای درازا شکست خود بر سرم تو بسین گریختی یا بجاه تا تو انی بنده شو سلطان باش خدمت اکسیر کن سوار تو نیکبختی را چو حق رنج دهد ایک چون رنجی دهد بخت را چون محک آید بلا و بیم جان بهمچو آب نیل آمد این بلا هر که بایان بین ترا و مسعود تر عمر خوش در قرب جان پرورد </p>	<p> ماکت از چشم بدان پنهان کنم تا بگرد چشم بد از روئے تو لیک در شکست مومن شوی تو تیا بید و خسته شود کر شکستن روشنی خواهد شدن تو مرا بین که منم مفتاح راه ز تخمین چون گوی شو چو گان باش جو میکش ای دل از دلداری تو رخت را نزدیک تر و می نه او بر اندازد بفر آن رخت را زان پدید آید شجاع از هر جهان سعاد آیدست بخون بر اشقیای حد ترا و کار کا فزون دید عمر ز اغ از بهر سرگین خور و </p>
<p> قرب بر انواع باشد ای پدر آن نمی بینی که قبر او ییا </p>	<p> مینظر خورشید بر کهسار و دور صد کرانت از دو کار و کیا </p>

باب سی و نهم در قرب

۱۰۰ درای بی شکست
 ۱۰۱ درای بی شکست
 ۱۰۲ درای بی شکست
 ۱۰۳ درای بی شکست
 ۱۰۴ درای بی شکست
 ۱۰۵ درای بی شکست
 ۱۰۶ درای بی شکست
 ۱۰۷ درای بی شکست
 ۱۰۸ درای بی شکست
 ۱۰۹ درای بی شکست
 ۱۱۰ درای بی شکست

کند
 ایستاد
 ایستاد
 ایستاد

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن چرخ و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

قرب و محبت و عشق دارند این کرام
 نیست بر معراج یونس اجتناب
 زانکه قرب حق فرو نیست از
 قرب حق از قید هستی رست
 کی مر او را حصر سلطان
 تو نگذره تیر کت را بعید
 صید نزدیک تو دور انداخته
 و چنین گنجست او بهر تر

باب سی و هشتم در انش

در غم ما روزها بیگانه شد
 روزها گرفت کور و بال نیست
 هر که جز ما نیست زایش سیر شد
 اتصالی بی تکلیف بقیاس
 اتصال که گنج در کلام
 پیش من آواز است آواز خداست
 چونکه با حق متصل گردید جان
 چونکه با معشوق گشت یمنشین
 روزها با سوز با همراه شد
 تو جان ای آنکه چو تو پاک نیست
 هر که بیز و زیست روزش دیر شد
 هست رب الناس اباجان
 گفتش تکلیف باشد والسلام
 عاشق از معشوق عاشاکی جدا
 ذکر آن نیست و ذکر نیست
 رفع کن دلا لگان را بعد ازین

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن چرخ و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن چرخ و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

قریب خلق و رزق بر جمله است عالم
 گفت پیغمبر که معراج مرا
 آن سخن چرخ و آن او نشیب
 قرب نی بالا و پستی رفت
 آنکه چون سگ نعل کمدانی بود
 آنچه هست آن قرب از جبل نورید
 امی کمان و تیر با بر ساخت
 هر که دور اند از تر او دور تر

خوی با و کن امانت های تو
 خوی با و کن که خور آفرید
 رو بخوابی که در آغوش
 آنکه شد نشانش بشا فرخوش
 چون از ان اقبال شیرین شد
 این خبر باز نظر خود نبست
 هر که او اندر نظر موصول شد

ایمن آید از اقول و از غم
 خوابهای بسیار پرورد
 آن به آید که کنی خواب آید
 یافت در مانهای جمله در خوش
 سر شد بر آدمی ملک جهان
 بهر حاضر نیست بهر غایت
 این خبر بایشان و معزول شد

باب سی و نهم در مکاشفه و مشاهد

سر پیش جان مونس مستان بود
 چرخ را در زیر پای آرامی شجاع
 پنهان و سواس بیرون کن ز گوش
 پاک کن و چشم را از موعی عیب
 چشم را در روشنائی خوی کن
 دیده بینا از لقای حق شود
 هر که دید الله را الهیست
 حاصل اندر وصل چون افتاد
 چون شدی بر با همی آسمان

نقل و قوت و قوت سستان بود
 بشنواز فوق فلک باک شمع
 تا گوشت آید از گرد و غبار
 تا به بینی باغ و سروستان غیب
 اگر نه نقاشی نظر آن سوی کن
 حق کجا هم از هر احساق شود
 هر که دید آن بجز او الهیست
 گشت دلال به پیش مرشد
 سهل شد بر جوی زردبان

عنه قدس سره
 معنی هر چه مقصود است پس این
 اخبار پیش از بقدر که در این
 خبر است غالب باشد
 عافیه که حاضر نمی باشد
 عه قدس سره
 مستان بار و دست از قوت
 روح زنده می باشد و قدس
 علامه بلیغی است

کاملان باشد که از دولت
 ۹۰
 عه بخت نظر بر معقول
 علی داشت باش از هلاک
 فلک صانع پاک نیست بگوش
 نورده ۱۲
 عه نور حاصل اندر معنی
 حاجت توسط تا آن است
 که علامه بطلاب زنده ۱۳

غایب را ابری و آبی دیگر است
 باقیان فی نفس من خلق جدید
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آرزای بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید آجیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشید است او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

غیب را ابری و آبی دیگر است
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آرزای بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید آجیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشید است او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

غیب را ابری و آبی دیگر است
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آرزای بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید آجیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشید است او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

غایب را ابری و آبی دیگر است
 باقیان فی نفس من خلق جدید
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آرزای بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید آجیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشید است او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

غایب را ابری و آبی دیگر است
 باقیان فی نفس من خلق جدید
 تا که ریح آید در شام
 اندر آتش آگنی جان وجود
 سر بر و ن کن هم بهین مر آب
 دید آرزای بس علامتهاست نیک
 حیرت باید بدریا و درنگ
 و آنکه دریا دید آجیسر شد
 کی شود پوشیده برو چپ و راست
 خورده حیرت فکر او ذکر را
 و آنکه دریا دید دل دریا کند
 و آنکه دریا دید شد بی اختیار
 و آنکه دریا دید او غیش بود
 که ز جام حق کشید است او شراب
 مست را پر وای است و پامی
 دست ظاهر سایه است و کاس
 آن بریده به ز شمشیر شراب

دیده کون بود و وصلش در زوره
 اندران دستی که نبود آن نقاب
 ساجران واقف از دست خدا
 آتچنان پائی که از دست او
 آتچنان پا در حدید اولعست
 گوش کون بود و سرنای راز او
 ای همه دریا چه خواهی کردیم
 بیچ محتاج می گلگون نه
 ای رخ چون زهره ات شش الضحی
 باد و کاذب خم همی جوشد نهان
 ای مه تابان چه خواهی گرد کرد
 بیج کرناست برفرق سرت
 جوهرت انسان و جرخ او
 بحر علمی در نمی پنهان شده
 ای غلاست عقل تدبیرت هست
 علم جوی از ور قها ای فسوس
 می چه باشد یا سماع و یا جلع

یعنی این چنان رزان از دل بیجا

آتچنان دید که فیه و کور به
 آن شکسته به بساط و قصه
 کی نهند این دست چار و دست
 جان نه پیوند و گرسنه ارا او
 آتچنان پا عاقبت در دست
 برکش از سر که نبود آن نگو
 ای همه هستی چه میجوی عدم
 ترک کن گلگون تو گلگون نه
 ای گدای رنگ تو گلگون نه
 ز اشتیاق روی تو جوشد چنان
 ای که مه پیش رویت روی در
 طوق اعطیناک آوید برت
 جمله فرع و پایه اندامش غرض
 در سرگزن عالمی پنهان شده
 چون چنین خویش را رزان فروش
 ذوق جوی تو ز حلا می فسوس
 تا بجوی زو نشاط و انتفاع

۱۲
 یعنی این چنان رزان از دل بیجا
 یعنی این چنان رزان از دل بیجا

۱۳
 یعنی این چنان رزان از دل بیجا
 یعنی این چنان رزان از دل بیجا

۱۴
 یعنی این چنان رزان از دل بیجا
 یعنی این چنان رزان از دل بیجا

از پیش بخت و تقدیر
 موزن بختی بود
 ای مردار و دغل
 از آردن باغ و بستان
 از قافله زاریست
 ازین دولت بجز
 از بهر ازین بختی
 از قلم و قافه

آفتاب از ذره شد و ام خواه جان بی کیفی شده مجوس کیف جای روح پاک علین بود بجز مخمور را جام طهور در و ده ای ساقی کی رطل گران	زهره از خمره شد جام خواه آفتابی حبس عقد نیست حیث گرم باشکرتش وطن بگیرین بود بهر این خمرخان کور این آب شود خواج را درش مصلبت ماران
---	---

باب چهارم در وجد

این نفس جان و منم ریختست من چه گویم یک گرم هشتا نیست خوشتر آن باشد که ستره لبران چون نغم دم کاش دل تیز شد آنکه او پیشار خود تندست مرد بربازان شراب زود گیر خاصه این باده که از خم نیست آنکه از اصحاب کف از نقل نقل وان زنان مصر جامی خورده اند ساحران هم شکر موسی داشتند جعفر طیار زان می بودست	بوی پیران یوسف یافتست شرح آن یاری که او یار نیست گفته آید در حدیث دیگران شیر بهر آشفته و خوریز شد چون بود چون اوقیح گیر دست در میان راه می افتد چو پیر فی می که مستی آن یاکش نیست سیصد و نه سال گم کرد عقل و ستهارا شکر چه کرده اند و اراد لاری پنداشتند زن گرو میگرد بخود پا دوست
---	--

و شمار نیست که در موقوف
 خودم احتیاج نام ایشان
 نباید که بکدام هم فرضی
 برای ایشان قرار داده
 ذکره ایشان کرده باشند

بهوشیاریست و پیش
 باشد پس اهر گاه که عقلی
 در کشاید دید که درین
 محنت حال بود بهر چه
 در غم غمناک بود

یعنی مردان شراب و شراب
 معنویت است و شراب فانی
 که زنده آن با نیکو نیست
 بی ثبات
 توده آنکه ازین حلقه
 اصحاب کف از نقل نقل
 بهی صد سال است اندک
 و قفسه این بزرگواران در قفسه
 بجای نقد صحت
 بلند حضرت نفی می شود

چو کاه در دوازده
 چو بادستان در چهار
 ازین جدا شد بید
 باز دست بجان چو
 چو از سبک این
 حجت آنجا
 چو از شب گریه

آبِ حُرمتِ بایدت روپست
 رحمت اندر رحمت آید تا بسر
 سخت مست و چو دو آشفته
 عشق جوشد باد و تحقیق را
 چون بجوی تو بتوفیق حق
 چون بیغزاید می تو فسق را
 پر تو ساقی ست کاندز شیرفت
 بی تفکر پیش هر داندازه است
 گر تو اورامی نبینی در نظر
 تن بجان جنبه نمی بینی تو جان
 همچنان که قدر تن از جان بود
 گر بدی جان زنده بی پر تو کنون
 بی تماشا صفتها می خدا
 چون گوارد لقمه بی دیدار او
 زین خرد جا بل همی باید شدن
 هر که بتاید ترا دشنام ده
 ایمنی بگذارد و جای خوبی باش

چون با در خراب شود و در میان چنان نرسد و در

و انچهان خور خمر رحمت مست
 بر یکی رحمت فست و نا ای پسر
 دوش ای جان بر چه بهنفت
 او بود ساقی نهان مست یقین را
 باده آب جان بود ابریت تن
 قوت می بشکند ابریت را
 شیر و بر جوشید و رقصان گشت
 اینکه با جنبه سیده جنبه نه است
 فهم کن آنرا با ظهار اثر
 لیک از جنبیدن تن جان بدان
 قدر جان از پر تو جانمان بود
 هیچ گشتی کافران را میتون
 گر خورم نان در گلو ماندم را
 بی تماشا می گل دگلزار او
 دست در دیوانگی باید زدن
 سود و سرمایه بفلس و ام ره
 بگذر از ناموس و رسوا باشناش

در میان چنان نرسد و در

چون با در خراب شود و در میان چنان نرسد و در

چون با در خراب شود و در میان چنان نرسد و در

چون با در خراب شود و در میان چنان نرسد و در

آن سو دم عقل دور اندیش را
 عقل من محبت و من دیرانه ام
 اوست دیوانه که دیوانه نشد
 ماگر قلاش و گر دیوانه ایم
 بر خط فرمان او سر می نهیم
 بابر دیگر آدم دیوانه وار
 بین بنه بر پایم آن زنجیر را
 غیر آن زنجیر زلف و لب و لبرم
 هر چه غیر شورش و دیوانگیست
 عشق شورانگیز باید مرد را
 تا چنین کاری نیت مرد را
 باز دیوانه شدم من ای طیب
 حلقه های سلسله آن فونون
 زیر هر حلقه فنون دیگر است
 پس فنون باشد جنون این شد
 آن چنان دیوانگی گبست بد
 اندرین محضر خرد باشد ز دست

بعد ازین دیوانه سازم خوش را
 گنج اگر پیدا کنم دیوانه ام
 این عس و اید و در خانه نشد
 مست آن ساقی و آن بجانم
 جان شیرین اگر دکان میدهم
 زور و ايجان زود زنجیری بیا
 که دریدم سلسله تدبیر را
 گرد و صد زنجیر شری بردم
 اندرین ره دوری و بیگاست
 تا صلائی در و صداین در و را
 او چه داند عشق را و در و را
 باز سودائی شدم من امی حبیب
 هر یک حلقه دهد دیگر جنون
 پس مرا هر دم جنون دیگر است
 خاصه در زنجیر آن کثیر اجل
 که همه دیوانگان پندم دهند
 چون قلم اینجا رسیده شکست

له زدن عقل یعنی که نوزید
 بایز بنان دارد ماگر ظاهر کند دیوانه است
 له زدگار دیوان یعنی که دیوانه مرد
 در آن نثار و نقدی ۱۲
 ۱۰۲
 سر دیوانه را غلبت می کنند

[illegible]

جلالی کا نام نہ لے کر دینی
 دراصل ان کا نام نہ لے کر دینی
 اس کا نام نہ لے کر دینی
 کہ وہی نام نہ لے کر دینی
 "دین" "دین" "دین" "دین"
 کہ وہی نام نہ لے کر دینی
 جلالی کا نام نہ لے کر دینی

البس یعنی شیطان یعنی کہ خود را
 از آدم علی السلام بہتر دانست
 و گمانہ فیہ منہ منقولہ کہ دیدم در
 دمراد از حفظ فلان در سخن ثانی
 مردم عوام اندک خواص فافهم
 "دین" "دین" "دین" "دین"
 کہ وہی نام نہ لے کر دینی
 جلالی کا نام نہ لے کر دینی
 اس کا نام نہ لے کر دینی
 کہ وہی نام نہ لے کر دینی
 "دین" "دین" "دین" "دین"
 کہ وہی نام نہ لے کر دینی
 جلالی کا نام نہ لے کر دینی

هست این جملہ خرابی از دوست
 مالد اران فقیست کر زنجیر
 آئینہ خوبی جملہ پیش ہماست
 وان حقارت آئینہ عز و جلال
 اندر استکمال خود و واسطہ
 منتہای کار او سرور شد
 نیست اند جانست امی مغرور جا
 کو گمانی می برد خود را کمال
 تا تو این مجبسی بیرون رود
 وین مرض دلفس ہر مخلوق است
 مرصیدان راحیات اندر نیست
 و ربود در ویش اوبان خویش نیست
 چون بیاید از تو نبود و تا رمو
 عاشقی بر نفی خود خواہ نگہ
 شمس آید سایہ لا کرد و گشت تاب
 نیست گرد و چون کند نوش غم
 چون خدا آید شود جویت خلا

و من و ما سخت کردستی تو دوست
 ہستی اندر نیستی بتوان نمود
 نیستی و نقص ہر حالی کہ خاست
 نقصہا آئینہ وصف کمال
 ہر کہ نقص خویش را دید و شست
 ہر کہ آواز ہستی خود دور شد
 عسلے بد تر ز پنہار کمال
 زان نمی پرد بسوی ذوا کمال
 از دل و از دیدہ ات بہر سخن رود
 عسلے البیس انا خیر ہر نسبت
 بس زیاد تھا در وین نقصہا
 گفت قائل در جهان در حق نیست
 عاشق حقی و حق آنست کو
 صد چو تو فایست پیش آن نظر
 سایہ امی و عاشقی بر آفتاب
 سایہای کو بود جو یامی نور
 ہرچنین جو یامی در گاہ خدا

۱۲ قوت باطل است
 ۱۱ قوت باطل است
 ۱۰ قوت باطل است
 ۹ قوت باطل است
 ۸ قوت باطل است
 ۷ قوت باطل است
 ۶ قوت باطل است
 ۵ قوت باطل است
 ۴ قوت باطل است
 ۳ قوت باطل است
 ۲ قوت باطل است
 ۱ قوت باطل است

گرچه آن وصلت بقا اندر بقا
 بالک آید پیش و چشم هست نیست
 چیت معراج فلک این نیستی
 چون شنیدی شرح بحر نیستی
 چون که اصل کارگاه آن نیستی
 نیستی چون است بالاین سبق
 بهر موهو تو آقبل موت این بود
 غیر مردن هیچ فزوننگ دیگر
 یک عنایت به زصد گون جهاد
 وان عنایت هست موقوف ماست
 تا نگشتند خستران مانها
 فزه سایه عنایت بهتر است
 خرم آنکه عجز و حیرت قوت است
 هم در اول هم در آخر عجز دید
 زندگی در مردن و در محنت است
 چون ز خود رستی همه بران شد
 من غلام آنکه نفروشد وجود

لیک ناول آن بقا اندر بقا
 هستی اندر نیستی و غرض نیست
 عاشقان را نه هستی نیستی
 کوش و اتم تا برین بحر استی
 که خلا و بی نشانست نیست
 بر همه برود در و ایشان سبق
 کز پس مردن غنیمتها رسد
 در نگیرد با خدا ای حیلگر
 جهد را خوفست در کون و فساد
 تجربه کردند این ره را ثنات
 و آنکه پنهانست خورشید جهان
 از هزاران کوشش طاعت بر
 در دو عالم خفته اند رطل دست
 مرده شد دین العجایز راگزید
 آب حیوان در درون خلقت است
 چونکه بنده نیستی سلطان شدی
 جز بدان سلطان با افضال موجود

۱۲ قوت باطل است
 ۱۱ قوت باطل است
 ۱۰ قوت باطل است
 ۹ قوت باطل است
 ۸ قوت باطل است
 ۷ قوت باطل است
 ۶ قوت باطل است
 ۵ قوت باطل است
 ۴ قوت باطل است
 ۳ قوت باطل است
 ۲ قوت باطل است
 ۱ قوت باطل است

و شکسته گشت کشتیبدان ز ستاره
 با دوشتی را بگردا بے نگیند
 منبج وانی آشناکردن بگو
 گفت کلی عیست اسی نخوی فغان
 محومی باید نه سنجو نجیب بدان
 آب دریا مرده را بر بس نوبه
 چون بمرودی تو ز اوصاف بشیر
 خویش را صافی کن از اوصاف خد
 بپیشان را میدد حق هو شها
 پای کوبان دست افشان در شتا
 باز گرد از هست سونیستی
 چه مکن در بخودی خود را بهیاب

لیک خامش کرد آندم از جواب
 گفت کشتیبدان بدان نخوی بلند
 گفت بی اسی خوش جوان خوب رو
 و آنکه کشتی غرق این گردا بهاست
 گر تو محوی بخاطر در آب ران
 و ر بود زنده زور یا کی رهد
 بجز اسرارست نه بد برفیق سر
 تا به بینی ذات پاک صاف خود
 حلقه حلقه حلقها در گوشها
 ناز نازان رینا آجیستنا
 طالب ربی و ز بابا یستی
 زود تر و الله اعلم بالصواب

باب چهل و دوم در صحبت

نار خندان باغ را خندان کنند
 اگر آناری میخیز خندان بجز
 گر تو سنگ خاره و مرمر شوی
 مهر پاکان در میان جان نشا

صحبت مروانت از مردان کند
 تا دهن خند و ز دانه او خیر
 چون بصاحب بدل روی گوهر شوی
 دل مده الا بهر سر دل خمشا

۱۱
 و شکسته گشت کشتیبدان ز ستاره
 با دوشتی را بگردا بے نگیند
 منبج وانی آشناکردن بگو
 گفت کلی عیست اسی نخوی فغان
 محومی باید نه سنجو نجیب بدان
 آب دریا مرده را بر بس نوبه
 چون بمرودی تو ز اوصاف بشیر
 خویش را صافی کن از اوصاف خد
 بپیشان را میدد حق هو شها
 پای کوبان دست افشان در شتا
 باز گرد از هست سونیستی
 چه مکن در بخودی خود را بهیاب
 ۱۲
 لیک خامش کرد آندم از جواب
 گفت کشتیبدان بدان نخوی بلند
 گفت بی اسی خوش جوان خوب رو
 و آنکه کشتی غرق این گردا بهاست
 گر تو محوی بخاطر در آب ران
 و ر بود زنده زور یا کی رهد
 بجز اسرارست نه بد برفیق سر
 تا به بینی ذات پاک صاف خود
 حلقه حلقه حلقها در گوشها
 ناز نازان رینا آجیستنا
 طالب ربی و ز بابا یستی
 زود تر و الله اعلم بالصواب
 ۱۳
 که اگر طالب شخص کامل بود
 چنان کاملی بدست آرد که آن شخص
 برکت از صورت مال او پیدا
 و هویدا باشد ۱۴

دل تزار کوی اہل دل کشد
 ہین غذای دل بدہ از ہمدلی
 مرد جمعی ہمرہ حاجی طلب
 منگد نقشش داند رنگ او
 حق زہر چیز بی جزو جان افید
 پس صلیہ یاران رہ لازم شما
 راہ سنت با جماعت خوش بود
 زانکہ انبوهی و جمع کارون
 یار غالب جو کہ تا غالب شوی
 یار باشد یار را پشت و پناہ
 اتحاد یار با یاران خوشست
 صورت کشش گذاران کن بیخ
 یار شو تا یار بینی بی عدو
 چشمہا را چار کن در اعتبار
 یار چشم تست ای مرد شکا
 رو بگو یار خدا کی را تو زود
 کمز خاکی چونکہ خاکی باریافت

لے بیاب

تن تزار حبس آب و گل کشد
 رو بجا قبال را از مقبلے
 خواہ ہند و خواہ ترک و با عرب
 بنگد اندر عزم و در آہنگ او
 پس نتائج شد ز جمعیت پدید
 ہر کہ باشد گر پیادہ گر سوار
 اسپ با اسپان یقین خوشتر رود
 رہ زنان را بشکست تیر و سنان
 یار مغلوبان مشو ہین امی غوی
 اگر تو نیکو بنگر نمی یارست را
 پای معنی گیر صورت کشست
 تائب بینی زیر او وحدت چونج
 زانکہ بی یاران بمانی بیدو
 یار کن با چشم خود و چشم یار
 از خس و خاشاک اورا پاک و
 چون چسین کردی خدا یار تو بود
 از بہاری صد ہزار انوار یافت

نہ

لے قد صورت الیہ کفری
 از جہر و کفر نفس خود بگذار
 تا تو را وحدت حاصل کنی
 بچشم تو باریافت
 خاشاک کہ مزار و دنیا و نیست
 مستحق و وارث

امر هم شور می بخوان اندر صفت
 چونکه دیران روی خاموش نشین
 یار آئینه است جان را و حزن
 تا نبوشد روی خود را از دست
 چشم را باروی او می دابخت
 گفت پیغمبر که در بحر هموم
 چشم در آفتاب گمان نه بدجو
 یار را با یار چون بنیشت شد
 لوح محفوظت پیشانی یار
 اهل دین را باز دان از اهل کین
 ای امتیازین^{۱۲}
 همنشین اهل معنی باش تا
 همنشین مقبلان چون کمیست
 سویی این مرغابیان را و در چید
 حاصل این آمد که یار جمع باش
 همی را جو کز و یابی مدد
 لیک هر گاه را همراه بدان
 هست سنت و جماعت هر بنیق
 یعنی عمل خیرش را و باد^{۱۳} مثلش^{۱۴}

سہ قولہ ارحم یعنی ابن آدم و اس کا مصنف محمد بن عبدالمکین کی کہ انسان را در کار خود از کاران مشہور است کہ درین برتر است

یار را باش و مکن از یار افت
اندر آن حلقه مکن خود را گنبد
برخ آینه ای جان دم زن
دم فرو خوردن بباید هر دم
گردن گنبد از زرا و جفت و گفست
در دلالت دان تو یاران را بنجم
لنق تشویش نظر باشد گلو
صد هزاران ستر دل بسته شد
راز گویش منساید آشکار
همنشین حق بجو با و نشین
هم عطا یابی و هم باشی فای
چون نظرشان کمیابی خود گفست
تا ترا در آب حیوانی کشند
هچو بنگر از جبر برای تراش
همدل و هم در دو جوان احد
غافلان خفته را آگه بدان
بی ره و بی یار هستی مضیق

علاؤ الدین گشت پیروز قاضی داد
بیت فرید تواری کا بعد
بہرہ اوقاف میں ایک چار
صاحب بن شل سا کا کھنڈ
خان حبیب آباد

اینده
 و بهشتین بندگان
 شکر سپاست
 ای کاه داری می نیست که
 بهینگر اندر می نیست که
 بهینگر اندر می نیست که
 بهینگر اندر می نیست که

تیسرا باب

یعنی انسان را فرمودست که صحبت بقیلان اختیار کند و در جمع اهل دل باشد و گویم اهل بیهم نرسد چنانکه بگویم خود از سنگ یاری نمی تراشد همچنان تو نیز ز غنی راهبر است باز میفرماید که اگر او را صاحب خود کنی که او ذات تو را نخواهد شد ۱۳

<p> هر خری که ز کاروان تنهار و د مر ترا میگوید آن خر خوش شنو راه دین زان رو پرازشور و شتر دیو گر گشت و تو همچون یوسفی گفت اطفال منند این اولیا از برای استخوان خوار و تسیم بان و بان این لوق پوشان منند سایه شامان طلب هر دم شتاب گرگ اغلب انگهی گیسو بود هر بنی خود اندرین راه درست ناریان مرثاریان راجا و بند جان بامان جاذب قطبی شده هست موسی پیش قطبی ز بیم آن یکی را محبت اختیار خار ای نغان از یاراجنس ای نغان جان جلیس اندر گشت آن نیکوخت بند و یکم درو شندل شوی </p>	<p> بروی آن راه از تعب نه تو شود گریه خر پنجسین تنها مرد که نه راه هرخت گوهست و امن یعقوب گذار ای صفی در غریبی فردا ز کار و کی لیک اندر سیم یار و ندیم صد هزار اندر هزار و یک تنند تاشوی زان سایه بهتر آفتاب گزیده شیتک بنجو و تنها بود معجزه به نمود و همراهان محبت نوریان مرثاریان راطا لبند جان موسی جاذب سبطی شده هست بامان پیش سبطی بس جیم لاجرم شد پهلوی فخر رجار هم نشین نیک جوید ای مهان که به پهلوی سعیدی بر درخت به که برفرق سر شامان روی </p>
--	--

له و زار دین را نمی راه
 شربت را دین بهمت دشوار بماند
 اندک هر بنی دل دین بهمت حاصل
 کردن آن نمی تواند
 له یعنی دلف ایروک
 تن باشد و در باطن صندل
 اندر هزار
 له و زار که اغلب به
 گویند که فقر گرگ
 می خورد و حالت تنهایی ندارد
 سورت قوامی چنین که
 سوره محبت بیدار دلان و در
 اقتدر و دام خدایان حق تعالی
 آید
 عه بنی که چون بنی
 هزار تن که در او نهان
 و بیانش شخص یک بی شکلیک

خاکِ پاکانِ لیسِ و دیو اِشان
 دوستی جاہل شیرین سخن
 جانِ ماجر چشمِ روشن گویت
 گر گریہ تو نماید رو بہ
 جاہل ارباب تو نماید ہلے
 حق ذاتِ پاکِ اللہ القہد
 مارِ بد جانِ ستاند از سلیم
 ہر کہ با دشمن نشیند و زہن
 ہر کجا باشد شہ مارِ بساط
 ہر کجا و بس بود خود ہمنشین
 ہر کجا کہ یوسفی باشد چو ماہ
 گفت معشوقِ بے شق کامِ فتا
 پس کدے شہر زانہا خوشتر
 ہر کہ باشد ہمنشینِ دوست
 دل زہر یاری غذا فی میخورد
 از قہای کہ کسی چسبید بخوری
 چون ستارہ با ستارہ شد قرین

۱۱۰۰

مثلاً

五

بهتر از خام و زرد و گلزارشان
 کم شنوکان هست چون تکریم
 جز غم و حسرت از آن نفر و نیت
 همین کن باور که ناید زو به
 عاقبت زحمت دنداز با هلی
 که بود چه یار بد از یار بد
 یار بد آرد سونا ز جیم
 هست او در بوستان در گون
 هست صحرا اگر بود ^{سخت} الحاق
 فوق گردوست فی زیر زمین
 جنت آن ارچه باشد تعریه
 تو بغربت دیده بس شهرها
 گفت آن شهری که در وی دلست
 هست در گلخن میان بوستان
 دل زهر علمی صفائی می برد
 و ز قرآن هر قرین چیه سزای
 لائق مرد و اثر زاید تقسیم

الحمد لله الذي جعلنا من عباده
الذين هم خير من عباده

ننگ درون کین ۱۱
 ننگ صورت و ننگ دهن
 در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین

از قران مرد وزن زاید بشه	از قران سنگ آهن شد شتر
وز قران خاک بابر انبیا	میو ها و سبزه و ریحا نها
وز قران سبز با آد می	دخوشی و بیغمی خوشتری
وز قران خرمی با جان ما	می فراید خوبی و احسان ما
چونکه گنجی هست در عالم مرج	همچ ویران بر ایدان خالی گنج
قصه هر درویش میکن از گزاف	چون نشان یابی بجد میکن طواف
چون ترا آن چشم باطن بیند	گنج می پسندار اندر هر وجود
اگر ترا باز ست آن دید الهیست	ز هر سنگی یکی سرهنگ بین
تا ز درویشی نیابی تو گھر	کی گهر جوئی ز درویشی دگر
در طلب زن و اما تو هر دوست	اکین طلب در راه نیکو رهبرست

ننگ صورت و ننگ دهن
 در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین

ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین

باب چیل و سوم در طلب	
ننگ و ننگ منقعه شکل بی اب	سوی او می غیر شورامی طلب
این طلب در راه حق است	اکین طلب کاری مبارک جنبشیت
این طلب بفتح مطلوب است	این سپاه نصرت و ریاست
گرچه آلت نیست تومی طلب	نیست آلت حاجت اندر راه
هر که از منی طلب بکار لایه سپهر	یارا و شوی پیش او انداز سر
کز جوار طالبان طالب شوی	و ز ظالم غالبان غالب شوی

ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین
 ننگ در دهن و ننگ بالین

که درین چه سرور و نشاط
 شد که آنوقت این تخلص می‌نشد
 بهمان شصت بود شیطان معاصر
 او بود و این وقت این کس
 خطا بر زمین نمی‌کشید اگر چه
 فعلی عیبت است لکن شیطان
 از دمیداشته
 سه قوردا زین روم حاصل
 آنکه انسان را باید که در علم
 حیات هر قدر که ممکن باشد
 از ذکر و فکر غافل باشد
 که در دنیا بجا می‌آید و نیست
 سه قوردا بک سینه
 چنانکه گویان طالب این
 سخاوت و کرم باشند همچنان
 جوید و بخشند و بخارند
 متعجبان دارند
 سه قوردا پس ازین
 انظار نیست که در دنیا باشد
 قوردا که در سوره و تفسیر
 نیست

<p> کوشش بهیوده بیاختفتگی تا دم آخر می‌فارغ سهاش که عنایت با تو صاحب سر بود من نمیدانم تو میدانی بگو جو محتاج گدایان چون گدا همچو خوبان کاینه جویند صفا روی احسان از گدا پیدا شود بانگ کم‌زن ای محمد بر گدا دم بود بر روی آئینه زیان و آنکه با حقند جو مطلقند در شکم خواران تو صاحب دل بجو فخر با اندر میان تنگ‌هاست کین زمان رضوان و جنت کشا که فتوح است این زمان در فتح باب تا دلت زین چاه تن بیرون شود تا طالب یابی ازین یار و وفا جان مظلومش بر و راغب بود </p>	<p> دولت از دوست این اشتفتگی اندرین ره می‌تراش و می‌خرایش تا دم آخر دم آخر بود جستجوی از و را می‌جستجو بانگ می‌آید که اسی طالب بیا جو و جوید گدایان و ضعیفان روی خوبان زاینه زیبا شود پس ازین فرمود حق در فحش چون گدا آئینه جو دست مان پس گدایان آئینه جو حق اند گر گدایان طامعند و زشت خو در تنگ دریا گهر با سنگ‌هاست الصلا گفتیم یا اهل الترشاد این بیا اسی طالب دولت شتاب جهد کن تا این طلب افزون شود ای که تو طالب نه تو هم بیا حاصل آنکه هر که او طالب بود </p>
---	--

آب را در جوی نبود زان قرار
 تشنه می نالد که ای آب کجاست
 تشنگان گرا آب جویند از جهان
 و مبدم بر آسمان میدار امید
 و مبدم از آسمان می آیدت
 گر ترا آنجاست بر و نبود عجب
 کین طلب در تو گویگان خدا
 منگر اند نقش زشت و خویش
 منگر آنکه تو حقیری یاسین
 چاره آن دل عطای بی نهایت
 بلکه شرط قابلیت داداوست
 قابلی که شرط فعل حق بودی
 گر بگویم شیخ این جید شود
 هر ولی را پنج کشتیدان شتا
 هر که خواهد بمانش نیاید با خدا

که نباشند جوی تشنه و آب خوا
 آب هم نالد که کو آن آب خوا
 آب هم جوید بهالم تشنگان
 در هوا می آسمان رقصان جوید
 آب و آتش رزق می افزایدت
 منگر اندر عجز و بسگر طلب
 و آنکه هر طالب بطلوبی سزا
 بنگر اند عشق و در طلب خویش
 بنگر اندر همت خود ای شریف
 و آوا را قابلیت شرط
 داد مغزو قابلیت هست پو
 هیچ معرومی بهستی نادری
 شنوی هشتاد و نین کاغذ شود
 صحبت این خلق را طوفان شتا
 گوشین اندر حضور اولیا

منشی
 عطا و جوید بهالم تشنگان
 ایندی نظر قابلیت همت
 خود را در همت و همت
 سحر و حجت و فضل و عز
 ۱۱۵
 انظر لکیمی عن النعمان
 ۱۲

از حضور اولیا	باب چهل و چهارم در صفت اولیا
توصلا کی زانکه جزوی نی گلی	از حضور اولیا

از حضور اولیا

اویاراهست قدرت ازآله
کیف یذلل نفس اویاست

سایه یزدان بود بندۀ خدا
طبع ناف آهوست این قوم را
از حدیث اولیا نرم و درشت
گرم گوید سر و گوید خوش بگرم
بغیر از آنکه از محبت دلم گوید
گرم و سرورش نوبهار زندیت
و امین او گیرد و تو بیگمان
اندرین وادی مروی این لیل
گر نه بنیایان بمبندی و شهبان
اختر انداز و امی اختران
سایران در آسمانهای و گر
راستخان و رتاب انوار خدا
هر که باشد طالع اوزان نجوم
خشم مریخی نباشد خشم او
نور غالب امین از نقص و غسق
حق فشان آن نور را بر جانها

از مصنف

ز. محمدحسان

تو باید که

ن

یہ جبرستہ باز آ رہندش زراہ
کو دلیل نور خورشید خداست

مردۀ این عالم وزنده خدا
از برون خون و درون شان مشکها
تن پوشان زانکه دینت پرست
تا ز گرم و سرد بجای از سعیر
مایه صدق و یقین و بندگیست
تا بهی از دامن آتش زمران
لا اُحِبُّ الْاَفْلَکِینَ گو چون خلیل
جمله کوران مرده اندی در جهان
کا حترق و نقص نبود اندران
غیر این هفت آسمان شتهر
نی بهم پیوسته فی از هم جدا
نفس او کفار سوز و در رجوم
منقلب و غالب مغلوب جو
در میان اصبعین نور حق ژ
مقبلان بر دشته و اما آنها

۱۰۰

استاد محترم
دعای خیر و برکت
نیاست و نفع

میں نے جلد ایسا ہی کیا۔

پنجین ذوات اولیا علیہ السلام

ملفوظات امیر اہل سنت
مولانا محمد شفیع صاحب

خشم مرغان
که طالعش مناجات نبوی
نخ از انبیا نفس

دوبہار ۱۱ بجے

دارد و خشم او مخفی

ست یعنی دوشم

مغلوبت یعنی گناہ

باشد و گاهی منقلب

عدد ۱۲

از دل ایام و ...
 این غم و ...
 که در ...
 من ...
 غم ...
 غم ...
 غم ...
 غم ...

قی قوش داردی بسوزن کن
 نیست که آن اسرار را بگویند
 قی قوش داردی بسوزن کن
 نیست که آن اسرار را بگویند
 قی قوش داردی بسوزن کن
 نیست که آن اسرار را بگویند

رومی از غم خدا بر تافت اولاً گوید که ای اجزای لا این خیال و وهم را یکسو کنید جان با قیطان نه رویند و نژاد ای جان با قیطان نه رویند و نژاد جانها سر بر زنند از خمها یک آن گفتن تبو دستور نیست مرده را ز ایشان حیاست و نوا گر خور داور مهر قاتل را عیان طالب مسکین میان تپ دست رفت خواهی اول ابراهیم شد از زیانها سود بر سر آورد در قیام و در تقلب هم رُقود بیخبر ذات الیمین ذات الشمال چیست آن ذات الشمال اشغال در جهان جان جمیع القلوب پیش او مکشوف باشد سر حال سر مخلوقات چه بود پیش او	وان شارب نور را و یافت نغمه اندرون اولیا بین زلای نغمی سر بر زنید ای همه پوشیده در کون و فضا گر بگویم شمس زبان نغمها گوش را ز دیک کن کان دورست بین که اسرافیل و قنند اولیا صاحب دل را زار و آن زیان زانکه صحت یافت و ز پر بیراست و رتوم و دیست در آتش مرو او ز آتش و ز داحمه آورد اولیا اصحاب که گفتند ای عنود میکشد شان بی تکلف در فضا چیست آن ذات الیمین فعل حسن بندگان خاص علام الغیوب در ورون دل در آید چون خیال آنکه واقف گشت بر اسرار
---	---

قی قوش داردی بسوزن کن
 نیست که آن اسرار را بگویند
 قی قوش داردی بسوزن کن
 نیست که آن اسرار را بگویند
 قی قوش داردی بسوزن کن
 نیست که آن اسرار را بگویند

آئینکے برافلاک رفتار میں بود
چشمِ شان را ہم نہ نورِ اسرشتہ اند
چونکہ موصوفی باوصافِ جلیل
گرد آتش بر تو ہم برد و سلام
بر نویس احوالِ پیر راہ دان

بزرگین رفتن چه دشواری بود
تا ز روح و از ملک بگذشته اند
ز آتش امراض بگذر چون خلیل
ای عناصر مرز اجت را غلام
پیرا بگزین و عین راه دان

باب چہل و پنجم در پروش

پیر بالستان و خلکان تیر ماه
 کرده ام محبت جوان را نام سپر
 پیر را بگزین که بی پیر این سفر
 هر که در ره بی قلا و وزی رود
 مبر که تنها با دی این راه برید
 آن ره که بارها تو فرست
 پس ره که ندیدیستی تو هیچ
 گز نباشد سایه او بر تو گول
 اندر آ در سایه آن عافیت
 ظل او اندر زمین چون کوه تا
 در بشیر و پوش که دست آفتاب

بجئے، ادا کرتے اور حق و تقبیح سے قیدِ حال میرزا شہنازؑ

خلق مانند شبنم و پیر ماه
 کوز حق پیرست ناز آیام پیر
 هست بس پرافتخون و خطر
 هر دو روزه راه صد ساله شود
 هم بعون و همست پیران رسید
 بی قلا و دوز اندران آشفته
 بین مروتها ز رهبر پیچ
 پس ترا گشته دار بانگش
 کش نشاند برادره ناقص
 روح او سمرغ بس عالی طوا
 فهم کن والله اعلم بالصواب

۱۱۹
 فتنه عریضه بنام ایران
 بیاد اقلیت را بر گشتی مضایع
 نمود یعنی از اخصائل چه
 بدون هدایت و اعانت
 بفرمودند صورت نبیند ۱۱۹

خود را می دل نام
 کرده اند بر است و رخ
 جوهری و ام اناس کرنا گاه
 بگویند دمی مخصوص با نیایش
 پس قید دل با دمی خوب
 توفیق اگر دمی بیست اگر
 دمی را مطلق اطلاق
 کنند تو هم از عالم
 همی با پیروزان عالم السلام
 لازم می آید لهذا عبارت
 را فی الجمله تغییر داده و می
 دل می گویند ۱۲
 در این کتاب
 اشارت است بآن که در
 که بر بیت آنجا در
 فتح تو نیست
 حق تو که توئی سلطان
 شریف است که شایسته
 زنده کنی ای پادشاه

<p>زنده گرد و از فسون آن عزیز پیر اندر خشت بنیدیش از آن و امن آن نفس کش رخت گیر در تو هر قوت که باشد جذب است با چو میباکان مرو در خشت کله جان ایشان بود در دریای جود از چه محفوظست محفوظ از خطا سوال ۱۱ جواب ۱۲ از خطا و سهو امین آمدی هر چه فرماید بود عین ثواب وحی حق و الله اعلم بالصواب وحی دل گویند آن را صوفیان چون خطابند چو دل آگاه است حق شدت آن دست او را تو گیر پس ز دست آکلان بیرون جوی که یداشته فوق آید بهیم بود پیر حکمت که علمیت و خیر تا ز نور نبی آید پدید</p>	<p>آنکه و ابرص چه باشد مرد عزیز آنچه تو در آینه بسینی عیان هیچ نکشد نفس را جز نفل پیر چون بگیر می سخت آن توفیق هست بی سلاحی تو مرو در معرکه پیر آن شناسند کین عالم نبود بای ایمان ۱۲ لوح محفوظست او را پیشوا مومن از نظیر نور الله شد سینه از طاعت ۱۳ آنکه از حق یابدا و وحی و جواب نه بنو مست و نه ملت و نه خواب از پی رو پوشش عامه در میان وحی دل گیرش که نظر گاه است دست را سپار جز در دست پیر چونکه دست خود بدست او پی دست تو از اهل آن بهیت شود چون پادشاهی دست خود در دست کوبی وقت خویشست ای مرید</p>
---	---

از آن مردم است ۱۱

هر که گیرد پیشه بے اوستاد
 هر که تازد سوی کعبه بی دلیل
 اندر آئینه چه بیند مرد عام
 چشم بنیابهرت از سیّد مصفا
 سایه رهبر بهست از ذکر حق
 غیر پیر اوستاد و سر لشکر باد
 پیر باشد ز دبان آسمان
 آنچه گوید آن فلاطون زبان
 دست پیر از غائبان کوتا نیست
 چون گزیدی پیروز نازل مباحث
 چون گرفت پیروین تسلیم شو
 گر چشتی بشکند تو دم مزین
 آنگه جان ببخشد اگر بکشد رست
 دست حق میراندش زنده کند
 آن پسر را کش خضر برید حلق
 اگر خضر در کشتی را شکست
 آن کسی را کش چنین شایسته کشد

رشخندی شد بشهر و روستا
 همچو آن گریه گشتگان ماند ذلیل
 کبینه پدر اندر خشت خام
 چشمه ریاسد گهر را از حصا
 یک قناعت به که صد لوطی بقی
 پیر گردون فی ولی پیر شاد
 تیر تران از که گرو و از گمان
 هین هوا بگذار و روبرو آ
 دست او جز قبضه الله نیست
 سست فریزنده چو آب گل مباح
 همچو موسی ز چرم خضر رو
 گرچه طفله را کشد تو مگو مکن
 نایست و دست او دست خداست
 زنده چه بود جان پاینده کند
 ستر آنرا در نیاید عام خلق
 صد درتی و شکست خفته هست
 سوی تخت نهتن جای شد

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

حاجیہ ایتھن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

2

مجلس

پیش از این

باید که افاضه و اسقفیه
از دیو و دیو

۱۳۰۱
۳۰
۳۰

و حضرت خضر علیہ السلام مشہور
و باب شکستہ

طفلی و غیره

۱۰ قوت کما یزید
 ۱۱ یزید بن رستم
 ۱۲ یزید بن رستم
 ۱۳ یزید بن رستم
 ۱۴ یزید بن رستم
 ۱۵ یزید بن رستم
 ۱۶ یزید بن رستم
 ۱۷ یزید بن رستم
 ۱۸ یزید بن رستم
 ۱۹ یزید بن رستم
 ۲۰ یزید بن رستم

کار مردان روشنی و گرمیت
 حرف درویشان بدزد و درود
 تو چو موری بهر دانه میروی
 دانه جور دانه اش نمی شود
 هم سلیمان هست اکنون یک ما
 یار با او غار با او درود
 آن سلیمان پیش حله حاضرست
 او عصا تان و او تایش آمدید
 و این او گیر گو دادت عصا
 حلقه کوران کج کار اندرید
 گزیده نامعقول بودی این مزه
 گزیده بنیایان بُدندی و شهبان
 در بدر این شیخ می آر دنیا ز
 گنجهای خاک تا هضم طبق
 شیخ گفت خالق من عاشق
 هشت جنت گرد آرم در نظر
 مثنوی باشم سلامت جوئی

کار دونان حله و بی شرمیت
 تا بخواند بر سینه ز ان فسون
 بین سلیمان جوچه می باشی غوی
 وان سلیمان جوی را هر دو بود
 از بساط دوربینه در عجا
 مهر بر گوشه و جبهت چه سو
 یک غیرت چشم بند و ساحت
 آن عصا از خشم هم بروی زوید
 در نگر کا دم چپا دید از عصا
 دید بان را در میانه آورید
 کی بُدی حاجت بچندین معجزه
 جمله کوران مرده اندی در جهان
 بر فلک صد در بر یک شیخ باز
 عرضه کرده بود پیش شیخ حق
 و بر سجود غیر تو من فاسقم
 و کنم خدمت من از خوف سقر
 زانکه این بهر دو بود حفظ بدن

۱۰ یزید بن رستم
 ۱۱ یزید بن رستم
 ۱۲ یزید بن رستم
 ۱۳ یزید بن رستم
 ۱۴ یزید بن رستم
 ۱۵ یزید بن رستم
 ۱۶ یزید بن رستم
 ۱۷ یزید بن رستم
 ۱۸ یزید بن رستم
 ۱۹ یزید بن رستم
 ۲۰ یزید بن رستم
 ۲۱ یزید بن رستم
 ۲۲ یزید بن رستم
 ۲۳ یزید بن رستم
 ۲۴ یزید بن رستم
 ۲۵ یزید بن رستم
 ۲۶ یزید بن رستم
 ۲۷ یزید بن رستم
 ۲۸ یزید بن رستم
 ۲۹ یزید بن رستم
 ۳۰ یزید بن رستم

زلفت او به زطاعت نزد حق
 هر دمی اورا یکی مسیح خالص
 از حدیث شیخ جمیع رسد
 صورتش بر خاک جهان بر لاسکان
 لاسکانی فی که دروهم آیدت
 بل مکان و لاسکان در حکم او
 ماهیان قصر دریای حلال
 بس محال از حال ایشان حال شد
 شرح این کوته کن رخ زین متاب

پیش کفرش جمله ایامها طاق
به سر تراش نهد صد تاج خاص
تفرقه آرد و دم اهل حد
لا مکانی فوق و هم ساکنان
هر دمی در وی خیالی زایدت
تا بچو در حکم بهشت چار جو
بحرشان آموخته بحسب حال
نخس آنجا رفت و نیکو فال شد
دم مزین و الله اعلم بالصلوب

حکایت

آمد از حق سوی موسی این خطیب
مشرق که دم ز نور ایزدی
گفت سبحانا تو پاکی از زیان
باز فرمودش که در نجوم
گفت یارب نیست نقصانی ترا
گفت آری بنده خاص گرین
هست معذوریش معذورتی

کامی طلوع ماه دید تو جزیب
من چشم رنجور شدم نامدی
ایچر رزمت این کبن لایب بیا
چون نیر سیدی تواز روی
عقل گم شد این سخن را بر کشا
گشت رنجور او منم نیکو بین
هست رنجوریش رنجو رقی من

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

و مجبور بود
گویند ۱۰
یعنی تحقیق و احوال را
و یکین چشم پنهان نمی آید
چون کار اینی علی السلام
با وی علی السلام
فلا شرفی در این ملک نیست
کفر بود لیکن و تحقیق حضرت
چون فعل خوش نام هر مرد
و خوش معلوم شد ۱۲
چنین تا

سخن فصیح طیف کربنزد رسیده باشد ۱۲ بر ثان

۱۰۰

ای جہتی زینت

اینها را در این کتاب
 و اینها را در این کتاب
 و اینها را در این کتاب
 و اینها را در این کتاب
 و اینها را در این کتاب
 و اینها را در این کتاب
 و اینها را در این کتاب
 و اینها را در این کتاب

<p> آنکه جان در روی او خند و چونند آنکه جان بوسه دهد بر پیشم او در شب مهتاب مه را بر سماک سگ و طیفه خود بجای می آورد کار خود کی سیگزار و هر کسی خشن خسته و بر روی آب مصطفی می شکافند شب آن سیاح مرده زنده می کند بانگ سگ هرگز رسد در گوش ما خدمتی میکن بر آنکه کردگار گرد و سینه ابله ترا منکر شوند پیرو پیغمبران شراره سپهر آن خداوندان که ردی کرده اند </p>	<p> از ترش روی خلقش چه گزند کی خور غنیمت از فلک و خشم او از سگان و عو عو ایشان چه باک مه و طیفه خود در بر نمی گزارد آب نگذار و صفا بهر کسی آب صافی میرو و بی خطرات ثرا و مینا بد ز کسب نه بولهب و آن جهود و از خشم سبقت میکنند خاص مایه کو بود خاص الله با قبول در خلقانیت چه کار تلخ کی گردی چو هستی کا قند طعمه خلقان همه با وی شمر گوش با بانگ سگان کی کرده اند </p>
---	---

<p> باب چهل و نهم در محقق و مقلد از مقلد تا محقق فترتهاست منبع گفتار این سوزی بود زانکه تقلید آفت هر نیکو نیست </p>	<p> کین چو داود دست از نیکو دست و آن مقلد کهن آموزی بود که بود تقلید اگر کرده نیست </p>
---	---

۱۰ تندرستان
 ۱۱ راز راه در سخنان
 ۱۲ آگاه می کنند و کلام
 ۱۳ او تاثیر می باشد
 ۱۴ سید متبحر از این فتنی
 ۱۵ حاصل می گردد و کلام
 ۱۶ از این باشد
 ۱۷ تندرستان

ای مقلد تو مجو پیشه بر آن
 پامی استدلایان چوین بود
 مرغ چون بر آب شور می تند
 بلکه تقلید است آن ایمان او
 بس خطر باشد قلد را عظیم
 شیخ نورانی ز راه گد کند
 صد دلیل آر مقلد در بیان
 چونکه گوینده نادر دجان مفر
 میکند گستاخ مردم را براه
 پیش حدیثش گرچه بس با فوید
 اگر چه تقلید است استون جهان
 و هم مخلوقست و مولود آمدست
 ساهبا گر ظن و دود بامی خویش
 گر چه عقلت سویی بالامی پرد
 جهن کن تاست نورانی شوی
 آسمان شوا بر شو باران بهار
 آب اندر ناودان عاقبتیست

که بود منشی ز نور آسمان
 پامی چوین سخت بی تکلیف بود
 ز آب شیرین راندیدست او مد
 رومی ایمان راندیده جان او
 از ره وره زن ز شیطان جرم
 با سخن هم نور را هر که کند
 در زبان او نادر دجج جان
 گفت او را کی بود جان و مهر
 او جان لرزان ترست از برگ کاه
 در حدیثش لرزه هم مضمربود
 هست رسوا هر قلد را امتحان
 حق زاید است اولم یو لیدست
 گنذر در اشتکات بندهای خویش
 مرغ تقلیدت بستی می چرد
 تا حدیثت را شود نورش روی
 ناودان بارشش کند ناید بکا
 آب اندر ابر و دریا فطر تیست

۱۰ تندرستان
 ۱۱ راز راه در سخنان
 ۱۲ آگاه می کنند و کلام
 ۱۳ او تاثیر می باشد
 ۱۴ سید متبحر از این فتنی
 ۱۵ حاصل می گردد و کلام
 ۱۶ از این باشد
 ۱۷ تندرستان
 ۱۸ تندرستان
 ۱۹ تندرستان
 ۲۰ تندرستان
 ۲۱ تندرستان
 ۲۲ تندرستان
 ۲۳ تندرستان
 ۲۴ تندرستان
 ۲۵ تندرستان
 ۲۶ تندرستان
 ۲۷ تندرستان
 ۲۸ تندرستان
 ۲۹ تندرستان
 ۳۰ تندرستان

من الهوى فان البنية
 المادى ١٠
 قوله اربعه قرآن مان كن
 حضرت مودى با مقدار است
 كه نزل حضرت جبريل عليه السلام
 و حى از بطنم مردم همان بود كه
 نعى بد ١٢
 قوله قد معى نفسان
 يعنى اگر ترازوى دى تعالى اداى
 كمال صفايت فرموده است پس
 آنچه در قرآن است ترا خود معلوم خواهد
 شد و در آن ظاهر است پس كراه
 ١٤٨
 قوله قد معى نفسان
 يعنى كه ترازوى دى تعالى اداى
 كمال صفايت فرموده است پس
 آنچه در قرآن است ترا خود معلوم خواهد
 شد و در آن ظاهر است پس كراه
 ١٤٨
 قوله قد معى نفسان
 يعنى كه ترازوى دى تعالى اداى
 كمال صفايت فرموده است پس
 آنچه در قرآن است ترا خود معلوم خواهد
 شد و در آن ظاهر است پس كراه
 ١٤٨

باب چهل و هشتم در مكالمه

خوش بود پنيا مهاي كره گار باد در مردم هوا و آرزوست چون تو در قرآن حق بگو گر بخواهى و نه قرآن پذير و ر پذيرايى و برخوانى قصص گر چه قرآن از لب پيغمبر يعنى قرآن ز قرآن پرسى پس پيش قرآن گشته قربانى و رو غنى كوشد راي كل بگل منطق كز حوى نبود از هوست گر نمايد خواجه را اين دم غلط پس بدان كه بارك ز آسمان آب نيست اين حديث جانفرا	گوز سر تا پاى باشد استوار چون هوا بگذاشتى پيام هست باروان انبيا آسيختى انبيا و اوليا را دیده گير مرغ جانت تنگ آيد و قفص هر كه گويد حق تكلف او كاست و كسى كاش ز دست اندر هوا تا كه عين روح او قرآن شد خواه روغن بوى مكن خواهى تو گل همچو خاكي در هوا و در بياست ز اول و التمجيد بخوان چند خط و حى دله باشد و صدق و بيان يا بيش در چشم قطبى خون نما
--	---

باب چهل و نهم در مدح لفظ و گويائى

آدمى مخفيست در زير زبان زين قبل فرمود و احمد مقال	اين زبان پر دهست بر دگر گاه جان در زبان پنهان بود حسن رجال
--	---

قبول حضرت علي بن ابي طالب
 و بعد از اين نقل از حضرت
 رسول الله صلى الله عليه و آله
 كه در ميان ما و حقيقت
 علم و عقل و ظاهر و باطن ١٢

در ميان ما و حقيقت علم و عقل و ظاهر و باطن ١٢

این دم نطق که جز و جزو هست
 گفت را که فائده نبود مگو
 این سخن شیرست در پستان جان
 بدست سمعت از کسی که خوشتر نیست
 مستمع چون تشنه وجودینه شد
 مستمع چون تازه آید بی ملال
 چونکه نامحرم در آید از دم
 و در آید محرم دور از گزند
 هر چه را خوب و خوش زیبا کنند
 قائل این گفتهها شو گوش دار
 بان دهان آتش دار بر ناری و
 چون زراز و ناز او گوید ز با
 سر چه در چشم و دیده آردست
 چون بگویم تا بر سرش نهان کنم
 رخم انغم گیرم او هر دو گوش
 جوش نطق اذ دل نشان دوست
 دل که دلبر دید که ماند ترش

فائده شد کل و کل خالی پرست
 و ر بود صید اعترافی شکو
 بی کشنده خوش نمی گرد و درون
 گرمی دو جلد معلم از صبیست
 و اعطار مرده بود گوینده شد
 صد زبان گرد گفتن گنگ لال
 پرده در پنهان شود اهل حرم
 برکشایند آن سیران رو بربند
 از برای دیده بینا کنند
 تا که از روز سازمت من گوشوا
 او لا بر جطلب کن محرم
 یا جمیل السیر خواند آسمان
 تا همی پوشیش او پیدا است
 سر بر آرد چون علم کاینک نم
 کامی منع جوش می پوشی پیش
 بستگی نطق از بی الفتیست
 بلیل گل دیده کی ماند خمش

کلام در آن جزو است از اجزا
 باشد پس اگر کلام فایده باشد
 بین کل و خواسته سخن خالی
 از فائده نباشد و در سخن
 میگوید که اگر کسی بداند کلام
 من فائده خواسته باشد اگر چه
 باشد که خوش باشد اگر چه
 و یکدیگر است و صد سخن
 نمیدانند فایده این سخن
 ۱۲۹
 فون گویند و سمعت کلام
 مستمع از جوش و خوش ششم
 و گوش ندانی مستمع می باشد
 ۱۳۰
 که گوید در پنهان آتش نهاده
 شود
 ۱۳۱
 رخم الفی یعنی ما در
 ناک آلودن و حاصل آن
 ذلیل و خوار نمودن باشد

۱۰۰
 بگوشت نذرین که زنده اند و گوشتی
 که من برآید می یا بگوشتی
 ما از جانب من بعضی از آن
 مرده شده اند و بعضی خوابند
 قرنی ۱۰۰

۱۰۱
 بگوشت نذرین که زنده اند و گوشتی
 که من برآید می یا بگوشتی
 ما از جانب من بعضی از آن
 مرده شده اند و بعضی خوابند
 قرنی ۱۰۰

۱۰۲
 بگوشت نذرین که زنده اند و گوشتی
 که من برآید می یا بگوشتی
 ما از جانب من بعضی از آن
 مرده شده اند و بعضی خوابند
 قرنی ۱۰۰

۱۰۳
 بگوشت نذرین که زنده اند و گوشتی
 که من برآید می یا بگوشتی
 ما از جانب من بعضی از آن
 مرده شده اند و بعضی خوابند
 قرنی ۱۰۰

بگیمان که هر زبان پرده هست
 اگر بیانِ نطقِ کاذب نیز هست
 آن شبی که بسیار از چمن
 بوی صدق و بوی کذب گول گیر
 بانگ حیران و شجاعان دلیر
 گردانی یار را از دود و له
 گردانی بوز جان و شناس
 آن دماغی که بران گلشن تند
 این سخنهایی که از عقل گشت
 بوی گل دیدی که آسنا گل نبود
 بوقلا و وزست و رهبر مر ترا
 بینی آن باشد که او بوی برد
 هر که بویش نیست بی بینی بود
 بود و ای چشم باشد نور ساز
 بوی بد مر دیده را تاری کند
 گفت یوسف ابن یعقوب نبی
 بهر این بگفت احمد در عظمت
 ای پند ۱۲

بگوشت نذرین که زنده اند و گوشتی
 که من برآید می یا بگوشتی
 ما از جانب من بعضی از آن
 مرده شده اند و بعضی خوابند
 قرنی ۱۰۰

چون بجنبید پرده سرا و اصل است
 لیک بوا صدق و کذبش محجرت
 آنچنانکه بوی احمد از زمین
 هست پیدا و نفس چون مشک سیر
 هست پیدا چون فن و باه و شیر
 از شام فاسد خود کن گله
 رو و دماغی دست آور و شناس
 چشم یعقوبان هم آور و شناس
 بوی آن گلزار و سر و سبب است
 جوش مل دیدی که آسنا گل نبود
 می برد تا خلد و کوثر مر ترا
 بوی او را جانب کوئی برد
 بوی آن بویت کان دینی بود
 شد بوی دید ه یعقوب باز
 بوی یوسف دیده را تاری کند
 بهر بوا نقوا غل و جدایی
 و اما قره عیسی فی الصلوة

چنگ حکمت چو نکه خوش آواز شد	تاچه در از روض حبت باز شد
دل بپار آمد ز گفت اصواب	آنچنانکه تشنه آراد باب
باب پنجاهم در آفت لسان	
بعد از آن دست تویی گفتار نیست	بعد ازین با گفتگویم کار نیست
نخسته کان حبت ناکه از زبان	همچو تیری وان که حبت آن از کان
وانگر دوازده آن تیر ای پسر	بند باید که وسیله راز سر
عالمی را یک سخن ویران کست	رو بهان خفته را شیران کست
این زمان هم ننگ هم آهش است	و آنچه سجد از زبان چون تشنه است
ای زبان تو بس زیانی مر مرا	چون تویی گویا چه گویم من ترا
ای زبان هم آتش و هم خرمی	چند این آتش تو در خرمن زنی
ورنهان جان از تو افغان میکند	اگر چه هر چه گویش آن میکند
ای زبان هم گنج بی پایان تویی	ای زبان هم رنج بیدرمان تویی
بانگ گفت تو چو دروایشو	از سقر تا خود چه دروایشو
خافند این نوم از خود سر بر	لاجرم گویند عیب همه دیگر
هر کسی کو عیب خود دیدی ز پیش	کی بدی فایغ وی از اصلاح خو
ور خدا خواهد که پوشد عیب بس	کم زند در عیب معیوبان نفس
چون خدا خواهد که بدو کس درد	میلش اندر طعنه پاکان برد

۴۱
 قلم در نهان بپنجه ای زبان
 جان از تو افغان و ناله می کند
 که هر رنج و بلا که بر جان می آید
 بدو کس درانست که گفته اند

زبان مخبر سر بر زمینها بر باد ۱۳

ببینم که گاه خدا را از خود کنان نشانی بود
 و شایسته طاعت پرگار است و ندان
 عیب یا نه و نه می بیند و نشانی بود
 لایق از او برودان و تابین سلطان
 بپوشد و در دین بیست و ششانی بود
 بگوید رسید به ۱۲

تا تو می بینی عجز از ان البشر
 اگر نه زنده بلبسی ای عنید
 هر که را افعال دیو و دود بود و دود
 پیش بنیای برده سرگین خشک
 بفر ای گنده مغز گنده نخ
 باغ احمی بود آشتی ای هیچ کج
 تا فریبی آن شام پاک را
 پیش بنیاشد خموشی نفع تو
 حکم او خود را اگر چه گول ساخت
 دیگر را اگر باز ماند آشتی دهن
 خوشنشین گرفته کرد آن خوب فر
 صد هزاران حکم دارند این گروه
 گفت تو زان رو که حکم نگریت
 حرف حکمت بر زبان نماند گیم
 گفتگوی ظاهر مد چون غبار
 تا بکی عکس خیال لامع
 تا که گفتارت ز حال تو بود

ببینم که گاه خدا را از خود کنان نشانی بود
 و شایسته طاعت پرگار است و ندان
 عیب یا نه و نه می بیند و نشانی بود
 لایق از او برودان و تابین سلطان
 بپوشد و در دین بیست و ششانی بود
 بگوید رسید به ۱۲

د آنکه میراث بلبسی است آن نظر
 بس تبو میراث آن سگچن سید
 با کریانش گمان بد بود
 که بخزین را بجای نانه مشک
 پیش بینی می بری گولی گران
 تا که کالائی بدت یا بدر واج
 آن چرخنده گلشن افلاک را
 بهر این آمد خطاب انصتوا
 خوشنشین را اندکی باید شناخت
 گر بر راهم شرم باید داشتن
 سخت بیدارست و تاراش مبر
 هر یکی علمی از آنهاد چه کوه
 جمله حوالت بجهنم عکس نسبت
 حلهای عاریت دان ای سلیم
 مدتی خاموش کن تو بهوش دار
 جهد کن تا گردی صاحب ماقه
 سیر تو پا پر و بال تو بود

تا تو می بینی عجز از ان البشر
 اگر نه زنده بلبسی ای عنید
 هر که را افعال دیو و دود بود و دود
 پیش بنیای برده سرگین خشک
 بفر ای گنده مغز گنده نخ
 باغ احمی بود آشتی ای هیچ کج
 تا فریبی آن شام پاک را
 پیش بنیاشد خموشی نفع تو
 حکم او خود را اگر چه گول ساخت
 دیگر را اگر باز ماند آشتی دهن
 خوشنشین گرفته کرد آن خوب فر
 صد هزاران حکم دارند این گروه
 گفت تو زان رو که حکم نگریت
 حرف حکمت بر زبان نماند گیم
 گفتگوی ظاهر مد چون غبار
 تا بکی عکس خیال لامع
 تا که گفتارت ز حال تو بود

ببینم که گاه خدا را از خود کنان نشانی بود

ببینم که گاه خدا را از خود کنان نشانی بود

ببینم که گاه خدا را از خود کنان نشانی بود

ببینم که گاه خدا را از خود کنان نشانی بود

صدید گیر و تیر هم با بغیر
از سخن گوی مجوید ارتقا
منصب تعلیم نوع شهوت
گر بفضل ره بهر دی فضول
این سخن در سینه دخل مغز است
چون بیامد در زبان شد خرج مغز
مردم گویند در افکاست ز فیت
چو زار در پرستها آواز است
چند گاهی بی لب بی گوش شو
چند گفتی نظم و نثر و از فاش
ترک معشوقی کن و کن عاشقی
ای که مهری ز شب خاشتری
سبب بماند پیشت بهر تو
هست تعلیم خان امی چشم شوخ
خویش تعلیم کن عشق و نظر
تا کنی مرغی را خیس و سنی
متصل چون شد دولت با آن عدل

نزد

ایک طرف سے خود
اپنی طرف سے

لاجرم بی بهره است از رحم طایفه
 منتظر راه ز گشتن استماع
 هر خیال شهوتی در ره ثبت
 کی فرستادی خدا چندین رسول ^{پای نعلین ۱۲}
 در خموشی مغر جان را صد نماند ^{۱۳}
 خرج کم کن تا با ماند مغر ^{۱۴} لغز
 قشر گشتن چون فزون شد مغر ^{۱۵} رفت
 مغر دور و غن را خود آوازی مجاز ^{بپرده ۱۶}
 و انگهان چون حبیب نوش شو
 خواجه یک روز امتحان کن گناباش
 ای گمان برده که خوب و فالتی
 گفت خود را چند جوئی مشتری
 رفت در سودای ایشان دهر تو
 به پنج نقش گز که در دن بر کلیم
 کان بود چون نقشش فی جرم حجر ^{۱۷}
 خویش را خالی بود خویسکی
 همین بگو به اس را خالی شدن

بالکسر آنه در و گردن غله و نیز خواص را گویند ۱۲

[illegible]

طالع مشهور

له قولنا یعنی غافوش شود
و کلمات بند و خط را به پیوستگی
پندار که لغت زبان کینه که آنها
بیان بفرماید اندر ۱۲

له قولنا که در این حدیث
نیز است که هر که دنیا را ترک کند
دنیا را بپوشد و دنیا را ترک کند
قبل کند ۱۲

له قولنا عاقلان پیش
در دنیا و دنیا را ترک کند
و در دنیا و دنیا را ترک کند
قبل کند ۱۲

له قولنا که در این حدیث
نیز است که هر که دنیا را ترک کند
دنیا را بپوشد و دنیا را ترک کند
قبل کند ۱۲

له قولنا که در این حدیث
نیز است که هر که دنیا را ترک کند
دنیا را بپوشد و دنیا را ترک کند
قبل کند ۱۲

امر قل زمین آمدش ای راستین
انصتوا یعنی که آیت را بلاغ
خامشی سحرست و گفتن همچو جو
از اشارت های دریا سرتاب

باب پنجاه و یکم در مذمت دنیا و اهل آن

ترک دنیا هر که روانه از خوشی
هر که از دیدار بر خور و از شد
این جهان خود جس جاهای شکست
تو مکانی اصل تو در لامکان
سعدین گریست اندر لامکان
گر به بینی میل خود سومی زمین
گر به بینی میل خود سومی سما
عاقلان خود نوحه پایشین کنند
ز ابتدا می کار آخر را بسین
هر چه از وی شاد گردی در جهان
ز آنچه شستی شاد بس شاد شد
از تو هم بچید تو دل بروی منه

بیش آمد پیش او دنیا و بیش
این جهان در پیش او مودار شد
هین روید آتش که صحرای شکست
این دکان بر بند و بخت آن دکان
هفت و پنج از شرش یک خان
نوحه میکنی هیچ نشین از چنین
پیر دولت بر کشا همچون بس
جا اهلان آخر بر سر بسینند
تا نباشی تو پیشیان یوم دین
از فراق آن بیندیش آن زمان
آخر از وی حبت و همچون باو شد
پیش کو بچید تو خود از وی بچ

گفت دنیا لعب و لهو است و شتای
 ای خداور قرآن ۱۲
 خلق اطفالند جز مست خدا
 از لعب بیرون ز رفتی کو دکی
 چشم کو دک همچو خر در آخرت
 هر که آخر بین ترا و مسعود تر
 فضل مردان بر زن حالی است
 مرداندر عاقبت بینی خست
 بنگر آهنا را که آخر نمیده اند
 باد و دیده اول و آخر بین
 احوران باشد که حالی دید لب
 اسی تونده اینجهان محبوب جان
 باز گونه ای اسیر اینجهان
 شسته بندست آنکه تخلص خوانده
 پادشاهی نیست بر ریش خود
 بی مراد تو شور و شیت سپید
 ملک بر هم زن تو آدم وارزود
 خیر بلیقیسیا و ملک بین

بخت

ای ذات خود ۱۲

کو و کید و راست فرماید خدا
 نیست با نغ جز ز هرید از هوا
 بی زکات روح کی باشی زکی
 چشم عاقل در حساب آخرت
 هر که آخر بین ترا و بهوده تر
 زان بود که مرد پایان بین است
 او ز اهل عاقبت چون زن است
 حسرت جانها و رشک دیده اند
 بین مباحش احوار چو ابلیس لعین
 چون بهایم بخیر از باز و پس
 چند گونی خویش را خواججهان
 نام خود کردی امیر اینجهان
 صدر پنداری و بر در مانده
 پادشاهی چون کنی بر نیک و بد
 شرم دار از زایش خود ای کز آید
 تابیا بی همچو او ملک خلود
 بر لب دریای یزدان در بچین

۱۲

بخت کسی که برادر پس را
 کز دست پاکس عاقل

بخت ۱۲
 ۱۳۵
 خود که کیش تو سپید گردد
 از مطلوب خود جدا مانا ۱۲

شاه دژ را سواران بخند
 باد گلان بوقت سحر مهتاب را
 کربان زنده مردم می زور شدند
 در صحن پندش دادند که آن
 زور گرفته را در پیش گرفته آن
 کربان که در حقیقت از قوت مباد
 در شعله پیش نبود مردم خود بدست
 شتر کشته ماند بختی مال دنیا
 که طالب دنیا عمر خود را تلف میکنند
 و در کشت او زنده هیچ نمی ماند
 شاه قورنیت و شش سلیم
 در خیالات افتاد و خود را کلام
 ۱۳۶
 خجالت و اسیر گرفتار است

خواهر انت ساکن ملک سنی
 ارواح ادیبی کرام^{۱۲}
 خواهر انت یا فته ملک خلود
 ملک را بگذر بلقیس از نخست
 ملک را تو ملک غرب و شرق گیر
 ای خنک آفر ازین ملکت بخت
 مملکت گری مانند جادوان
 هیچ دیگر بر چنین هیچ نمند
 مرد باش و خنجره مردان شو
 ساحران مهتاب بنامند زود
 سیم بر ایند زین گون هیچ هیچ
 این جهان جادوست مان تا جرم
 اگر کند کرباس پانصد گز شتاب
 تا ستاد و سیم عمرت اسی ره می
 نیست و شر باشد خیال اندران
 بر خیال صلح شان و جنگ شان
 آن خیالاتی که دایم اولیاست
 انبیا را که عقبه اختیار

بنده
 بنده

از غریب تو تا شوق
 از غریب تو تا شوق

خاندان خواجه

تو بمر واری چه سلطانی کنی
 تو گرفته مملکت کور و کین
 چون مرا بیانی همه ملک آن
 چون نمی ماند تو آنرا برق گیر
 که اجل این ملک را ویران گشت
 امی دست خفته تو آنرا خوابان
 نام دولت بر چنین هیچی منه
 روس خود گیر و سر گردان شو
 پیش باز رگان و زر گیر ند رود
 سیم از کف رفت آن کرباس هیچ
 که از و مهتاب پیو ده خیم
 ساحران از نور مهتاب
 سیم شد کرباس نی کیسه تنه
 تو جهانی بر خیالی بین روان
 و خیال فخر نشان و ننگ شان
 عکس مهر و بان بتان خد است
 جا بلان را کار دنیا اختیار

ز آنکه هر مرغی بسوی جنس خویش
 کافران چون جنس ستمین آیدند
 انبیاء چون جنس علیین آیدند
 بد محالی جست کوه دنیا بجست
 فکر ما در کسب دنیا بار دست
 چیست دنیا از خدا غافل بن
 مال و زر سر را بود همچون کلاه
 آنکه زلف و جگر رعنا بایش
 زرب از جانت پیش ابلهان
 مال را اگر بهر دین باشی جمول
 بین بکایت نوبتی شادی کن
 این جهان زندان و مازندانیان
 مرغ کباب شود باشد سکنش
 مرغ کو اندر قفس زندانیت
 ای که اندر چشمه شورش جات
 ای تو نارسه تا زین فانی رباط
 ای که صبر نیست از دنیا نمی د

اینک بهر پیشانیست از دنیا می دون + صبر چون داری ز هر عالمی بدون

می پر داد و در پس جان پیش پیش
 سجن دنیا را خوش آیدند
 سومی علیتین بجان و دل شدند
 نیک عالی جست کوه عقیقی بجست
 مکر ما در ترک دنیا وار دست
 بی قماش و فقره و فرزند وزن
 کل بود او که کله ساز و پناه
 چون کلاهش رفت خوشتر آیدش
 زرنهار جان بود پیش شهان
 نعم مال اصل بخواندش رسول
 ای تو بسته نوبت آزادی کن
 محقر کن زندان و خود را و ارمان
 او چه داند جامی آب روشنش
 می بخوید رستن از نادانیت
 توجه دانی شرط جیون و فرات
 توجه دانی رجو و سکر و انبساط
 چونت صبرست از خدا ای دوست

۱۰ نام قماش نزدیک
 ۱۱ پیش که در دنیا مقام روح
 ۱۲ سونات کدانی لاشفت ۱۱
 ۱۳ توبه بک نوبتی
 ۱۴ که نوبت خود بهر کس میدهد
 ۱۵ توبه مرغ کباب است
 ۱۶ مرغی که همیشه در آب شود
 ۱۷ سکن داشت باشد او را از
 ۱۸ زرب به پیشانیست
 ۱۹ باشد به پیشانیست
 ۲۰ که اگر همیشه در کج روی دگر ای
 ۲۱ مسرود بوده باشد او را
 ۲۲ کیفیت را در است چه خبر دارد ۱۳

<p>ای که صبرت نیست از ناز و نعیم ای که صبرت نیست از پاک و پلید چونکه صبرت نیست از آب و سیاه اطلس عمت بمقراض شه هور مال تو تن بر فند و ریزان و فنا بر فهازان از شن و لیلیست مال دنیا دام مرغان ضعیف سوی دریا عدم کن زمین آبگیر</p>	<p>ای که صبرت نیست از ناز و نعیم ای که صبرت نیست از پاک و پلید چونکه صبرت نیست از آب و سیاه اطلس عمت بمقراض شه هور مال تو تن بر فند و ریزان و فنا بر فهازان از شن و لیلیست مال دنیا دام مرغان ضعیف سوی دریا عدم کن زمین آبگیر</p>
<p>صبر چون داری ز الله کریم صبر چون داری از ان کت آفرید چون صبر می داری از چشمه آله پاره پاره کرد خیا ط غرور حق خریدارش که الله شتر می که همی در شک یقینی نیست ملک عقبی دام مرغان شریف سحر جوی و ترک این گرد آبگیر</p>	<p>ناله می کردی چو ارباب محفل گفت جانم در فراق گشت خون بر سر منبر تو سندانختی شرقی و غربی ز تو میوه چشند که تر و تازه بمائے تابند بشنو ای غافل کم از جوی سباز</p>
<p>داد ازین شتی گدای بی نیاز</p>	<p>کار ما از خلق شد بر ما دراز</p>

اشاره است بکرمه ان الله
اشتری آتیه و تفریق آن
بالا گرفت
۱۳۸
دینار بکار ماضی است
پس فریاد است از دست
اینکه گدایان خدا ۱۲

تا نسیم از خود و از خلق پاک
چون کفر از کرم مدین خنجر
زان شود هر دو ست آن ساعت
این دم را بیا رانت با تو صد شکر
همین بگو تک روز من پیروز شد
یار تو چون دشمنی پیدا کند
تو از ان افعال او افغان کن
بلکه شکری حق کن و نان بخش کن
از جانش زود بیرون آیدی
رستی از قلاب پساوس و غل
این جهانی خلق با تو در جهان
در شب بدرنگ بس نیکی بود
خلق را با تو چنین بد خوشند
این یقین میدان در آخر حلقه شان
تا بمانی با فغان اندر لحد
تا زمین یاری که بعد از مرگ تو
مهرالمهر مهر خورشید یقین

بر نیاید جان ما از خلق پاک
یکرب الملوک و یو ما اذ پیبر
کبریت تو بود از ره مانع او
وز تو برگردند و بر خصم روند
آنچه فردا خواست شد امر وز شد
حتدر او رشک را سر واکند
خوشتن را اله و نادان کن
که گشتی در جلال او گهن
تا بجوی یار صدق سرمدی
غیر او دیدی عیان پیش از اجل
گر بدانی گنج ز آمد نهان
آب حیوان جفت تاریکی بود
تا ترانا چار و آنسو کنند
خشم گردند و عده تو سرشان
لا تدرنی را فرد خوان از احد
رشته یاری او گرد و سرتو
کینا و مهرت مهر دوست کین

له تدرجون کفر او
اقل است کبریه بوم بیدار
یعنی در مقام کبریه بیدار
بار خود و از خود و غیره
تو در ان شود است
کبریا الی کبریا تو کبریا
الای یعنی در مقام کبریا
تو در ان شود است
عین کبریا کبریا
وینا یعنی در مقام کبریا
یازدی بجای که از سر
گشتی بیک طلب دوست
صادق عالمی که بعد از او برتر
مقصود فایز شوی
تو لا تدرنی یعنی
برگاه و درگاه یک خودت
بمانی آنوقت از ذات پائین
مدعی طلب کن دین آید را
بنوان ریت تا تدرنی فردا
یعنی اسیر از تنهائی بمانی
که در ان تنهائی بمانی
تو لا تدرنی
یعنی بیدار که بعد از
ای بیدار که بعد از
یازدی بیدار که بعد از
نفس که از ذات پاک
بدر دگر ۱۲

که هر که در عشق شریف آمده است
 که هر که در عشق شریف آمده است
 زنده و دوش ببرزخ اعدا و ناله و نوح
 زنده و دوش ببرزخ اعدا و ناله و نوح

خطاب بوسه دل بخیال
 حال تو چون باشد که در این عالم
 مذکور شد پس ایستادگی
 چو نه میداری

ششم رنگ و نیایش
 انسان را از راه است باز میاید
 چنانکه که گفت و رفتن به جوار که
 خفت نبوت آن خفت حاصل شد
 علیه السلام و مکار و فریب
 بود که بپوشید و مکار و فریب
 رسالت قبول کند و مکار و فریب
 ششم

عهد است ویران و ضعیف
 گر خور و سوگند هم باور کن
 چونکه بی سوگند گفتش بی روع
 نفس او میرست و عقل او سیر خوانده
 می ببرد و عرش از مدح شقی
 ناززان آمد عذاب کافران
 این دل چون سنگ اتا چند چند
 فی ترا از روی ظاهر طاحی
 فی ترا شبها مناجات و قیام
 فی ترا حفظ زبان ترا از کس
 فی ترا بر طم توبه پر خروش
 چون ترا زوی تو کن بود و دغا
 خویش را رنجور سازی زار زار
 کاشتهار خلق بند محکمت
 کردی ناموس را صد جلد
 ای بسا کفار را سودا می دین
 بند چنان یک ادا آهن بتر

خوانده

مربوبه

و کز

گفت از فتنه و فاسی انجیف
 بشکند سوگند مرد و کز سخن
 تو میفت از مکر و سوگندش برون
 صد هزاران مصحفش خود خورد و گیم
 بد گمان گرد و ز حدش شقی
 که حجر را نار باشد امتحان
 ز گم تسم و نمی پذیرفت بند
 فی ترا در سر و باطن نیتی
 فی ترا در روز پیر و صیام
 فی نظر کردن بعبرت پیش و پس
 ای دغا کند م نائی جو فروش
 راست چون جوئی ترا زوی جزا
 گر ترا بیرون کنند از اشتها ر
 در ره این اذ بند آهن کی
 ای بسا بسته به بند نا پدید
 بندشان ناموس کبر و ان دین
 بند آهن را کست به پاره تبر

بشت

<p>بند آهمن را توان کردن جدا امی عجب این بند پنهان و گران</p>	<p>بند غیبی را نداند کس دوا عاجز از بکسیر آن آهنگر ^{علاج ۱۲} آن</p>
<p>حکایت</p>	<p>فکشتن ۱۱</p>
<p>آن یکی میگفت در وقت شعیب چند دید از من گناه و جرما حق تعالی گفت در گوش شعیب که بگفتی چند کردم من گناه عکس میگوئی و مقلوب امی سفیه ^{حق ۱۱} چند چندت گیرم و تو بنجیب زنگ تو پر توت امی دیگر یاه بر دلت زنگار بر زنگار ^{خطاب ۱۲} صا چون شعیب آن نکته با او گفت جان او بشنید و حی آسمان گفت یارب دفع من میگوید او گفت ستارم نکویم راز هاش یک نشانش آنکه بگیرم وزا از زکات و از نماز غیب سران</p>	<p>که خدا از من بسی دیدست عیب وز کردم یزدان نمی گیرم را در جواب او فصیح از راه غیب وز کردم نگرفت در جرم آله امی را کرده ره و گرفت تیه در سلاسل مانده پاتاب ^{سفت سفت ۱۲} سر کرد سیاهی درونت راتباه جمع شد تا کورش را سرار با زان دم جان در دل او گل شکفت گفت که گرفت مارا کوشان ^{چهارده ۱۲} وان گرفتن را نشان میگوید او جز نیکی رمز از براب ^{ابتنش ۱۲} اش آنکه طاعت دارد و صوم و عا لیک یک نذر ندارد ذوق جان</p>

این تو گفت تا من

این دعا که من تار

عجب بندگان قدر استم بکار

اوران بیل در سراسر من

گم در باطن او را خود داشته
ام و علامت آن اینست
که آنچه در اشارت زنده بماند
شد ۱۲

لیک یک فتره ندارد چاشنی ^{له}	میکنند طاعات و افعال سنی
چون با سپار و روی مغزنی ^{له}	طاعتش لغزست و معنی لغزنی
مغز باید تا دهنه بشنجر	ذوق باید تا دهد طاعات بر
صورت بجان نباشد جزئیال	دانه به مغز کنی گرد و نهال
اگر همچو خسر در گل باند	چون شعیب این پخته را بر وی بخواند

باب پنجاه و سوم در مذمت اهل نفاق

از پی استیزه آمدنی نیاز ^{له}	آن دشمنان با موافق در نماز
با منافق مومنان در هر دو مات ^{له}	در نماز و روزه و حج و زکات
بر منافق مات اندر آخرت ^{له}	مومنان را بر او باشد عاقبت
زانکه معنی در صورت پرست ^{له}	چند صورت آخرای صورت پرست
احمد و جلال پس کیان برمی ^{له}	اگر بصورت آدمی انسان برمی
صورتش بگذار و در معنی نگر ^{له}	بت پرستی چون بانی در صور
جنت و گشتان و گلستان ^{له}	گرز صورت بگذریلای دوستان
آدمی آلت کوراجان بود ^{له}	چونکه آتش است جو خود آن بود
مردمان اند کشته شهوتند ^{له}	این نه مردانند اینها صورتند
تا اگر دی بت تراش و بت پرست ^{له}	زین قدهای صورت کم باشد مست
تا نمانی همچو گل اندر زمین ^{له}	نان گلست و گوشت کمتر خورازین

له یعنی غیر عبادت اوست
که از ده دل نمی کند و لطف بجاء
اورا حاصل نیست
بنا بر عبارت اول و افعال حسنه
که چون با غافل نیست بخوان
که عبادت از صله کز دیگری
باشد همچو فرست
منافق که با مومنان ظاهر است
نمودی باشد اینها منافق
بهر این است که منافق
از روی اخلاص عبادت
نموده باشد و منافق
که از اینها که منافق
باشد آن بجانب ثانی غافل
می آید

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

از این سخن فاضل را گویند
 دین برای ستم نیست بیست
 از یکی بدیگری میر جعفرین حال
 محبت تا ایمان و عافان است
 که هر که در محبت ایشان نشیند
 غافل گردد ۱۳۰۲

آیه افسون مالک و لها شویم
 آن محک که او نهان دار صفت
 آینه که عیب رو دارد نهان
 آینه نبود منافق باشد او
 اگر نه اران طالبند و یک ملول
 صد کس از گرگین همه گرگین شوند
 یک کسی ناستیع از روی درد
 پند گفتن با جهول خوابناک غافل
 چاک محق و جهل پندیر در فو
 گر چه نامحرم بود صد داعیه
 تو بصد لطیف پندش میدی
 زانیا نامحرم تر و خوش اوج تر
 زانکه کوه و سنگ در کار آمدند
 آینه پنهان و لها که بدشان ما و من
 اگر تو پیغام زنی آرمی و زر
 کامی فلان جا شاهدی میخواند
 و تو پیغام خدا آرمی چه شهید

این نمی بینیم ما کاند بر گویم
 فی محک باشد نه نور مست
 از برای خاطر هر قلمت بان
 اینچنین آینه تا بتوان نجو
 از رسالت باز میداند رسول
 خاصه این تر خبیث ناپسند
 صد کس گوینده را خاموش کند
 تخم افکندن بود در شوره خاک
 تخم حکمت که هوش می پندگو
 پند را از گوش ما نباید و اعیه
 او زینت می گشت پهلوی
 که گهی گرفت دم شان در حجر
 می نشد بد بخت را بکشا و بند
 نعت شان شد بل اشد قسوة
 پیش تو بنهند جمله سیم و سر
 عاشق آمد بر تو او میداند
 کامی بیا سوی خدا ای نیکو

از جهان مرگ سوی برگ رو قصه خون تو کنند و قصه سر	چون بقا ممکن بود فانی بشو نه از برای حمیت دین هوس
بلکه از چسبیدگی برخان و مان خرقه بر ریش خرقه چسبیده سخت	تلخ شان آید شنیدن این بیان چونکه خواهی بر کنی ز دخت بخت
جفته انداز و یقین آن خرز درد خاصه بنجه ریش هر جا خرقه	جفتا آنکس کرد و پیریز کرد بر ریش چسبیده در بزم خرقه
خان مان چون خرقه و این چرخش خان مان چقد ویرانست و بوس	حرص هرگز پیش نماند ریش پیش نشود اوصاف بغداد و حبش

باب پنجاه و چهارم در ص

بدگمانی کردن و حرص آوری هر که دور از محبت حسان بود	کفر با شپش خوان بهتر او که چشمست اگر سلطان بود
حرص تا بنیاست بنید موبو عیب یکدزد و چشم کوراو	عیب خلقان و بگوید کو بگو می نه بنید گر چه هست او عیب جو
بار بار در حرص افتاده حرص تو چون شست اندر جهان	حلق خود را در بریدن داده باز کرده بهر خوردن صد دمان
بگسل آن جنایت که حرصت جد حرص کورت کرد و محرومت کند	یا دکن فی حیدر باجل نماند دیو همچو خویش مر جوست کند

۱۴۵
 آرزو ده و دشمنی می شوند
 احکام خدا و رسول باشد
 حرص و صدرا بگذارد و نظر
 سوسه زدن ابو ایوب که سبب
 حرص و صدرا شدی در گردن
 افتاد و پراک شد

سه قوز حص در مینو
 که در عالم پیری کافان را
 نیز حص نیست مباد چو کجا
 که مومان مگر این امر را
 کی نیست نیست از زیست
 سه قوله دایم را بیست و
 نال و عجز از دل خود در کن
 در دل خود و داده صبر و
 بزرگ ۱۲ قوله و شایر بیست
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰

حرص کور و احمق و نادان کند
 نیست آسان مگر بر جان خزان
 چون ندارد جان جاویدان نیست
 حرص در پیری جهو دان بر امبار
 ریخت و ندانهای سگچان پیر
 این سگان شصت ساله را نگه
 پیر سگ از سخت بستم از پوستین
 عشق شان و حرص شان در فنج و زر
 اینچنین عمری که مایه دوزخست
 اثر دهای هفت سرد و زنج بود
 دایم را بدان بسوزان و اندر
 آن حریصی عاقبت ناید نیست
 هر که را جامه ز عشقش چاک شد
 حرص و شهوت مرد را احوال کند
 هوشتیاری آفتاب و حرص بخ
 مرغ کونا خورده است آب لال
 در میان چوب گوید که مر چوب

ای شقی خدا این حرص را

این شقی

این شقی

مگر برابر احمقان آسان کند
 که ندارند آب جان جاویدان
 جرأت او بر اجل از محققست
 ای شقی نتوان خدایش آن حرص را
 ترک مردم کرد و سرگین گیر شد
 هر دم دندان سگشان تیز تر
 این سگان پیر اطمینان بین
 و مبدم چون نسل سگ بین میشیر
 مرقصا بان غضب را سلخست
 حرص تو دانه ست و دوزخ فنج بود
 باز کن در هاس نوا اینجا نه را
 بد دل و عقل خود خندید نیست
 او ز حرص و جمله عیش پاک شد
 ز استقامت روح را مبدل کند
 هوشتیاری آب این عالم و سخ
 اندر آب شور دارد پیر و بال
 مگر ابا شد چو من حلوا می خوب

این شقی

<p>در جهان نقلی نداند جز خست چون بید زخم بشناسد نوخت تا بدانی قدر اقسیم ^{از کمال} است در شکر خانه ابد شاکر شو زین جهان پاک می گنج ختم در نیاید مکتب در گوش حص چند باشی بندیم و بند ز چند گنج قسمت یک روز تا صدف قانع نشد پرورش</p>	<p>ن دوان</p> <p>کرم گدین در میان آن حد جز بصدغند راهی نتوان خست لاجرم دنیا مقدم آمدست چون از پنجا وارهی آسجاری گوئی آسجا خاک را می خست صد حکایت بشنود بدوش حص بند گسل بکش آزادای سپهر اگر بریزی بحر را در کوزه کوزه چشم حریصان پرشد</p>
---	--

باب پنجاه پنجم در قناعت

<p>از قناعتها تو نام آموختی گنج را تو و انبیا زریختی هر کسی را کی رسد گنج نهفت تو من لاف از غم و رنج روان از قناعت غرق بحر آبین و در ره صیحی هیچکس سلطان نشد دانه از صحرای بی تنه و پر خور</p>	<p>از قناعت کی تو جان افروختی گفت پیغمبر قناعت چیست گنج چون قناعت را پیغمبر گنج گفت این قناعت نیست جز گنج روان سیم که مغروش و هزاران جان بین از قناعت هیچکس بجان نشد ز آنکه مرغی کو بر کب و دانه کرد</p>
--	--

له قوله لا جرم بخند

دنیا ترا برای امت آورد و داد
که عدالت بیاوردی و قناعت
عالم آخرت شباسی و بقصه
خود پی

له قوله قناعت آموختی

و قناعت نام قناعت است
و قناعت را نه می دانی
و این عمل نمودی در دنیا
صبر و قناعت ترا حاصل میشد

<p>جنبه این گریه باید بریزند این همه نمک که اندر سینهاست آن غمناک بچ کن چون داس است حاشا که طمع من از خلق نیست از طمع هرگز نخواهم من فسون</p>	<p>سرود ۱۲ بزرگ درود</p>	<p>وان ز گنج و زر بهمت می جهد از بنجار و گرد با و بود است اینچنین شد و اینچنان و سواس است از قناعت در دل من کمیت این طمع را کرده ام من ننگون</p>
<p>باب پنجاه و هشتم در طمع</p>		
<p>صاف خواهی چشم عقل و سمع را گر ترا زور طمع بود می مال هر که باشد طمع الکن بود پیش چشم او خیال جاه و زر خواهد در عیبت غرق تا بگوش از طمع عیش نه بین عطاشی ورگه گوید سخن چون زیر کان کوز از خلعان طمع دارد بجل</p>		<p>بر در آن تو پرده های طمع را راست کی گفتی ترا ز وصف باطمع کی چشم دل روشن بود همچنان باشد که مو اندر لب خواهد را مالست مالش عیش پوش گشت و لهار اطعمها جاسعی ره نیابد کاله او در دکان من ز تو که گشت هر و شو از سهل</p>
<p>باب پنجاه و نهم در حسد</p>		
<p>وز حسد گیر ترا در ره گلو کوز آدم ننگ دارد از حسد</p>		<p>وز حسد ابلیس را باشد غلو باسعادت جنگ دارد از حسد</p>

الحمد لله رب العالمین

مال عیبها را انسان مای باشد

و کرب مال را در ارضت پیدا کند

و مال غش را در این جهان

و تو که کوز از دغلمان

و در آن دن از دست چنانک

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

و بهر آن که در دین

ای خنک آنکش حمد هم نهیست
 که حمد آلوده باشد خاندان
 آن جسد را پاک کرد الله نیک
 گنج نورست از طلسم خالیکست
 زان حمد دل را سیاهیدها رسد
 خاک بر سر کن حمد را همچو ما
 بلکه از جمله کیسها بدترست
 خوشیشتن بی گوش و بی بینی کند
 و ز حمد خود را ببالا میفرست
 ای بسیار ابل از حمد نا اهل شد
 خویش را افکند در صید ابری
 خود چو بالا بلکه خون پا لا بود
 ایک زمان از هر نی خالی نمید
 که حمد یوسف بگرگان میدهند
 این حمد اندر کین گر گیت رفت
 دشت بر یوسف همیشه خوف و بیم
 این حمد در فعل از گرگان گشت

عقیده برین صعبتر در راه نیست
 این جسد خانه حمد آمد بدان
 اگر جسد خانه حمد آمد و لیک
 ظاهر آیت بیان پاکیکست
 چون کنی بر لب حمد مکر حمد
 خاک شود و آن حق را زیر پا
 خود حمد نقصان و عیب دیگرست
 هر کس که کورا حمد بیست کند
 آن ابو جهل از محمد تنگ داشت
 بوالحکم نامش بود و ابو جهل شد
 آن بابین از تنگ و طار کتری
 از حمد میخواست تا بالا بود
 آن شیاطین خود سوگند نه اند
 یوسفان از مکر آخوان در چهند
 از حمد بر یوسف مصری چشت
 لا جرم زین گرگ یعقوب سلیم
 گرگ ظاهرا هر دو یوسف خود گشت

مملکت غلامت کرد
 حمد خانه خاندان
 مملکت و زنگ جسد
 صد و هشتاد و پنج
 غفلت و غفلت از
 بویست و غفلت از
 کرم و غفلت از
 از حمد ببالا میفرست
 ۱۵۰
 خاندان کینه از حمد
 دماغ نفین الامینه
 که چه بر سر آمد
 که در دوشه و غفلت
 جاد و غفلت از حمد
 حلی و غفلت از حمد
 جسد از غفلت از حمد

هر که را باشد مزاج و طبع سست
 زانکه هر بدبخت خرم من سوخته
 همین کمالی دست آور تا تو هم
 هرگز اویدا و کمال از چپ دست
 در نعیم فانی مال و جسد
 پادشاهان بین که شکر می شد
 مان و بان ترک حد کن باشهان
 از خدا میخواه دفع این جسد
 اگر حسد و چشم بدی بهیچ شک
 پیرطاوست مبین و پامی بین
 که بلغزد کوه از چشم بلان
 احمد چون کوه لغزید از نظر
 در عجب در ماندین لغزش چو هست
 تا بیا آیت و آگاه کرد
 اگر بومی غیری تو در دم لاشد
 کافران بهمنش شیطان آمده
 صد هزاران خوی بد آموخته

او نخواهد چسبید ^{بسر} استه رسته
 می نخواهد ^{بسر} فرود آید
 از کمال و دیگران ^{ناپخته} بنم
 از حسد تو ^{بنا} نیش آید و در وقت
 چون ^{بنا} همی سوزد ^{بنا} عامه از حسد
 از حسد خویشان خود را می کشند
 ورنه ابله می شوی اندر جهان
 تا خدایت و اربان دزین حسد
 سیر و گردش ^{بنا} الگه و اند فلک
 تا که شود ^{بنا} العین بکشاید کسین
 میز ^{بنا} لقونک از ^{بنا} می برخوان بدان
 در میان راه ^{بنا} بی گل ^{بنا} بے مطر
 من نه پندارم که این عالم تهیست
 کان ز چشم بد رسیدت و ز نبرد
 صید چشم و سحره افتاب شد
 جان شان شاگرد شیطانان شده
 دیدهای عقل و دل برد و خسته

موسسه و بای مؤلف بهاسی

نورانی

قرآن شریف
طہ فوار احمد نامی
پیشوا بیکر

میرزا محمد باقر

مجلس شورای اسلامی

کتابخانه ملی افغانستان
کابل

سید انوار حسین

بایستی خود را از دست

151

بالتكبر برأى خوفه على التواضع

چنانچه سواران را

مراد از کلمه

فوان یلکادور

بوده است ۱۲

عقود گریزی

اور نوادہ خالص غذا نہیں

دعوت به دشمنان فاشیستی

170

که بر فضل شیر غوار شیرین نمی داند
 خلعت آن زان در و از وی گدازد
 نمی داند که غور از شیر دوی بشیر
 جدا کرد فضل از شکران سالکان
 که نهات یابی ۱۲

آنکه است که مال دارد و در غایت
 بیست و نه مال و مال بیست و نه
 آن تیرست بیست و نه است بیست و نه
 در حق نشان نه است و نه

که با اشاره بهشت
 ۱۵۲
 که با اشاره بهشت

نیایان نقل کرده که در این
 فی الجمله را جاده نه است ای عزیز

تو را بار ۱۳ شرح
 که تو به جان فدا می کنی
 خوشدل و بیگونی خود را و خوش
 سنج از نهفتن که تو طاق و نوید

شدن از خیر باشد و صاحب
 آشت که با بی شغور و بی اندای
 بیدار نشانی با یک که که که
 حاصل کرده و الا از هر جوی حق
 هیچ فایده تو ابر بود ۱۴

آن حسد که گردن ابلیس زد که سخا و خلق را ملک ابد و ز خودی نیز شیطان گشته اند	کمترین خوشان بهشتی آن حسد زان سگان آموخته صید و حسد و آن بی آدم که عصیان گشته اند
---	---

باب پنجاه و هشتم در عداوت شیطان

<p>بعد از انش با ملک انبیا کن دان که با دیو لعین همیشه تا بدیم سیدت دیو لعین آدمی را این سینه مات کرد چیت آن خس مهر جاده و اباها و آن قبول و سجده خلق از دها در گلویت مانع آب حیات رهنی را برده باشد رهنی سجده افسوسیان را او بجز داند او کان زهر بود و موبش کفر مطلق دان و نو میدی ز خیر کام جستی بر نیاید هیچ کلام تو سجده در صید خلقانی هنوز</p>	<p>طاف جان از شیر شیطان باز کن تا تو تاریک و ملول و تیره جان با با گویت ابلیس بین همچو سینه تلپیس با باباات کرد در گلو ماند خس او سا لها مال ما را آید که در وی زهر است مال خن باشد چو هست ای بی ثبات اگر بر دالت عدد و پر فتنه هر که دید آن مال آتش سجده کرد چونکه برگردد از و آن صاحبش جان دادا که دن برای صید غیر چند هنگامه نمی بر راه عام بیشتر فست و بیگاست روز ۱۲</p>
---	---

چنانچه در صورت لزوم

قال الشيطان ما فعلت الامر
الذي ١٢

له و در آن گریه می نمود و سر
 شیطان عمل کردی و در دوره ای که
 به کبریا ای که در آن عالم بود
 باشد که کرده باشد و در آن
 چیز را که در حق ظاهر باشد و در
 کرده باشد و در حق ظاهر باشد
 حق ظاهر بوده باشد که در
 شیطان و در آن گریه می نمود
 چنانکه در آن عالم بود
 گله بدو غلبه می نمود
 از آن غلبه ای که در آن
 بوسه او میل می کند و در آن
 سلطان تأیید حق است یعنی
 از آن تعالی در دستان خود را
 از آن غلبه شیطان محفوظ
 نمیدارد ۱۳
 اشارت بقدره
 متبذرات است یعنی که در آن

<p> آن گروه با بابت را بوده خدا آن گریه می و این مانند احتی این زمان ما را و ایشان را عیان پس خدا و تنها که آن یاری بود هر که در دنیا خور و تلبیس دیو چونکه ویران کرد چندین عالم او هر که حبت از او شیطان در نماز زانکه این شیطان عدو جان است بانگ شیطان گله بان شقی است </p>	<p> باب پنجاه و نهم روح طاعت آدمی را هست در هر کار دوست ما خلقت الجن و الا انس نخوان ذوق دار و هر کس دعا می ما درین دلیله قاضی که بلی گفتیم آن را از امتحان این نماز و روزه و حج و جهاد این زکوة مال و ترک این حسد </p>	<p> در خطاب انجده و اگر و ه ابا حق خدمت های ما نشناختی در نگر بشناس از محزون بیان پس خواهی که معیاری بود و ز عذوی دوست و تعظیم دیو پس گفت ای برتری منکم هست از قید و عالم وقت راز و اما در فکرت ایمان است بانگ سلطان پاسبان او لیاز </p>	<p> لیک از مقصود این خدمت است جز عبادت نیست مقصود از جهاد لاجرم شکست از و سعادت بهر دعوی استیم و عبله فعل و قول باشد دوست و عیان هم گواهی و انست از اعتقاد هم گواهی دادنت از سر خود </p>
---	--	--	--

فعل و قول اظهار است ضمیر
 بر صلی مسجد آمد هم گواه
 این گواهی چیست اظهار اینان
 فعل قول آمد گواهان ضمیر
 تزکیه باید گواهان را بدان
 به این آورد مایزدان بر و
 چون تومی بینی که نیکی می کنی
 چونکه تقصیر و فساد می میرد
 دست کورانه بجل الله بزن
 چیست جل الله را کردن هوا
 خلق در زندان شسته از هوا
 خشم شعله نار از هواست
 انظر من فی هوا کسبیل
 لا تکتف طوع الهوی مثل الخشیش
 گوش سر بر بند از هزل و دروغ
 هیچ و از روز رغیری بر بند
 سال بگذشت و وقت گشت
 ۱۲ نام

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

هر دو پیدا میکند سر سبز
 کو همی آمد بن ازد و راه
 خواه قول و خواه فعل و غیر آن
 زمین و در باطن تو است لال کبر
 تزکیه اش صدتی که موقوفی بدان
 ما خلقت الانسان الا لعبود
 بر حیات و راحتی بر می زنی
 آن حیات و زوق پنهان می شود
 جز با مرونی یزدانی متن
 کین هوا شد صرصری معاد را
 مرغ را پر بایسته از هواست
 رفته از مستوربان عار از هواست
 من جناب الله سخا کسبیل
 ان ظل العرش اولی من عرش
 تا به بینی شخص جان با فروغ
 میچکس ندرو و تا چیزی نکند
 جز سیاه روی و فعل نشین

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

نسخه خطی کنگره ایران ۱۲

عاشقانت در پیش پرده کرم
 عاشق آن عاشقان غیبش
 که بخوردندت بخت ^{ای} عده جذبه
 وقت صحت با تو یارند و حریف
 وقت در چشم و دندان هیچکس
 پس همان در دو مرض ریاد دوا
 در تمام کار با چندین مکوش
 عاقبت تو رفت خواهی ناتمام
 وان عمارت کردن گور و لوح
 بلکه خود را در صف کوری کنی
 خاک او گردی و مدفون غمش
 گور خانه قبا و کنگره
 از برون بر ظاهرش نقش و نگار
 همچو گور کافران بیرون حلال
 حق نمی گوید چه آوردی مرا
 عمر خود را در چه پایان برده
 گوهر دیده کجا فرسوده

باز

بهر تو نفعه زنان همین دهم
 عاشقان پنجره کم تراش
 سالها زیشان ندیدی حجت
 وقت در دو غم بجز حق کواکب
 دست تو گیر در بجز فایاوس
 چون ایاز آن پوستین کن عتبا
 جز بکاری که بود در دین مکوش
 کار هایت ابرو نان تو خام
 فی بسنگست و بچوب و فی لبد
 در منی او کنه دفن منی
 تا دست یابد مد و ما از دمش
 نبود از اصحاب معنی آن سپهر
 وز درون اندیشه های زار زار
 اندرون قهر خدا عز و جل
 اندرین بهلت که من داو دم ترا
 قوت و قوت در چه فانی کرده
 پنج حس را در کجا پالوده

از

این شعر است که از پندین
 از شورش که از پندین
 از شورش که از پندین
 از شورش که از پندین
 اصل خود را از اموش نموده

عبادت مبرور و تحقیق را گزیند
 در معصیت افتاده اند و از
 گناهای آن توبه نمی کنند آن مری
 در دل آینه جان ناپدید بود
 اندک ترک آنها برایشان پیش
 دشواری نماید در روز جزا
 بیگانه ای در روز جزا
 عبادت مبرور و تحقیق را گزیند
 در معصیت افتاده اند و از
 گناهای آن توبه نمی کنند آن مری
 در دل آینه جان ناپدید بود
 اندک ترک آنها برایشان پیش
 دشواری نماید در روز جزا
 بیگانه ای در روز جزا

چشم گوش و بوش و گوهرهای عرش دست و پا و اویم چون بل و کلند آن بکین که هست تخت سار نبی	خرج کردی چه خریدی تو ز فروش من بخشیدم ز خود آن کی کشید و آن مکن که کرد مجنون و ضعیف
--	---

باب شصتم در مذمت معصیت

<p> هر روش برده که آن مجنون نیست بس کسان کایشان ز طاعت گم توبه نمیشد و گرسیرین شود آن پشیمانی و یارب رفت از او آهش راز نگها خوردن گرفت خود حقیقت معصیت باشد خفی چون ز دست زخم بر مظلوم افت چون ز خشم آتش تو در دلهازد آن سخنها که چو مار و کز دست پیشها و خلقها همچون جهنم گر چه دیوار آفتاب سایه دراز این جهان کوهرست و فعل مانند حمله بر خود می کنی ای ساده مرد </p>	<p> عقیده و مصلحت و رهنم نیست دل بر عنوان و ثواب آن نبند بردش آن خرم تاب دین شود شست بر آینه زنگ بچ تو گومش ارنگ کم کردن گرفت بس که در کان را تو پندار می کنی آن درختی گشت از روز قوم است مایه نار جهنم آمده مار و کز دست می گیر دست سوی خشم آیند روز تخمباز باز گرد و سوی او آن سایه باز سوی ما آید ندا مارا صدا ماهیچو آن شیر می که بر خود حمله کرد </p>
--	--

در روز جزا
 در روز جزا

ای زده بر بخودان تو ذوالنهار
 هر که او نهاده ناخوشش شستی
 نیکو آن رفتند و ستمها بماند
 تا قیامت هر که بنس آن بد آن
 بر کنار بامی ای مست مدام
 هر زمانی که شدی تو کامران
 سیرتی کان در وجودت غایت
 روز محشر بر نهان پیدا شود
 دست و پا بد گواهی بایمان
 دست گوید من چنین دزدیده ام
 پای گوید من شدستم تائیدی
 چشم گوید کرده ام غمزه ام
 گری خواهی سلامت از غمزه
 این چنین مشکین که زلف یار ما
 علم حق که چه موا سنا کند
 این چنین نخلی که لطف یار ما است
 این چنین لطف جوئی که میرود

باز بوی تو می آید

بر تن خود میسزنی تو بهوشدا
 سوی او نفرین رو در هر ساعتی
 و از لیکن ظلم و لعنتها بماند
 در وجود آید بود رویش بد آن
 پست بشتین یا فرود آ و اسلام
 آن دم خوش را کنار بام وان
 هم بد آن تصویر حشرت و جهست
 هم ز خود هر مجرمی رسوا شود
 بر فساد او پیش مستعان
 لب گوید من چنین بوسیده ام
 فرج گوید من بگردستم زنی
 چشم ز اول بند و پایان را نگر
 چون که کی عظیم این زنجیر پاست
 یک چون از حد بشد رسوا کند
 چون که ما زویم تخلص دار ما است
 چون که سر جویم جوی خون شود

ز چون خون می خورد

عالم معیشت خاکیست که در دنیا
 بدان شغولی داشت چنانکه در
 صحت زلف و قوت کس نمیرود
 ۱۵۹
 دانش پاک بنام بار خدای غفور
 در کتاب معیشت از حد گذشت
 سزای اولاد هم افتاد ۱۲

<p>نخند او چشم پائین بیند هر که او عصیان کند شیطان شود دیو سوسو آدمی شد بهر شهر تا تو بودی آدمی دیو از پست چون شدی درخوی دیو می استوار سبز خشتن کی توان برداشتن خواب مرده لقمه مرده یار شد آنکه تخم خار کار در جهان گر گلی گیسو بخت خاری شود کیمیای زهر پاست آن شقی</p>	<p>که نگه دارند تن را از فساد کو خسود دولت نیکان شود سوی تو ناید که از دیو می مید وید و می چنانید و نیست میگریزد از تو دیو نابکار با چنین صدمه غفلت گاشتن خواجسته غفلت در شب در کار هان هان او را جو دو گلستان ورسویارے رود ماری شود بر خلاف کیسایے متقی</p>
--	---

باب شصت و یکم در عدل و ظلم

<p>عدل چه بود آب ده انجار را عدل وضع نعمتی بر موضعش ظلم چه بود وضع در ناموضع ظلم آری مدبری جفت القلم ببین انجارا هم جفا جفت القلم فعلت است این غصه های دهم</p>	<p>ظلم چه بود آب داوان خارا نی بهر سنجی که باشد آب کش که نباشد جز بزار امنی عدل آری بر خوری جفت القلم والان وفارا هم وفا جفت القلم این بود معنی قد جفت القلم</p>
---	---

له فخر بود دیو می و ان شغل
 از عاصی کردی چون قلم در دوزخ
 غفلت غفلت از دوزخ شیطان بر تو
 سوار گردید و غفلت از انبار بر تو
 در روز اول از ظلم عدل آنچه
 براسی حال تو جفت شد است
 و ظلم جفا بود آمد درین امر
 هستی که با عدل جفا بر عدل
 عدل و انجا بر ظلم و انجا
 چنانچه بدعت شریف است و انجا
 جفت القلم جفا جفت القلم

در این باب که از دیو می و ان شغل
 از عاصی کردی چون قلم در دوزخ
 غفلت غفلت از دوزخ شیطان بر تو
 سوار گردید و غفلت از انبار بر تو

در عالم بسیار مردمی گردیدند
 و آنی که در او ارشاد شد
 طالب و صاحب جهان
 در عالم بسیار مردمی گردیدند
 و آنی که در او ارشاد شد
 طالب و صاحب جهان
 در عالم بسیار مردمی گردیدند
 و آنی که در او ارشاد شد
 طالب و صاحب جهان

<p> هیچ قومی را خدا رسوا نکرد سرنگون کرد دست اسی بدگرمان خشم دها کرد عالمها خراب فضل عقل تو ز ما کوتاه باد که شماره خلق را خواهم بر بلا اما بگو ۱۲ تا تو اندر خشم بر نمیکنی زند بر مسلمانان شود او زلفت شاد از مسلمانان فلک آرزو آید جو صد چنین او پرده دار و دعوان لیک اندر حق خود مردود شد کین شیطانی بر و پیچیده شد هر کسی که شیشه دل با شکست </p>	<p> تا دل مرو خدا نامد بدرد صد هزاران شهر را خشم شهبان خشم مردان خشک گرداند سحاب خشم و کمر و ظلم تو اندر باد گر چه خوی آن عوان هست امضا سگ بهاره حمله بر سگین کند گر خبر آید که شته جگر نهاد در خبر آید که شته رحمت نمود مامی در جان او افتد از ان این عوان در حق غیر می سود رحم ایمانی از و بریده شد هر که را خوسر کو باشد برست بدست </p>
<p> باب شصت و دوم در حسن خلق هیچ المیت به از خوسر نکو که با احسان بس غشوست دوست زانکه احسان کینه را مرم شود اسی ز بوشش غلط در هر ششی </p>	<p> من ندیدم در جهان جستجو ورعد و باشد همین احسان نکو و زنگر دود و ست کینش کم شود تو هم از دشمن چو کینه می کشی </p>

علم و اله بسیار مردمی گردیدند
 و آنی که در او ارشاد شد
 طالب و صاحب جهان
 در عالم بسیار مردمی گردیدند
 و آنی که در او ارشاد شد
 طالب و صاحب جهان
 در عالم بسیار مردمی گردیدند
 و آنی که در او ارشاد شد
 طالب و صاحب جهان
 در عالم بسیار مردمی گردیدند
 و آنی که در او ارشاد شد
 طالب و صاحب جهان

آن عداوت اندر و عکس است
وان گنه در توز عکس جرم است
خلق زشت اندر و رویت نمود
چونکه قبح خویش دیدی ای حسن
در پی خوش باش و با خوش خویش
در گذر از فضل و زجله نمی فن
پس بدانکه صورت خوب و نگو
ور بود صورت حقیر و ناپذیر
صورت ظاهر فگار و بد دان
چند بازی عشق با نقش سهو
صورتش دیدی ز معنی غافل
بارها از خوی خستیده شدی
خارجی و آن هر چه خوی بد
تو به گلبن وصل کن این خار را
تا که نور او کشد نار ترا

کصفات قهر بجا شتقت
باید آن خواری از طبع خویش
که ترا و صفحه آئینه بود
اندر آئینه بر آئینه مزن
خو پذیر می کل و روغن بین
کار خدایت دارد و خلق حسن
با خصال بد نیز و یک تسو
چون بود خلقش نکودر باش میر
عالم حسن بماند جا و دان
بگذر از نقش سب و آب جو
از صدف دوراگزین گر عاقل
حسن نداری سخت بحس آمی
بار بار پامی خار آخر زوت
وصل کن بانار نور یار را
وصل او گلشن کند خار ترا

باب شصت و سوم در سخا

لب به بند و کف پراز زبر بکشا
بخل تن بگذارد خویش آور سخا

له قوت خلق زشت
یعنی تو جوان از خوی به
حقانیت جان بدو نیست و
نشان آن شاه جگر است
چنانکه روی آن خود را بد
چنان در میکس بنفشه
خوب آنجس به جگر ناپذیر
بیتدار چاره ایست
باید صورت خوب
له قوت تو به گلبن اراد
۱۶۳
قادر تو بدست تو
کن تا آن نازد تو نور گز
۱۳

له قوله که کار و پیشه است
بکلامت گفته مال در راه غلام که گشتاده
زلف خود را در زمین می اندازد انبار

غداش نمی یگرود و هرگاه عزت
بیارش آن دقت صد حسد را
اصل غلام را بگوید حاصل می شود

دکته که بخون کی در باغی افتاد
مخل که در دست آن مال و
۱۶۴۷
تاج از دست گردود

تعبیه است مانند ۱۲
له قوله در بیان قوم

از راه است باطنه قوم بوی
علا بکلام که بختام سمانی
تاعت نکوده در خواست
سیر و عین مغیورک نو فدا

<p>هر که در شهوت فروشد بنخواست وای او که کف چنین شامی بهشت مرزا بالا کشان تا اصل خویش پاکبازی خارج بهر ملت است دو فوشسته خوش منادی میکنند هر دم شان را عوض ده صد هزار تو ده آلا زبان اندر زبان کی کند فضل الهت پایمال لیکش اندر مزرعه باشد بهی مشته و خوش حوادث پاک خورد بخت تو در باب از جیح کهن</p>	<p>ترک شهوتها و لذتها سخاست این سخا خست از بهشت می برد شاخ سخا می خوب کیش آن فوت بخشش بی علت است گفت پنمیب که داکم بهر بند کامی خدا یا منفقان را سیر دار یک کامی خدا یا مسکان را در جهان گر نماند از جو در دست تو مال هر که کار در گردانبارش تبی و انکه در انبار ماند و صر فکرد غل غل از دست و گردن و کزن</p>
---	---

باب شصت و چهارم در ادب

<p>از ادب معصوم و پاک آمد ملک بنی ادب محروم گشت از لطیف بلکه آتش در هم آفاق زد بے شرمی و بیج و بی گفت و شنید بنی ادب گفتند که سیر و عدس</p>	<p>از ادب پر نور گشت استایر ملک از خدا جویم توفیق ادب بنی ادب تخته خانه خود را داشت مانده از آسمان در میر سید در میان قوم موسی چه کس</p>
---	--

منقطع شدن از خون از آسمان
زان گداریان نادیده ز آذر
هر چه آید پرتو از ظلمات و غم
این همه غمها که اندر سینهاست
پدراستغاثی کسوف آفتاب
هر که میبایک کند در راه دوست
ببیند ^{ببیند} گداز و دروشت و بلا
آن گرو و سبک کز ادب بگیرد نهند
اسی تواضع بر ده پیش از بهان
گرچه شده با تو نشیند بر زمین
آن تکبر بر خسان خوبست چیست
ما کیم اندر جهان هیچ هیچ
و دیگر چنین سین چچی منه
باشو این پند از حکیم غزنوی
نازار و نوی بیاید همچو ورد
زشت باشد رومی نازیا و ناز
پیش یوسف نازش خوبی کن

ماند ریخ نزع و بیل و واس مان
آن در حمت برایشان شد فرا
آن ز بی باکی گستاخست
از بخار و گرد و باد و بود و ماست
شد عزا از بی زجرات کرد باب
رهزن مردان شد و نامرداوست
هین مرو کورانده اندر کر بلا
آب مردی و آب مردان یخچند
ای تکبر کرده تو پیش شهان
خویش را بشناس و نیکو نشین
هین مرو مکنوس عکسش بدست
چون الفنا و خود ندارد هیچ
نام و دولت جبر پسین نهی منه
تا بیابی در تن کهنه نوی
چون نداری گرد بد خونی بگرد
سنت باش چشم نه میا و با
جز نیاز و آو یعنوس بیهن

۱۴ نوامبر ۱۹۷۸ء

کتابخانه عمومی
آقایان و خانمها
کتابخانه عمومی

گیتا کی روشنی میں
ہندو مت کی بنیاد پر
ہندو مت کی بنیاد پر

سرکارِ عالی
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک سیرت جیاد میں جو دین میں

باین الفاظہ شریعت

بابت ۱۰۰ روپيا

۱۹۵
شماره از ملحقات
از دو کسانیکه

شعر و غزل می‌دیدند و چنگ بکسار
خود نمی‌زدند

چند نئی رسد ۱۲

باب شخصت و بیختم در کبر و عجب

چند حرف طمطراق و کار و با
 کبر زشت و از کد ایان زشت
 چند دعوی و دم باد و بروت
 خلق را طاق و طرم عاریت
 از پی طاق و طرم خواری کنند
 بر امید عوده روز خدوک
 ابتدا می کبر و کین از شهوت
 چون ز عادت گشت محکم خوی
 بت پرستان چونکه خوبانت کنند
 چون خلاف خوی تو گوید کسی
 که مرا از خوی من بر می کنند
 تو بدان فخر آوری که ترس منند
 هر که مرا در سجود می کنند
 آن تکبر ز هر قاتل دان گشت
 چون می پر ز هر نوشه مدبر می
 بعد یکدم ز هر جانش فتد

از این بیختم
 از این بیختم

کار و بار خود بدین و ششم دا
 زوز سر و برف انگه جامه تر
 ای ترا خانه چوبت العنکبوت
 امر را طاق و طرم مایست
 بر امید عود و خواری خوشند
 گردن خود کرده انداز غم چودک
 راسخی شهوت از عادت گشت
 خشمش آید بر کسی که او کشد
 مانغان راه بت را دشمنند
 کینه خیز و ترا با او بس
 خویش بر من میر و سر و میکند
 چاکلوست کرد مردم روز چند
 ز هر اندر جان او می کنند
 از می پر ز هر شد آن گنج مست
 از طرب یکدم عجب باند سری
 ز هر در جانش کند داد و متد

له تود غلت رلیخه
 سر ز سر مردم در عالم
 است در عالم
 ۱۹۶
 با شد ۱۳

اینکه در این منصب
ببیند چه بسیار است
شرفی دولت و شرفی
انسان را در این منصب
دست چنان بلند است

یا نبی
مقتضای این منصب
لطیف و شریف نفس
سر و لب خرد و پاک
می شود و در ریاست

۱۴۹
صد چندان در منصب
کسانیکه در این منصب
سروری و حکومت حاصل کردند
در حقیقت احق اند که از روز

حساب بخونند و کسانیکه
بزرگ بود و دوس دیوی نموده
خانوش و گوشه نشین گردیدند
عاقبت اندک از محاسبه روز
جزایات یافتند

کر که کنی و از قدر آگنده با در انبگن که بس فتنه است عاد آن بادز استکبار بود کبر زان جوید همیشه جاه و مال مال چون ماست آن جاه از دانه زان زمر و مار را دیده جهد خواجہ باز آ از منی و از سر	طوطی در جهان افکند پیش ازان کت بشکند و اچو عا یار خود پنداشتند اغیار بود که ز گریست گلخن را کمال سایه مروان زمر و این دورا کور گرد و مار و رور و وارهد سروری جو کم طلب کن سرور
---	--

باب شصت و ششم در آفت ریاست

آنچه منصب میکند با جاهلان حرص بد بیکاست این بجا و تا حرص بد از شهوت حلقست و فرج حرص خلق و فرج هم از بد گریست بیخ و شاخ این ریاست اگر مال منصب تا کسی آرد و بست یا کند بخل و عطا با کم و بد حکم چون در دست گمراهی قتا احمقان سرور شدتند و بزم	از مصیبت کی کند صد ارسلان حرص و شهوت مار و منصب و دما در ریاست بیت چند انیش درج لیک منصب نیست آن شکستگیست باز گویم دفت که باید و دگر طالب رسوای خویش او سخت یا سخا آرد بنام وضع نهد جاه پند آید و در چاه او قتا و عاقلان سر با کشیده و کلیم
--	---

له زنده خداوندی بیست
ریاست و مرداری را برافق
مرفق کن تا سر دس معوی تو
عنایت کند ۱۲

له نقطه نوری را بشانی د
بالکرم و نفیست مودن در کفر
زنت و یقین با کفر است ۱۲
تو که بر کاغذ خود را
بیاختار است

هر جا که خواب و دغنی بیکند و
مرغ را در مرغ و بلندی را در
اگرند حال آگاه مرغ در حالت
پرواز از گشتن آسمان را

آشخداوندی که نبود در استین
آشخداوندی که در دیده بود
آشخداوندی که دادندت عوم
ده خداوندی تو عاریت بحق
مهر می نفطست آتش امی خو
هر چه او هموار باشد باز مین
هر کجا خواهد خرد و فرخ کند
هم ز دندانت برارد و در دها
یا کند آب دهانت را غسل
از بین دندان بر و یاندشکر
پس بندگان بگینا مان را گن
شیطنت گردن کشتی بد لغت
صد خورنده گنجد اندر گردن
آن شنیدستی که الملک عقیم
که عقیمست و و را فرزند نیست
هر چه یابد او بسوزد پر در و
هیچ شواره تو را ز دندان او

مردانی دست آن فی استین
بیدل و بیجان ولی دیده بود
باز بستانند از تو همچو وام
تا خداوندیت بخش متفق
ای برادر چون بر آذر میروی
تیر را را کی بدف گردد ببین
اوج را بر مرغ و دام فرخ کند
تا گبوی دوزخست و اثر دها
که گبوی این بهشتست و حلل
تا بدانی قدرت حکم قدر
فلک کن از ضربت نامحک
مستی لعنت آمد این صفت
و در یاست می گنجد در جهان
قطع خوشی کرد ملک جو بهیم
همچو آتش کبش بیون نیست
چون نیابد هیچ خود را میخورد
رحم کم جواز دل سندان او

۱۲

چونکه گشتی هیچ ازندان بر سر
 هست الوهیت ردای ذوالجلال
 منصبه کاغذ زور ویت مجتبیست
 تلج ازان اوست و زان ماکر
 فتنه تست این پطاولیت
 خویش را عریان کن از فضل و فضول
 زیر کی ضد شکستست و نیاز
 بیشتر از صاحب جنت ابلهاند
 بار خود بر کس منه بر خویش نه
 چونکه کرد ابلیس خوبا سرور
 سرور که چون شد داغست ایام
 شاه را باید که باشد خوئی رب

هر صبح از فقر مطلق گیر درس
 هر که در پوشد بر و گرد و وبال
 عین معزولیت نامش منصبت
 وامی او که خود دارد و گذر
 کاشترکت باید و قد و سیدت
 تا کند هر دم ترا رحمت نزول
 زیر کی بگذارد و باگویی بساز
 تا ز شتر فیلسوفی و اینند
 سروری را کم طلب در ویش به
 دید آدم را بتحقیق از خرمی
 هر که شکست شود و خرم قریم
 رحمت اوستی دارد و غضب

باب شصت و نهم در رحم و شفقت

سبقت رحمت بر غضب است فتا
 بندگان دارند لابد خوئی او
 آن رسول حق قتل و زین سلوک
 فی غضب غالب بود مانند یو

لطف غالب بود در وصف خدا
 مشکهاشان پُر ز آب جوی او
 گفت الناس علی دین الملوک
 بی ضرورت چون کند از بهر یو

۱۴ توبه و توبه بانی
 هر که در عجب از آفرین نیست
 ۱۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۱۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۱۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۱۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۱۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۱ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۲ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۳ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۴ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۲۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۱ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۲ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۳ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۴ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۳۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۱ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۲ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۳ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۴ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۴۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۱ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۲ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۳ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۴ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۵۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۱ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۲ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۳ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۴ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۶۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۱ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۲ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۳ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۴ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۷۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۱ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۲ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۳ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۴ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۸۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۱ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۲ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۳ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۴ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۵ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۶ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۷ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۸ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۹۹ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی
 ۱۰۰ توبه و توبه بانی
 توبه و توبه بانی

عسکریان جهان باشند که ظاهر و باطن و ذلیل و شایسته پس باید که مظهر بر کسار یعنی باطن ایشان
 و معنی بسیار است از
 و درین ۱۲
 بار در خواب ازین بزرگوار
 و درین ۱۲
 بار در خواب ازین بزرگوار
 و درین ۱۲
 بار در خواب ازین بزرگوار

له نود مشغلی اگر شیفته بود
 انجان بدوشانی نباید که عقل
 همتی باد بگلان نشوی از آن
 شدت غالی از مسکنت نخواهد بود
 نود در میان جور دارد
 جگر و بومرنگ کامل و غیر کامل
 باشد یعنی از هر دو درمیدانند
 دارم ۱۲

له نود هر کجای جفا کند
 آب روان باعث رسیدن برود
 گردن چین گریه و زاری پش
 ای که در میان جگر و دوش
 نود در میان جگر و دوش
 بی کجای جفا کند
 از شکر که در دوش جگر و دوش
 به کجای جفا کند
 که در دوش جگر و دوش
 شود و دیگر در دوش جگر و دوش
 در دوش جگر و دوش
 کرده با دست خود گزشت
 خور از دست خود گزشت
 استاده ماند ۱۳

عقل باید که نباشد بدگلان هست و انگشت نهانی با خدا که مسلمان قننش باشد امید که بگردانی از و یکباره رو طمع در آب سبزه هم بسته ام رحم سومی زاری آید ای فقیر	مشغله گر کرد و جور از امتحان بلکه کوه و سنگ آب و خاک را هیچ کافس را بخواری ننگید چه خبر داری خستم کار او در میان بحر اگر نبسته ام زور را بگذار و زاری را بگیر
---	--

باب شصت و نهم در تضرع و بکا

میل را راجب زاری کند ابل دل از داغ بشناند مرد وی هاپون دل که آن بریان او مرد آخرین بهارک بندیه است زور را بگذشت اوزاری گرفت هر کجا اشک روان رحمت بود اشک دم باشد دم توبه پرست تا بود گر بیان و نالان و حوین پائی مایان از برای عذرت در طلب می باش و هم در طلب او	چون خدا خواهد که مان یاری کند داغ دل آور که در میدان درد ای خنک چشمی که آن گریان او آخر هر گریه آخر خنده است ای خنک آن کونکو کاری گرفت هر کجا آب روان نجفیت بود زانکه آدم زان عتاب از اشک است بهر گریه آدم آمد بر زمین آدم از فردوس و از بالا میفت گزشت آدمی و در صلب او
---	---

ذاتش دل و آب دیده نقل ساز
 توچه دانی ذوق آب دیدگان
 اگر تو این انبان زنان خالی کنی ^{ایمانی}
 اشک کان از بهر او بارند خلق
 نالم آنرا ناله خوش آیدش
 هر که باشد شاه دروش را دوا
 چون ^{که} تضییع را بر حق قدرهاست
 همین امید اکنون میان رحمت نبند
 که ^{که} بر بر می کند شاه مجید
 اشک می بار دهمی سوز از طلب
 تا نگرید کدک حلوا فروش
 چون بگیرد او بسجود رحمت
 رحمت موقوف آن خوش گریست
 ز امر حق و آبگو اکثری خوانده
 گفت فلیکموا اکثری اگر گوش دار
 فوق خنده دیده ای خیره خند
 روشنی خانه باشی همچو شمع

دستور العمل و تالیفات

نہ

بوستان از ابرو غورشید است تاز
 عاشق نانی تو چون نادیدگان
 بجز گوهر بائے اجلالی کنی
 گوهرست و اشک پند از نطق
 از دو عالم ناله و غم بایش
 گر چو ناله نباشد بنوا
 وان بهاکا نجاست نری را کجا
 خیز ای گینه و دامن خنجر
 اشک را در وزن با خون
 بهیچو شمع سر بریده نسیم
 بحر نثارش نمی آید بچوش
 آن خروشنده بنوشد نعمت
 بچون گریست از بحر حمت
 چون سر بریان چه خندان مانده
 تا بریزد شیر فصل کردگار
 ذوق گریه بین که هست آن کاف
 گر فروباری تو همچون شمع

اشک ۴

ۛ قوۛ گۛ توانۛ انجان
بی علیۛ الرحمۛ قوۛ بۛ
خامی

شکرست + اندرون از طعام
فت مینی + ۱۳

نادر و نور محمد
تو به جون فداي تو
تو به جون فداي تو

وزاری فرق
عبارت از حالت ابتدائی بود
است حالت آنها

وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه
معاونت معین فرموده شد که

نیز از داری اعلیٰ است

۱۵۰
تو که می‌خواهی این را بگیری

کبریا اشک گریه کنندگان را در روز حساب باز

برابر خواهد که در این جا شایسته
شده است

برابر است ۱۲
۵۴

قرآن مجید بخوانی کہ دلہا دلہا

بسیار کنند ۱۲

بجز ادا عذاب در دوزخ با عذاب
گریه و اندام نیست موجب جز
ست پس یاد و ذهن را بدید نیست
خوش آید گریه کند گمان ۱۲

درد تو که یوسف دارد
از یوسف منشوی در دارد
یعقوب عاشق سستی در
بیافت منشوی بودن نذر
پس باید که عاشق بیانی
دمنش عاشقان در گریه
نار می بگر کنی ۱۱

بجز عشق و سوز آرد دل
چون سوز آید است حال
سخت ناز و جگر گسسته نیست
بیایه ۱۳

چون جهنم گریه آرد و یاد آن
خند ما در گریه آید کتیتم
تو که یوسف نیستی یعقوب باش
اشک خواهی رحم کن بر اشکبار
پس بدان این اصل اسی صحن
هر کجا دردی دو آسنا رود
هر که او بیدار تر پُر در و تر
ای درینا اشک من در یابی
ویده بر دیگران نوحه گری
زابر گریان شلخ سبز در نشود
گر نباشد برق دل آید و چشم
کی بروید سبزه ذوق صا
کی گلستان راز گوید با چمن
کی چناری کف کشاید درد عا
کی شگوفه آستین پرنثار
کی فروزد لاله را رخ نه چون
زاری و گریه عجب سرمایه است

پس جهنم خوشتر آید از جنان
گنج در ویرانه های سلیم
نه چو او و در گریه و آشوب باش
رحم خواهی بر ضعیفان جسم آر
هر که در دست او بر دست گو
هر کجا پستی آب انبار رود
هر که او آگاه تر رخ زرد تر
تا نثار لب سبز زیبا بدید
مدتی نشین و بر خود میگری
زانکه شمع از گریه روشن تر شود
کی نشیند آتش تهدید خشم
کی بسجوش چشمها ز آب زلال
کی بنفشه عهد بند و با سمن
کی درختی سرفشان در هوا
برفتانند گیر و ایام بهار
کی گل از کیسه بر آرد ز برون
رحمت کلی قوی تر دایه است

۱۱ صحت در سحر

خفیہ کن کن کہ حجاب

ایمانی تیری طور

ایمانی تیری طور

نارو

نارو

نارو

خداوند ۱۲
دست بین عزیز
کبریا را در چشم
و ما و کج
خداوند ۱۲

که در حق تو کجاست یاد تو در
 خود حال تو بخش دعا میگوید
 باشد و از تو باده از مقدار
 نیستند از خود تو بخش خواهد
 کرد و چگونه عمل آن خواهد شد
 بجا که برگ کاه حالت عقل که
 ندارد ۱۶

باب شصت و نهم در دعا

گر نداری تو دم خوش در دعا
 آرزو میخواه لیک اندازه خواه
 در حدیث آمد که مومن در دعا
 و وز از وی هم امان خواهد بجان
 و وز از مومن گریزد آسختن
 زانکه گوید و وز ای مومن تو زو
 این آبا دست این راه نیاز
 ای اخی دست از دعا کردن بدار
 هر که را دل پاک شد از اعتزال
 پس بفرز حاجت ای محتاج زود
 آن چنان کن که داناها مر ترا
 کان دعای شیخ فی چون هر دعا
 چو خدا از خود سوال و کند کند
 آن دعای بخودان خود دیگرست
 آن دعا حق میکنند چون اوفت
 راه کن در اندرونها خیش را

زود دعای خواه را خوان صفا
 بر نتابد کوه را یک برگ کاه
 چون امان خواهد زد و وز از خدا
 که خدا یاد و دردم از فلان
 که گریزد مومن از دوزخ بجان
 برگذرد که نور تو نارم ربود
 ترک نمازش گیرد با آن ره بساز
 با اجابت باز و اویت چه کار
 آن دعایش میرود تا ذوالجلال
 تا بچشد در گرم دریای جود
 در شب و در روز ها گوید دعا
 فانیست گفت او گفت خدا
 پس دعای خویش را چون بکند
 آن دعا ز نیست گفت و اور
 آن دعا و آن اجابت از خدا
 و در کن در اک عقل اندیش را

نیکوایان شدن و گشتن در دنیا همی آید است ۱۱

دعا و التماس را بگوید
 بوجوب این دعا است پس
 انسان را باید که درین باب
 کوشش بسیار کند با شکی
 توفیق ای خدای
 شایسته است که در این باب
 پس التماس دعا فرستد
 رد قبول دعا بفرستد
 توفیق بفرستد
 آن توفیق اختیار کن
 خدا خیر کند باشد
 توفیق بفرستد

خارج نیست دعا که بگوید
 خاص باشد دعا که بگوید
 دعا که بگوید
 دعا که بگوید

لے تہ کیا داری
در روی درویش کیست
در دامن خوگن کر

لے تہ تہ تہ تہ
در دامن خوگن کر

لے تہ تہ تہ تہ
در دامن خوگن کر

کیمیاء داری و دای پوستان کن
چون شدی زیبا بدان زیباری
واسطه مخلوق نے اندر میان
بندگان حق حریسم و بر دبار
مہربان بی رشتہ تان یاری گرا
ہیں مخوان این قوم را می بتلا
نی ہمہ ملک جہان ون دہند
داد و اد حق شناس و شش
گر بود و ادخسان افزون زرگ
عکس آخر چہ پاید و نظر
حق چو شش کرد بر اہل نیاز
خود کہ کو بداین در حمت نشا
امی بسا مخلص کہ نالہ در دعا
تا رو و بالائی این مستف برین
بس ملاک با خدا نالند زار
بندہ مومن تسبیح می کند
صلہ با بیگانگان را می دہی

دشمنان را ازین صناعیت دوست کن
کور ہا نہ روح را از سیکسے
بہنجر زان لایہ کہ وجہ جسم جان
خومی حق دارند و اصلاح کار
در مقام سخت و در روز گران
ہرین غنیمت دارشان پیش از بلا
صد ہزاران ملک گوناگون دہند
عکس آن دوست اندیش و شش
تو نمائی وان بماند مردہ رگ
اصل مہنی پیش کن ای کج نظر
باعطا بخشیدشان عمری در
کہ نیابد در اجابت صد ہزار
تا رود و در خلوصش بر سما
بوی مجہر از این المذنبین
کامی مجیب ہر دعا و امی ستبار
اونہی داند بجز تو مستند
از تو دار و آرزو ہر شہی

لے تہ تہ تہ تہ
در دامن خوگن کر

۱۴۹
لے تہ تہ تہ تہ
در دامن خوگن کر

لے تہ تہ تہ تہ
در دامن خوگن کر

باشد ۱۶
 دلمه زدن گان مین
 در وقت حاجت
 خواهد از در مین
 آن بانه گان مین
 حاجت او را بجا
 آید و در غفلت
 خود بوسه
 گمان بسبب گمان
 تا که از گمان
 عجب کار دارد
 آردش یعنی
 در وقت

حق بفرماید نه از خوار می آوست حاجت آوردش در غفلت است گر بر آرم حاجتش او وارود گر چه مینالد بجان یا ستجار من برین در دار دارش می کنم خوش همی آید مرا آواز او بی مرادی مومنان از نیک بد	عین تاخیر عطا یاری آوست آن کشیدش موکشان در کو می هم دران باز بچه ستغرق شود دل شکسته سینه خسته سوگوار از ره پنهان شکارش می کنم وان خدا یا گفتن و آن راز او تو یقین میدان که بهر این بود
---	--

حکایت

وزو کی از مار گیر مار برود وار مید آن مار گیر از زخم مار مار گیرش وید و پس بفتافتش در دعا می خواستی جانم ازو شکر حق را کان دعا مرد و دوشد بس دعا ها کان نیانست و هلا پنبه اندر گوش حسن و ن کنیدی	ز ابلی آرزو غنیمت می شمرد مار کشت آن دزد و خود را زار زار گفت از جان مادرین پر دشت کیش بیایم مار بستارم ازو من زیان پنداشتم آن سود شد وز کر می شنودیزدان پاپ بد جس از جوشم خود میر کنیدی
--	--

باب هفتم در حواس

پنبه آن گوش شکر گوش سرت	تا نگر و داین کر آن باطن کست
-------------------------	------------------------------

می گوید کمن دعا می کنم که اگر
 آن دزد را بیایم در خواست آن
 در زنجیر می بینم پس خوب شد که دعا
 من بدیده حاجت زیند در مین
 مارش دزد را مالک دیگر ۱۶
 حواس ظاهری عقل نشنید
 ۱۸۰ اسب
 نباشد و در وقت حاجت
 بود و تعلق حواس باطن دارد ۱۶
 تو پنبه آن گوش شکر
 ستاره اندر گوش باطن
 باعث کرد چون گوش باطن
 پس تا نیک گوش حاکم
 نخواهد باشد گوش باطن
 خود را نداند این را باید که
 حواس ظاهری و باطنی
 ملاحظه ای گوشت و
 ای و عجب از حاجی
 سر و پا باطنی
 از غفلت در می آید

بی حس و بی گوش بی فکریت شود
 سیر بر و نیست قول فعل با
 زان حس عالم توحید دان
 حس خشکی دید کن خشک بزار
 چونکه عمر اندر ره خشکی گذشت
 سیر جسم خشک بر خشکی افتاد
 آب حیوان از کجا خواهی تو یافت
 حس دنیا ز دبان این جهان
 صحت این حس ز معموری تن
 صحت این حس بگوید طبیب
 گوش جان چشم جان جز این حس
 شاه جان مرهم را ویران کند
 سازد اسر فیل روز می ناله را
 انبیا را در درون هم نغمه است
 نشود آن نغمه را گوش حس
 روبر سلطان و کاروبار بین
 اینچنین حسها و ادراکات ما

تا خطاب اجبی را بشنوی
 سیر باطن هست بالائی سها
 گر کی خواهی بدان جانب بران
 عیسی جان پایی در دریا نهاده
 گاه کوه و گاه دریا گاه دشت
 سیر جان پا در دل دریا نهاده
 موج دریا را کجا خواهی شکافت
 حس دینی نزد بان آسمان
 صحت آن حس ز فیرانی بدن
 صحت آن حس بگوید از جدیب
 گوش عقل گوش حس زین مفلس است
 بعد ویرایش آبا و اجداد کن
 جان دهد بوسیده صد ساله را
 طالبان را زان حیات بی بهت
 که ستمها گوش حس باشد بخت
 حسن تجوی می تحفه انا که ر بین
 قطره باشد در آن محصر صفا

۱۲
 توره حس خشکی بی عاقل

عالم بی باطن عالم غافل
 دهر اس باطنی در عالم معنی
 سیر کند پس مراد از خشکی

عالم صورت و دراز در عالم
 عالم باشد و دعا برست
 ۱۸۱
 بیندگان قبول ایزد می کرد

آب بی تلف میرود چنانکه
 بر داس زمین ۱۲

توره شاه جان غافل
 از ویرانی جم غفرت کی صفت
 و عبادت است و بی شربتی
 این میاض است راحت با و بی
 باشد ۱۲

۱۰ قند و کاهی
 ۱۱ قند و کاهی
 ۱۲ قند و کاهی
 ۱۳ قند و کاهی
 ۱۴ قند و کاهی
 ۱۵ قند و کاهی
 ۱۶ قند و کاهی
 ۱۷ قند و کاهی
 ۱۸ قند و کاهی
 ۱۹ قند و کاهی
 ۲۰ قند و کاهی

<p>دید که ربانی جوئی و بیاب ششحات آفتاب با شتر ناپیش نور بس تاری بود چشم سر حیران مازاع البصر دید که جان جان بدفن بین بود در نظر و در نظر و در نظر یک نظر و گوین دید و روشی سر مه جو و الله اعلم بالسرار</p>	<p>دید که حسی زبون آفتاب تاز بون گرد و پیش آن نظر کان نظر نور سی و این ناری بود چشم ظاهر ظابطه حلیه بش دید که تن داکماتن بین بود در گذار این جمله تن را در بصر گذار یک نظر و کثر همی بند ز راه در میان این دو فرق پیشمار</p>
<p>باب بنماد و کیم در دست تن</p>	
<p>نی نشا را شاید و نی صیف را جسته یو جوی و جوه از هر گره و کوبت تن را فدا کرد و هبار زانکه پنبه گوشش آه چشم تن ورقومی شد مرا طاغوت کرد هر که او تن را پست جان نبرد آنکه فربه تر مرا و را میکشند چشم آخرین غر و هست و خطاست</p>	<p>چون زره دان این تن چو پست قیتمش کاهی نه و حش چو کوه بت شکستن گیر ابراهیم وار گز بر خود زن منی را دشمن تن چو شد بیمار و دار و جوت کرد هر که شیرین میزید او تلخ مرد گو سفندان را ز صحرای میکشند چشم آخرین تواند دید رست</p>

اینکه پنبه و مغار دنیا

۱۰ قند و کاهی
 ۱۱ قند و کاهی
 ۱۲ قند و کاهی
 ۱۳ قند و کاهی
 ۱۴ قند و کاهی
 ۱۵ قند و کاهی
 ۱۶ قند و کاهی
 ۱۷ قند و کاهی
 ۱۸ قند و کاهی
 ۱۹ قند و کاهی
 ۲۰ قند و کاهی

۵۔ قولہ در زمین بیخه انسان

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

وَمَا ظَنَنْتُ أَنْ يَخْلُقَ إِلَهًُا مِثْلَهُ
بِاسْمِ عِبَادِهِ

شده است و غائب
تو کار چو امان

تہا داخل زمرہ

در زمین مردمان خانہ مکین
 کیست بیگانه تن خاکے تو
 لامکان مسکن بود ہر جا متن
 این بدن خسرا گاہ آمد روح را
 تن نفس شکست تن شد خارجا
 اینش گوید من شوم ہمارا تو
 اینش گوید نیست چو نتو در وجود
 آنش گوید مردو عالم آن است
 او چو بند خلق را سست خوش
 گشت آن مشکب گدای زندہ حق
 او نداند کہ ہزاران را چو او
 لطف سالوس جہان خوش نعمت
 آتش شہنہاں و ذوقش آشکا
 ہر کہ داد او حسن بخور او مراد
 چشمہا و خشمہا و رشکا
 دشمنان او را ز غیت میدرند
 در بناہ بطف حق باید گر سخت

تبدیل
تبدیل
تبدیل

۱۹۱۹ء

۱۲

کار خود کن کارِ بیگانه ممکن
 ز برائے دوست غمناکی تو
 نذر عارف این بود حب الوطن
 یا مثال کشتی مرنوح را
 در فریبِ داخلان و خارجان
 و انش گوید من نیم انباز تو
 در جبالِ فضل و در احسانِ وجود
 جلد خان و مانِ طفیلِ جانست
 از کبرِ میر و د از وسعتِ خویش
 از سجود و از تحسینِ خلق
 دیوانگندست اندر آب جو
 کمترش خورکان ز آتشِ تهمت
 و دودِ اظہار شود پایانِ کار
 صد قضای بدسوی اور و نہاد
 بر سرش ریزد چو آب از مشکها
 دوستانِ ہم روز گارش میرند
 کوہِ ازلن لطفِ برابرِ حاجت

۱۸۵۰ء
 قزوین قفس
 قفس است بر آس
 و مردان و از اطفال
 احباب دینکاران
 قزوین گاه گاه گشت
 کاف تصغیر و تحقیر
 دنیا را از کمال احاطت
 و کمال پریشانی

لا بیخود را یادمان باشد که روایت اورا همیشه تا مدتی پیش از چنگ بیک میزنند و دیگر کسی حق تعالی را یادمان باشد که روایت اورا همیشه تا مدتی پیش از چنگ بیک میزنند و دیگر کسی حق تعالی را

قوت کرده ۱۲
 جهان مثل بار چو بار خاک
 خاکت پس و کار گیر
 در عالم بدام جان
 بیخودش اندر
 آن ۱۱
 زاده اندک بیک خاک
 آن درین عالم
 زاده اندک بیک خاک
 آن درین عالم

مصطفی زادی برین آستر سوا کوشمیش در تو صد گلزار مرست تا چه گلچن جیسی ز خا راسی مودیر جوهر جان را نه بینی منسب بری خاک رنگین است نفوشین ای پسر روح را اندر مرض آورده قوت حیوانی مرا و را نامتراست قمر موشش و مار هم خاکی بود میر کوئی خاک چون نوشی چو مار زانکه گل خارست و دایم در و لیکه خالی را که آن رنگین شدت رنگ بخش داد و این هم خاک گو بچنه خاک رنگین ۱۲ جمله را هم باز خاکه میکند بلکه یک رنگ اند اندر گور خوش جمله رو پوشست و مکر و ستا غمیز این بر بسته دان همچون جرس فضله آن را به بین در آب ریز	آستر آمد این وجود خا روار آستر آنگ گل بشت است میل تو سومی نیل است و رنگ تا تو تن را چرب و شیرین میدی این شارب و این کباب و این شکر قوت اصل را خورش کرده قوت اصل بشر نور خداست گر جهان باغی پراو نعمت شود قمر شان خاکست و گردی کو بهار گل حشر گل را خور گل را مجوسی این دهن خود خاک خواری آید چون که خورستی و شد آنها لحم و پوست هم ز خاکی پخته بر گل سیست هندی و قحاق و رومی و بوش تا بدانی کان همه رنگ و نگار رنگ باقی جسته است و سرست پس ای بدیده نه تها می چوب خیز
--	---

یکی رنگ نه در و در اصل هر فرشته
 است و یک رنگی که گل می خورد رنگ
 آن کسی زدیگر دارد ۱۲
 زدن دمان یعنی دمان
 رنگین را در دمان ای بعضی دارند
 و ظاهر است که در دمان ای بعضی دارند
 ۱۸۹
 بخت ۱۲
 خاک خفته است و در دمان
 گلستان خاکی که گل می بیند
 باز از خاک می کنند ۱۲
 قورنگ باغ خاکی
 که در دمان اسلامت بانی
 در دمان و سوسه آن بانی
 در دمان و سوسه آن بانی
 در دمان و سوسه آن بانی

این کلام را در کتاب خوار و کرامت
 در دمان و سوسه آن بانی

قلمی در بار دانه غده
 در دمان و سوسه آن بانی
 در دمان و سوسه آن بانی
 در دمان و سوسه آن بانی

<p>مرغبت را گو که آن خوبیت کو ای فضل^{۱۲} گوید آن داند بد و من دام آن اگر میان مشک تن را جا شود آن منافق مشک بر تن می نهد مشک را بر تن مزین بردن کمال</p>	<p>بر طبق آن ذوق و آن مغزیت که چون شد می تو صید داند شد نهان روز مردن گذرا و سپیداشود روح را در قعر گنج می نهد مشک چه بود نام پاک ذوالکمال</p>
<p>باب هفتم و دوم در دست نفس مادر تپانبت نفس شست بت سیاه است در کوزه نهان آن بت منخوت چون سیل سیاه بت شکستن سهل باشد نیک سهل صورت نفس را بجوی ای پسر نفس مگر می و در هر کج آن صد زبان هر زبان صد لغت در خدای مومنی عمران کریز آهن نفس و هوا بر هم مزین بسکه خود را کرده بسند و هوا ای نوشیری درنگ این چاه و هوا</p>	<p>ز انکلا بت را و این بت اثر و دست نفس مر آب سیه را چشمه دان نفس بنگر چشمه بر شاخ راه سهل دیدن نفس را جهلست سهل قصه و فرخ بخوان با هفت غرقه صد فرعون با فرعونیان زرق و درشتانش نیاید در آب ایمان را ز سر سیمونی مرین کین دو میز ایند همچو مرد و زن کرکلی را کرده تو اثر و هوا نفس چون خرگوش خفت میخورد</p>

۱۰ توتان منافق یعنی آن

ببین تن خود را در این صفت

روح خود را در این صفت

۱۱ نفس انسان شش تن و شش تن

۱۲ ای فضل

۱۳ توتان منافق

۱۴ توتان منافق

۱۵ توتان منافق

۱۶ توتان منافق

۱۷ توتان منافق

۱۸ توتان منافق

۱۹ توتان منافق

۲۰ توتان منافق

۲۱ توتان منافق

۲۲ توتان منافق

۲۳ توتان منافق

دو گشت در دزدانان
که خراش از کوه زبیر را
در چاه انداخت پس داس
بدریز که از دست خراش
عاجز آمد در اینجا اشارت
عقل و نفس است ۱۱

دزدانان
آب و سر عام خوشامد
توق با ندیده ملکات
خداوند آب تنجی است که
سگ باشد و غلام است که
دزدانان از خود غافل
می شود و از آن می
میکرد و پس از آن
نبردند نباید در دشمن
زیت ۱۲

دزدانان
مرا در پیش عقل و روح و سر
از گشت نفس و شیطان پس
نفت روح و نفس محل
استماع نیست بلکه موزون
ملح بود عقل و روح نهی
البتة از تعجبات باشد ۱۳

شیر را خراش در زندان نشانند
نفس خراش بصر ادر چس
ای که خود را شیر میزدان خوانده
آلت اشکار خود جز سگ مان
زانکه سگ چون سینه کش شود
چون کنایه سگ برای تو شکار
آب تمام جیست آب روی عام
هین سگ این نفس از زنده نخوا
آدمی را دشمن بچنان بسیت
دشمن راجه دوستانه گوید
گرترا قندی و بدان زهر دان
آن عجب نبود که میش از گرجست
گرگ اگر با تو نماید ر و به
انچه گوید نفس تو کا نجاست
تو خلافت کن که از غیب ان
و زخست این نفس و زخ از دها
هفت دریا را در شامه سنون

تنگ شیری کوز خراش بماند
تو بقر این چه چون و چس
سالاها شد با سگ در مانده
کمتر که انداز سگ را استخوان
کی سوسید و شکاری خوش و دو
چون شکار سگ شدستی آشکار
که سگ شیطان از و یا بد طعام
کوعد و جان تست از دیر گاه
آدمی با حذر عاقل کسیست
دام و آن گرچه ز دانه گوید
گرترا لطفی کند آن قهر دان
این عجب که میش دل ز گرگ بست
هین مکن باور که ناید ز و به
مشنوش چون کار او ضد آمد
این چنین آمد وصیت در جهان
کویدر یا مانگر و دم و کاست
کم نگر و سوزش آن خلق سوز

بانیس هسته ۱۶

7.

10
11

این باب را با بیانی باشد و فرموده
 راجع به این سبب از خود فرموده
 قدسی مدینه قدوم بوده ۱۲
 بودی و در نفس است اشاره
 مد فرمودم منصرف بر قدم شده
 و بالا اجل اینک بفری دانستی
 داشت زنا کار و این بزرگوار
 که با مادرش زنا میکرد و قتل
 میخواست و از قتل کردن بپشت
 کینه عاقل بود از آنکه بپشت
 آن بپشت عاقل است بپشت
 مادر خود را قتل کند ۱۹
 نجات یابی چنانچه آن سبب
 و پنهان کرد و از ازم و فتنه
 قلمی و باطنی خاص یافت ۱۲
 قلمی و باطنی خاص یافت ۱۲
 حالت از دست چنانکه شوره
 زبان جان بود و عمل خلعت
 آن که جادوی الهی خالو بود
 چنان خالو بود ۱۲
 در باب و نقد و لا در روز
 کمال است ۱۲
 چنانچه از نفس چنانچه
 چنانچه از نفس چنانچه
 چنانچه از نفس چنانچه
 چنانچه از نفس چنانچه

<p> زانکه خربنده ز خر واپس رود لا جرم چون خبر برون پرده آدمی را عقل و جان دیگرست بر حذر شوزین وجود از زاد هر چه آن نه کار حق بیچسبست که فساد اوست در هر ناحیت از پی او با حق و با خلق جنگ خلق را گمراه و سرگردان کند زانکه زن جزویت نیست کل هر چه گوید کن خلاف آن دنی نفس مکارست و مکر می نماید خنجر و شمشیر اندر آستین خویش با او همسر و هم بسکن او دنی و قبله گاه او نیست قبله اش دنیا است او را مرده دنی مانع عقلمت و خشم جان و کیش نفس را در پیش نهان بس </p>	<p> سالها خربنده بودی بس بود ترک عیسی کرده خبر پرورده غیر فهم و جان که در گاو و خوک همیشه آمد وجود آید گر نفس و روزگار او هیچ نفس است آن مادر بد چاهیت از وی این دنیا می و ن برت نفس میخواهد که تا ویران کند نفس خود را زن شناس از زن مشورت با نفس خود گریس کنی اگر نماز و روزه میفرماید نفس را تبیح و مصحف و یکین مصحف و سالوس او با و مکن نفس بد عهدت و زانو و شکست نفس اگر چه زیست و خورده دانی دشمنی داری چنین در هر خویش نان جو حقا حرامست و فسوس </p>	<p> زانکه خربنده ز خر واپس رود لا جرم چون خبر برون پرده آدمی را عقل و جان دیگرست بر حذر شوزین وجود از زاد هر چه آن نه کار حق بیچسبست که فساد اوست در هر ناحیت از پی او با حق و با خلق جنگ خلق را گمراه و سرگردان کند زانکه زن جزویت نیست کل هر چه گوید کن خلاف آن دنی نفس مکارست و مکر می نماید خنجر و شمشیر اندر آستین خویش با او همسر و هم بسکن او دنی و قبله گاه او نیست قبله اش دنیا است او را مرده دنی مانع عقلمت و خشم جان و کیش نفس را در پیش نهان بس </p>
---	---	---

در باب و نقد و لا در روز
 کمال است ۱۲
 چنانچه از نفس چنانچه
 چنانچه از نفس چنانچه
 چنانچه از نفس چنانچه
 چنانچه از نفس چنانچه

دشمن را خوردارا خوار داد
 ز زور و آتشی باشد ۱۲ پند
 گریه بندی دست او دست تو
 گرگ در زنده است نفس تو یقین
 پس ترا هر غم که پیش آید زور
 همچو فرعون که موسی هشته بود
 آن عدو در خانه و آن کور دل
 چه خرابت میکند نفس لعین
 در خبر شنو تو این سپید نگو
 طمطم طاق این عدو دشمن گریز
 بر تو او از بهر دنیا و بر سر
 چه عجب گر مرگ را آسان کند
 آدمی اندر بلا گشته بدست
 تو سلیمان شو که تا دیوان تو
 تو سلیمان باش بی وسواس و یو
 خاتم تو این دست و هوشد
 جان که او و نباله را خان پرد

دوز را منمبسر بر دارد
 از بریدن عاجز می دیش به بند
 گر تو پایش شکنی پایش است
 چه بهانه می نهی بر هر قسین
 بر کسی تهمت منه بر خویش کرد
 طفل گان خلق را سمری ربود
 با عدو خوش بگینا مان را یدل
 دوری اندازد و سخت این قرین
 باین چنینی کم لگم اغدا اعدو
 کوچو البیس در پنج و ستیز
 آن عذاب سرمدی را اهل کرد
 او ز سحر خویش صد چندان کند
 نفس کافر نعمت و مکرست
 سنگ بزنند از پی ایوان تو
 تا ترا منسوبان بر دجی و یو
 تا نگردد و یو را خاتم شکار
 زاع او را سوی گورستان

له قوله در جملہ اخذت
 علی شریعہ بل فرمود اندر کمالی
 عذوبت نفیست القی کی چنان
 چنان دشمن تر بن دشمنان تو
 نفس را که میانه و پیکر
 تو جا دارد ۱۲

کده باشند
 آن بهانه که از این خبر ظاهر
 معلوم
 بن سبب که برکت
 نفس در این حال
 نفس در این حال
 فی بدین سبب
 انما فی هذا
 منتهای این امر
 لا

کو گورستان بردنی سومی باغ
 سومی قاف مسجد اقصای دل
 نفس ششت کفر ناک و پسته
 سلسله از گردن سگ بر گیر
 باش ذلت نفس کو بدر گشت
 بنگر اندر مصحف آن حثیت کجاست
 در قبال انبیا سومی شکافت
 که ندین اندیشد انگه فی سداد
 ناگهان اندر جهان میزد و لهب
 حکم غالب ابو دای خود پرست
 اسپ تازی را عرب کعبه تعال
 امی ستوران رسیده از ادب
 بهر استوران نفس پر جفا
 همین که این الله یکم و السلام
 تار ریاضت تان و هم من الضم
 زین ستوران بس کده خورده ام
 از کده هایش نباشد چاره

بین مرو اندر پی نفس چوزاغ
 گردی رو در پی عنقاسی ل
 در ضلالت هست صد گل را گله
 زین سبب میگویم ای بنده فقیر
 که معکم گشت این سگ ستم گشت
 جمله قرآن شرح خجست نفس است
 و نفس عادیان کالت نیافت
 مرشیر را بنجه و ناخن مباد
 قرن قرن از نفس شوم بی آد
 تو ستوری هم که نفس غلبت
 خر خواندیت به خواندیت و کمال
 قل تعالوا قل تعالوا گفت
 میرا آخر بود حق را مصطفی
 قل تعالوا قل تعالوا ای غلام
 قل تعالوا گفته که من حافظم
 نفسهارا تا مروض کرده ام
 هر کجا باشد ریاضت بار

نفس قدم عادیان که دید که با وجود
 آنکه سبب عادیان با اینها نیستند
 زبانه و جود این سبب سالان در قی
 اینها کوی و دانه نمی نهند
 شمره طایق این که میست و نهند
 اینها در این دنیا دیده که
 فی الارض
 قل تعالوا ای کعبه
 کلام محمد بنده که کعبه
 بیابیدست داخل عرب است
 تازی را تعالی گویند این است
 جنت فرمود که عیسی بر تازی
 تازی است و گفتند
 پس ای کعبه شایسته ای
 شرف حاصل کنی و دانه خورده
 نشوی

کعبه ای که در این دنیا
 در دنیا خانه است
 کعبه ای که در این دنیا
 در دنیا خانه است
 کعبه ای که در این دنیا
 در دنیا خانه است
 کعبه ای که در این دنیا
 در دنیا خانه است

که ریاضت دادن خامان بکاست	لاجرم اغلب بابر انبیاست
لیک اژدر با ت مجبوس چیست	انچه در فرعون هست اندر تو هست
ز آنکه چون نسرعون اورا نخواست	آتش را نیزم فرعون نیست

حکایت

<p>تاری زین راز سر پوشیده بود تا گیرد او با فسونهاش مار گرد کوستان در ایام برف که دلش از شکل او شد پر ز بیم مار حجت اژدهای مرده دید مار گیرد اینست نادانی خلق کوهر اندر مار حیران چون شود از فرونی آمد و شد در کمی او چرا حیران شدست و مار و دست سوی بغداد آمد از بهر شکفت می کشیدش از پی دانه گانه زنده بود و او ندیدش نیک نیک زنده بود و شکل مرده می نمود</p>	<p>ایک حکایت بشنواز تاریخ گو مار گیری رفت سوی کوسار او همی جستی یکی مار شکفت اژدهای مرده دید آنجا عظیم مار گیرد از رستان شد پدید مار گیرد از بهر حیرانی خلق آدمی کوهرست چون مفتون شود خویشتن نشاخت مسکین آدمی صدهزاران مار که حیران است مار گیرد آن اژدها را بر گرفت کز دهایی چون ستون خانه او همی مرده گمان بردش لیک او سر را با و برف افسرده بود</p>
---	--

حکایت از مرده اژدها

۱۰۰
 قورلا و جی و جی و جی
 حاکم قورلا و جی و جی و جی
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

جامد فزوده بود امی او تباد	عالم فزوده است و نام او جواد
تابه بنی جنبش جسم جهان	باش تا خوشیدر شکر اید عیان
میکشید آن مار را با صد نه جیر	این سخن پایان ندارد مار گیر
تا نهد سنگامه بر چار سو	تا به بغداد آمد آن سنگامه چو
خلغله در شهر بغداد افتاد	بر لب شط مرد مسگامه نهاد
بو اعجب نادر شکاری کرده است	مار گیر می اثر دها آورده است
صید او گشته چو از ابلهش	جمع آمد صد هزاران خاموش
تا که جمع آیند خلعتی منتش	منتظر ایشان و او هم منتظر
گدیه و توزیع میسکو تر شود	مردم و هنگامه افزون تر شود
حلقه کرد و پشت پابر پشت پا	جمع آمد صد هزاران اثر خا
فته دهم چون قیامت خاص و عام	مردم از زن خمی زانو دام
زیر صاعقه پلاس و پرده بود	اثر دها که ز مهر برافسوده بود
احتیاطی کرده بودش آن حفیظ	بسته بودش بارسنهای غلیظ
تا فت بر آن مار خوش شیر عرا	در درنگ و انتظار آفتاق
رفت از اعضای او اخلاط سرد	آفتاب گرم پیرش گرم کرد
اثر دها بر خویش جنبیدن گرفت	مرده بود و زنده گشت او از شکفت
گشت شان آن یک تحیر صد هزار	خلق را از جنبش آن مرده مار

عالم فزوده است و نام او جواد
 باش تا خوشیدر شکر اید عیان
 این سخن پایان ندارد مار گیر
 تا به بغداد آمد آن سنگامه چو
 بر لب شط مرد مسگامه نهاد
 مار گیر می اثر دها آورده است
 جمع آمد صد هزاران خاموش
 منتظر ایشان و او هم منتظر
 مردم و هنگامه افزون تر شود
 جمع آمد صد هزاران اثر خا
 مردم از زن خمی زانو دام
 اثر دها که ز مهر برافسوده بود
 بسته بودش بارسنهای غلیظ
 در درنگ و انتظار آفتاق
 آفتاب گرم پیرش گرم کرد
 مرده بود و زنده گشت او از شکفت
 خلق را از جنبش آن مرده مار

عالم فزوده است و نام او جواد
 باش تا خوشیدر شکر اید عیان
 این سخن پایان ندارد مار گیر
 تا به بغداد آمد آن سنگامه چو
 بر لب شط مرد مسگامه نهاد
 مار گیر می اثر دها آورده است
 جمع آمد صد هزاران خاموش
 منتظر ایشان و او هم منتظر
 مردم و هنگامه افزون تر شود
 جمع آمد صد هزاران اثر خا
 مردم از زن خمی زانو دام
 اثر دها که ز مهر برافسوده بود
 بسته بودش بارسنهای غلیظ
 در درنگ و انتظار آفتاق
 آفتاب گرم پیرش گرم کرد
 مرده بود و زنده گشت او از شکفت
 خلق را از جنبش آن مرده مار

با تحب نعرها نغختند
 می شکست او بنزدان با نالند
 بندها شکست و بیرون شدند زیر
 در بنیت بس خلاقی کشته شد
 مارگیر از ترس بر جا خشک
 گرگ را بیدار کرد آن کور میش
 اژدها یک لقمه کرد آن کیج را
 خویش را بر استنی سجده بست
 نفست اژدها بست او کی مرده است
 گر بیابد آلت فرعون او
 آنکه او بنیاد فرعون نهید
 کریم است آن اژدها از دست فقر
 اژدها را دارد در بر فراق
 تا فرده می بود آن اژدها ت
 مات کن او را و این شوز مات
 مار شهوت را بکش در ابتدا
 کان تص خورشید شهوت برزند

جلگی از جنبش بگرختند
 هر طرف میرفت چاقا چاق تند
 اژدهای زشت غران همچو شیر
 وز قمار و کشتگان صد پشته شد
 که چه آورد دم من از کسبار و دشت
 رفت نادان سوی عزرائیل خوش
 سهل باشد خون خوری حجج را
 استخوان خورده را در هم شکست
 از غم بی آلتی اندر ده است
 که با مرا و همی گشت آب جو
 راه صد سویی و صد هزار و نرند
 پشته گرد و زمال و جاده صقر
 بین گمش او را بخور شیر عراق
 لقمه اوئی چو او یا بد نجات
 رحم کم کن نیست او را اهل صلات
 ورنه اینک گشت مارت اژدها
 آن خفاش مرده ریگت پرزند

۱۰۰
 از ابرو که آید دارد سیکر
 مردم بگفتند می شد و بند
 او شکست می کرد و تران اژدها
 بهر طرف جفت و چاک کشت
 ۱۰۰
 از اژدها که با اینجا اگر
 نفس را سامان ز غوغای حاصل
 که در و خندان شود که از کلام
 آب و باران که در و خندان
 ۱۰۰
 اگر چه اختیار کند که راه صحر
 و باران میبارد که نام برزند
 ۱۰۰
 اژدها که نفس برب
 بی سامانی که است و اگر
 این پشته را مال و جاده حاصل
 گردد جسد را که در ۱۳

نغمی بلند از سینه کشید
در پیش رخسار غمت زینا

مردمان از غم ابله
خود در دست درد و کس

می زدند و در حقیقت خود
خاب می کردند که از دست

آفت محرومی می شوند

آفت محرومی می شوند

۱۲

گویی درم نفس است از تن بپ

بیش ریس اوی باستان

۱۳

تو در شهوت اورا

بیخود خویش نفس را که بند

۱۴

دست خود از تن جانی

تو در چون بندگی

۱۵

گر آن شهوت را اگر گشته

نفس خفته خود بی سر آن شهوت

عقل خفته تراز باطل خواهد کرد

۱۶

بچه منیبت غرق خواهد نمود

۱۷

وقت شهوت و خشم از انسان

انسانیت در میگذرد و در شعله عاقلان

۱۸

می شود پس بران مرد اطلاق آسان

نباید که در ازین سبب من طالب

۱۹

مردم کس

۲۰

تو در که خشم بینی

ترک خشم و شهوت و حرص من اود

و عادات اینها هم الصواب و در اسلام

بر خیالی پر خود بر میکنند
دل اسیر حرص از و آفت مست
زین سبب پس رو آن خود پست
ای مبدل شهوت غمیش کن
سر کند آن شهوت از عقل شریف

خلق پندارند عشرت میکنند
زان عوان مقتضی که شهوت است
و م این مستور نفس شهوت است
شهوت اورا که دم آمد زن
چون نه بندی شهوتش را از زین

حکایت

آن یکی با شمع بریگشت روز
به الفضولی گفت اورا کای فلان
هین چه میگردد می جوین با چراغ
گفت میجویم بهر سو آد می
گفت هست از مرد این بازار پر
گفت خواه هم مرد بر جاده دوره
این نه مردانند اینها صورتند
وقت خشم و وقت شهوت مرد کو
کو درین دو حال مردی در جهان
ترک خشم و شهوت و حرص آوری

کرد بازاری و شش با عشق بود
هین چه می جوی بسوی هر دو کان
در میان روز و روشن چسبیت لاغ
که بود حی از حیات اود می
مردمانند آخر ای و انامی حر
در خشم و بهنگام مشر
مرد نه نمانند کشته شهوتند
طالب مردی و دوا نم کو کبو
تا فدا می او کنم امر و زجان
هست مردی و گنایب

حکایت

۱۲ توره کجای عقل
 چهره زینش نیست
 چاکه عرق بزمین
 برود عقل را از دین
 باز میدارند و برآورد
 رفتن نمیدانند ۱۲
 ۱۳ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۱۳
 ۱۴ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین

<p> نفس زشتش ماده و مضطر بود ذره عقلت به از صوم و نماز این دو در تکمیل آن شد معترض شومیش بی آب دارد ابر را او عدد و ما و غول رهبر نیست روح او روح او و روح او ریختن است زانکه فیضی دارد از فیاضیم نبود آن بهایش بی مانده من ازان حلوائی او اندر نیم صحبت احمق بسی خونها که گشت رنج کور می نیست قهر آن ابتلا احمق رنج نیست کوز حم آورد امین است و از پی تعلیم بود تا چون عقل کل تو باطن بین شوی ای بسی ریش سفید و دل چو قیر معنی این موبدان ای بی سید تاز بهشتش نمانده تا به مو </p>	<p> ای خنک آه کس که عقلش ز بود بس نکو گفت آن رسول خوش نواز زانکه عقلت جوهر است این و عرض اگر کم عقلی مباد اگر را گفت پند نیست که احمق هر که هر که او عاقل بود او جان است عقل و شش نامم و بدن رضیم نبود آن و شش نام او بیفانده احمق از حلوائی اندر نیم ز احمقان بگریز چون عیسی گشت گفت رنج احمق قهر خداست ابتلا رنج نیست کوز هم آورد آن گریز عیسی نی از بیم بود جهد کن تا پیر عقل و دین شوی ای گنجی ریش بیا و مرد پیر شخ که بد پیر یعنی موفید هست آن موی سیه هستی او </p>
---	--

۱۵ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۱۶ خود میدارند ۱۶
 ۱۷ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۱۷
 ۱۸ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۱۹ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۲۰ خود میدارند ۲۰
 ۲۱ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۲۱
 ۲۲ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۲۳ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۲۴ خود میدارند ۲۴
 ۲۵ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۲۵
 ۲۶ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۲۷ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۲۸ خود میدارند ۲۸
 ۲۹ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۲۹
 ۳۰ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۳۱ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۳۲ خود میدارند ۳۲
 ۳۳ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۳۳
 ۳۴ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۳۵ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۳۶ خود میدارند ۳۶
 ۳۷ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۳۷
 ۳۸ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۳۹ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۴۰ خود میدارند ۴۰
 ۴۱ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۴۱
 ۴۲ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۴۳ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۴۴ خود میدارند ۴۴
 ۴۵ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۴۵
 ۴۶ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۴۷ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۴۸ خود میدارند ۴۸
 ۴۹ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۴۹
 ۵۰ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۵۱ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۵۲ خود میدارند ۵۲
 ۵۳ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۵۳
 ۵۴ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۵۵ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۵۶ خود میدارند ۵۶
 ۵۷ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۵۷
 ۵۸ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۵۹ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۶۰ خود میدارند ۶۰
 ۶۱ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۶۱
 ۶۲ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۶۳ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۶۴ خود میدارند ۶۴
 ۶۵ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۶۵
 ۶۶ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۶۷ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۶۸ خود میدارند ۶۸
 ۶۹ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۶۹
 ۷۰ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۷۱ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۷۲ خود میدارند ۷۲
 ۷۳ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۷۳
 ۷۴ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۷۵ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۷۶ خود میدارند ۷۶
 ۷۷ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۷۷
 ۷۸ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۷۹ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۸۰ خود میدارند ۸۰
 ۸۱ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۸۱
 ۸۲ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۸۳ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۸۴ خود میدارند ۸۴
 ۸۵ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۸۵
 ۸۶ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۸۷ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۸۸ خود میدارند ۸۸
 ۸۹ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۸۹
 ۹۰ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۹۱ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۹۲ خود میدارند ۹۲
 ۹۳ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۹۳
 ۹۴ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۹۵ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۹۶ خود میدارند ۹۶
 ۹۷ تو را که که عقل
 می دانند که عاقلند ۹۷
 ۹۸ هم که عقل کند دیگر که کم
 عقل انسان را از سمارت دین
 ۹۹ عقلت انسان را از سمارت دین
 ۱۰۰ خود میدارند ۱۰۰

این زن و مردی که نفسست و نزد
 این دو بایسته درین خاکی سراسر
 زن همچو اندر حواج خانگما ه
 نفس همچون زن بی چاره گری
 عقل خود زین فکر با آگاه نیست
 عقل باید نوره چون آفتاب
 درین عقل نیست با عقل دیگر
 عقل خود با عقل یاری یار کن
 باد و عقل از بس با واره ی
 زین سر از حیرت گرا این عقلت رو
 عقل ایمانی چو شمع عالمست
 عقل او باشد که با مشعل است
 این تفاوت عقلها را نیک دان
 هست عقلی همچو صفت آفتاب
 هست عقلی چون چراغ سرخوشی
 هست پنخانی شفا و عقل را
 گلشنی که نفس روید یک نیست

ای خاندان داری

نیک با بستیت بهر نیک و بد
 روز و شب در جنگ و اندر ماجرا
 یعنی آب رود و نان بخوان مجاه
 گاه خاکی گاه جوید سروری
 در و ما غش جز غم است نیست
 تا ز تیرینی که نبود جز صواب
 یار باش و مشورت کن ای پسر
 اندر هم شور می بخوان و کار کن
 پائی خود بر آج گرد و و نهانمی
 هر سر سویت سر و عقله بود
 پاسبان و حاکم شهر دلمست
 او دلیل و پیشوا می قافله است
 در مراتب از زمین تا آسمان
 هست عقلی کتر از ذره شهاب
 هست عقلی چون ستاره آتش
 کی بیاید بنسب بی نقل را
 گلشنی که عقل روید نیست

این زن و مردی که نفسست و نزد
 این دو بایسته درین خاکی سراسر
 زن همچو اندر حواج خانگما ه
 نفس همچون زن بی چاره گری
 عقل خود زین فکر با آگاه نیست
 عقل باید نوره چون آفتاب
 درین عقل نیست با عقل دیگر
 عقل خود با عقل یاری یار کن
 باد و عقل از بس با واره ی
 زین سر از حیرت گرا این عقلت رو
 عقل ایمانی چو شمع عالمست
 عقل او باشد که با مشعل است
 این تفاوت عقلها را نیک دان
 هست عقلی همچو صفت آفتاب
 هست عقلی چون چراغ سرخوشی
 هست پنخانی شفا و عقل را
 گلشنی که نفس روید یک نیست

بشورت صادر شده است

یعنی عقل ناقص که در در و شفا
 پنخانی مغفرت کما منزل
 با نقل را که عبارت از عالم است
 خواهد یافت

گلشنِ کریم و مدگر و دو تباہ
صیقلِ عقلت بدان و اوست حق

گلشن کز دل مدد و انس حقا
که بد و روشن کنی دل را در حق

باب ہفتاد و بیستم در قلب

هر کسکه زان ازاره ر و تشه لی
 هر که صیقل پیش کرد و آهوش دید
 پس جو آهین گر چه تیره و سیقه
 صیقل کن بکد و روزه سینه را
 تا دولت آئینه گردد و بر صورت
 آئینه دل چون کنی صافی و پاک
 آهیم ببینی نقش و هم نقش را
 آهین از چه تیره و سیقه نور بود
 گر تن خاکی غلیظ و تیره است
 صیقله دید آهین منخوش گردد و
 تا دور و اشکال غیبی رود و در
 خانه آن دل که مانند بے ضیا
 تنگ و تاریکست چون جان جهود
 گوهر بهتر از چنین بل مر ترا

عجب ایند لقب در حقیقه
بیشتر آید بر صورت پدید
حقیقه کن حقیقه کن حقیقه
و فقر خود ساز آن آینه را
اند و هر سویی که سیم
نقشها بینی برون از آب خاک
فرش دولت را و هم فراش را
حقیقه آن تیرگی از و سکه ربود
حقیقش کن زانکه حقیق گیر است
تا که صورتها توان دیدن در و
عکس حرمی و ملک در وی چهره
از شعاع آفتاب کبیر
بی توان از ذوق سلطان و ذوق
آخراذ کور تی دل خود بر تر آ

قلمبر کے لئے ہر
 شخص قدر معنی کی تلب ستی
 آتا عرب کی تلب ستی
 ۱۲
 قلمبر کے لئے ہر
 شخص قدر معنی کی تلب ستی
 آتا عرب کی تلب ستی
 ۱۲
 قلمبر کے لئے ہر
 شخص قدر معنی کی تلب ستی
 آتا عرب کی تلب ستی
 ۱۲

روغسته و نگشته سخنوان
 کان جمال ل جمال باقیست
 عرش با آن نور و با بهنامی خویش
 گفت پیغمبر که حق فرموده است
 در زمین و آسمان و عرش نیز
 در دل مومن گنجهای عجب
 و کف حق بهره داد و بهر زین
 اصیل لطف و قهری در میان
 ای قلم بنگر که اجلایستی
 دیده دل هست بین الاصبغین
 یوسف وقتی و خورشید بر ما
 دل که آبسته غم و خند نیست
 گام در صحرائی دل باید نهاد
 امین آبا دست فل ای دوستان
 گرد پای دل همیگر دای پر
 دل چو نبود تن چه داند گفتگو
 ایدل او کین و کراهت پاک شو

دل طلب کن دل منه بر استخوان
 و دلش از آب حیوان ساقیست
 چون بدید او را برت انجائی خو
 من گنج هم هیچ در بالا و پست
 من گنج این اقیانان ای عزیز
 گر مرا جوئی دران دلها غلب
 قلب مومن هست بین الاصبغین
 کلب دل با قبض لبطی زین بنا
 که میان اصبعین کیستی
 چون قلم در دست کاتب جمین
 زمین چه وزندان برای هر و نا
 تو گو که لائق آن دید نیست
 زانکه در صحرائی گل نبودش او
 چشمها و گلستان در گلستان
 بان ز پای حوض تن نیکن خذر
 دل بخود تن چه داند جستجو
 و انگهان اسحر خوان چالاک شو

قدت بخت باری لطف و قهر
 هر دو موجود است و دل انسان
 از همین انگشت قدرت الهی شگ
 و زانی دارد ۱۲
 این قلم در دل که گوی
 یعنی دل که از اسباب سرور
 خادمان و از انوار خورشید
 شادمان دل یافت و دیار
 نوز یک ندارد ۱۳

به نور گیتی
 به نایب جمیع
 در آن مقام از انوار
 در آن نور و اوست
 چون در آن مقام
 در دریا چون
 نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی

بر زبان الحمد و اکراه و درون
 همه گشتی کونشان حامدون
 محمد عارف مر خدا را راست
 از خیر تار یک چشمش بر کشید
 هست دل مانند خانه کلمان
 از شکافت و روزن دیوارها
 و آنکه دل بیدار دار چشم سر
 طوطی کاید ز وحی آواز او
 اندرون است آن طوطی بهبان
 میسر شدایت را تو شاد از او
 دل تو این آلوده را پنداشتی
 تو همی گویی مراد دل نیز هست
 نی دل اندر صدر هزاران حاصل
 آن دلی که آسمانها بر ترست
 آن دلی آور که قطب عالم است
 نور نور چشم خود نور است
 باز نور نور دل نور خداست

ز جان جان جان جان

از زبان تلبیس باشد با فسون
 نی بروت هست اثری اندرون
 که گواه حمد او شد پاوست
 و زنگ زندان دنیایش خرید
 خانه دل را نهان همایگان
 مطلع گردند بر اسرارها
 اگر بخشد بر کشاید صد بصر
 پیش ز آغاز وجود آغاز او
 عکس او را دیده بر این و آن
 می پذیر می ظلم را چون داو او
 لاجرم دل زایل دل برداشتی
 دل فرار عرش باشدی پست
 در یکی باشد که است آن کدام
 آن دل ابدال یا سنجبر است
 جان جان جان جان آدم است
 نور چشم از نور و لها حاصلست
 کوز نور عقل و حس پاک و جد است

علی در معرفت
 در آن مقام از انوار
 در آن نور و اوست
 چون در آن مقام
 در دریا چون
 نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی

به نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی

در این دل بجهت
 اندوخته دل فخر من است
 که بدان معرفت
 اینست که حاصل میشود
 پس سوز نماند که
 راد تصور کرده و دران دل
 که در حقیقت دست
 در آن مقام از انوار
 در آن نور و اوست
 چون در آن مقام
 در دریا چون
 نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی

به نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی
 به نور و طوطی

نور دل را نور حق تزیین بود
 و انگهان گفته خدا که سنگرم
 منظر حق دل بود در دوسرا
 نی نظر گاه شجاع آن آه نیست
 حق همیگوید نظر ما بر دست
 تنگرم در تو دوران دل بنگرم

معنی نور علی نور این بود
 من بظاہر من بباطن بنگرم
 که نظر در شاه آید شاه را
 پس نظر گاه خدا دل نی نیست
 نیست بصورت که آن آب و گلست
 تحفه آور آوری جان بر دم

حکایت

دید موسی یک شب بانی را برادر
 اسی فدای من فدایت جان من
 گر به بینم خانه ات را بر دوام
 هم پیر و ناهای روغسین
 سازم و آرام به پیش صبح و شام
 تو کجائی تا مشوم من چاکرت
 کفشت ابراه بود پاره زخم
 و ترا پاری آید به پیش
 و سنگت بوم با کم با کمیت
 اسی فدای تو همه بزهای من

گویم گفست اسی خدا و ای آله
 جمله بزه ها و خان و مان من
 روغن و شیرت بیارم صبح و شام
 و گچله جو غرات تا زمین
 از من آوردن ز تو خورد طعم
 چارقت دوزم کم شانه سرت
 و ر بود در پای جاری را کنم
 من ترا غنوار باشم همچو خویش
 وقت خواب آید بر و هم جا بکیت
 اسی بیادت هی می می های من

شفقت آن حضرت
 بر این کاتب
 ۲۰۶
 سرور جان می بخشد

سلطان پیرایہ دین محمدی علیہ السلام اور احباب

ہر کسی را سیرتے بہا دہ ام	ہر کسی را اصطلاحی دادہ ام
ہندیان را اصطلاح ہند مع	ہندیان را اصطلاح ہند مع
در حق او شہد و در حق تو سم	در حق او مدح و در حق تو ذم
وز گران جانی و چالاکی ہر	ما برای از پاک و نا پاکی ہر
مار و ان را بنگریم و حال را	ما و بزرانگریم و قال را
گر چہ گفت لفظ ناخاص مع بود	ناظر قبل کہ گشت اشع بود
سوز خواہم سوز با آن سوز ساز	چند ازین الفاظ و اصنام و مجاز
سوختہ جان و روانان دیگرند	موسیا آداب دانان دیگرند
گر بود پرخون شہید اورا شتو	گر خطا گوید و را خا طے مگو
این خطا از صد ثواب و لست	خون شہیدان را از آب و لست
آن محی لفظ مقبول خداست	گر زبانت کج بود نیست رست
جامہ چاکان را چہ فرمائی رفو	تو ز سرستان قلا ویزی مجو
در بیابان از پی چوپان دوید	چونکہ موسی این عتاب از حق شنید
گر داز پرہ بیابان برفشانند	بر نشان پامی آن گشتہ رانا
گفت مفرودہ کہ دستور سی	عاقبت دریافت اورا او بدید
ہر چہ میخواہد دل نیک بگوئی	ایہیچ آداب و تربیت مجوی
ایمنی وز توجہسانی در امان	کفر تو دینست و دینت نور جان

۱۰۰
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ
 شین محمد از زبان شان بنی
 آمد و بجا کے شہدین بود
 اسہد سیمین لہدی گفتند
 باین ہر حالکہ ملا علی انظار
 ۱۰۱
 زین شان کا شہد
 چنانچہ در وصف شان گفتند
 ۱۰۲
 بلال ۱۱
 نور ماقت لفظ
 یعنی راستہ تروت
 باشد مراد از ان ذات پاک
 حضرت موسی علیہ السلام
 در مورد کے بہنے عاقبت

لحظه گفت که ای موسی زنی
 بی چنان گفت که ای موسی زنی
 تو آن حالت گفت که ای موسی زنی
 شد چون کار تو رفت از تو قال
 نیست ست ازین بود که موسی زنی

سبیل از روی
 بود حدیثی از جیب
 قشای تو بقدر افکار
 شریع باشد ظاهر ترست
 از غرض قلب نیست از ادب و جوی

شکل خفا
 ۲۰۹
 از آن خفا که در سبیل
 و نهیات خالی باشد
 و همان است هم شاهد
 بر گشتن اطمینان
 درین خفا که چاکر
 از خفا که در زبان
 و خفا که در گوش
 و خفا که در دل

<p>ای معاف یفعل الله ما یش گفت ای موسی از آن سو رقم تا زیاده بر زدی سپید گشت محرم تا سوت مالا هوت باد بان و بان که حج گوی و سپاس حمد تو نسبت بان که بهرست رود بان خویش تن پاک کن</p>	<p>بی محابار و زبان را برکش صد هزار سال زان بگذشتام گنبدی که دوزگردون برگشت آفرین بر دست میرزا و ت باد همچو تا فرجام آن چو پان ششاس یکایک آن نسبت بختی بر سرست روح خود را چایک و چایک کن</p>
--	--

باب هفتاد و ششم در روح

<p>بحث جان اندر مقام دیگرست بحث عقل که در ورم جان بود بحث عقل و حس از روان یاب آب صافی در گلی پنهان شد چون بخت بیدار نبود حسان جان همه روز از کدو خیال فی صفائی نماند فی لطف فر روح میردت سوی چرخ برین خویشتن برین کردی زین شغل</p>	<p>آباد که جان را تو اقام دیگرست آن دیگر باشد که بحث جان بود بحث جانی یا عجیب یا یاب جان صافی بسته ابران شده هست بیداری چو در بندان در زبان و سود از خوف زوال فی بسوی آسمان را سپهر سوی آب و گل شدی در سفین زان جودی کویدان شکست قوت</p>
---	--

علی بن ابی طالب را از روز سیدان
 نبی شریف جدا کنان در ت
 در بابی صحبت کنی که در
 علی بن ابی طالب را از روز سیدان
 نبی شریف جدا کنان در ت
 در بابی صحبت کنی که در

صالح عبداللہ راجہ سائینڈ
نواز سید ویدائی کہ سائینڈ
ریاضہ سائینڈ ۱۲

الزام نفس را بر بندگی خدا
نیز اگر روح را با نفس برز
سوا فتنی نباشد ۱۳

آئینہ جان بسا رہی ہے
ست کہ در و جہاں سرف
کئی مشاہدہ دیکھو
تو کہ آئینہ

۱۰۔ نیکان بنو

بریت و مردانہ

مکہ از الحاش نفی

ان ارواح
شہدانی پاک و صاف
اصلاً و دوا

روایت انبیاء علیہم السلام
بہار ائمہ اربعہ

•

جان به معنی دین ره بخلاف
تا علف اندر بودنی قیمت
اسب بهت سوی آخور تا سختی
آخر آدم زاده اسی ناخلف
صورت رفت بود افلاک را
صورت رفت برامی جمبه است
روح همچون صالح متن ناقه است
روح صالح قابل آفات نیست
ناقه جسم ولی را بنده باش
عیسی روح تو با تو حاضر است
لیک پیکارتن پر استخوان
روح خود را متصل کن اسی فلان
روح محبوب از تقایش در عذاب
آینه آهن برای نقشهاست
آینه جان نیست الا روی یار
جان اول نظر در گاه شد
روحهای که نفسها رسته اند

هست همچون تیغِ چوین در غلاف
 چون برون شد سوختنِ آفت
 آدم سجود را نشناخته
 چند پنداری تو پیشِ را شرف
 معنیِ فِعت روانِ پاک را
 جسمها را پیشِ معنیِ اسهات
 روح اندر وصلِ متن در فاقه است
 زخمِ بر ناله بود بر ذات نیست
 تا شوی بارِ جِ صالحِ خواجِه تاش
 نصرت از دُشمنِ خواهِ کوهِ خوش ناست
 بر دلِ عیسیٰ مننه تو هر زبان
 زود بارِ وِلاهِ قدس ساکنان
 روح واصل در بقا پاک از حجاب
 آینهٔ عیسیٰ جانِ سنگینِ بهشت
 رویِ آن یاری که باشد نلانِ بیا
 جانِ جانِ خودِ مظهرِ اندر شد
 انبیا کو هر بر نشایسته اند

نہیں

٢٠

و بسجود رستن از نادانی است
نی خورش نازدست دلی صبر و قرار
تا بود و کین بند از پا بگند
آن قفس را در کشائی چون بود
تا بگل بنها کند و در عدن
سوختی جان را متن افر و خستی
کان چنان باهی نهان شد ز پر میغ
بر مرید است و حیات و در نما
در کمی خوشکی و نقص و عنین
در تنزاید مرجعت آسجا بود
آفلی حق لا اُحِبُّ الا انسلین
اندرین پستی چه بر چسبیده
چشم را سوی بلند ی نه هلا
آن نداسید ان که از بالا رسیده
تاروی هم بردین هم بر فلک
کتر از حیوان شدی این انجوان
پرو بالش را بصد جاسته

دینان قورده ایله
 دیور مقدر دشان حضرت
 آدم علی السلام
 مراد منی نبوت دایجا
 که دیان آموگیا اینچه ایلی
 درینجا انادو که که گهر
 شاهدار در کل بیان کرد ۱۲
 شاهدار در کل بیان کرد ۱۲
 قور توتین مقنون
 این شعر موجب فرمای این مطلع
 باشد + آدمی زاده طرف نبوت
 سینه نشسته در جویان +
 گزیندن آن شود و این
 بدو کند میل آن شود و این
 قوله جبرئیل مراد از
 جبرئیل آنجا که هست یعنی نبوت
 آنها که در دلالت نفسانی روح را
 از سر عالم بالا و استصال غمت
 مخرجان باز داشته اند

از خداست ۱۱
 و میدانی که فوت و مدد
 از دستش معجز است ۱۲
 اگر چه آفتاب در عالم نظر غوغا
 در لعل کس است که من ادا فرم
 نایب یافت جان که شادمان
 تصورم از لعل ندارد چه باشد بقیه
 و کلام خداست ۱۳
 اگر نشان مضاف شود
 خدا رسول علی نموده است
 با جا و بیکار در دین ادا
 و بیکار در دین ادا کند و بیا
 بیرون باشد ۱۴
 و کلام خداست ۱۵
 آدمی که گوشت و مغز
 چشم و گوش است در دین
 آسمان و آواز میکند ۱۶

جان ز ریش و بدت تن عاریست
 موسی جان سینه را سینه کند
 خسرو شیرین جان نوبت ز دست
 یوسفان غیبش کرمی کشند
 اشتران مصر را و موسی ما
 شهر ما فردا پراز شکر شود
 در شکر غلطید اسی حلوا ایان
 میکشد حق راستان انا شد
 معده حلوائی بود حلوا کش
 هیچ گند از تپ صفرا اثر
 نیشکر کو بید کار نیست و بس
 یک ترش در شهر با اکنون نماید
 نقل بقلست می بر می صلا
 سرکه در ساله شیرین می شود
 آفتاب اندر فلک رنگ نمان
 چشمها خمور شد از سهره آ
 چشم دولت سحر مطلق می کند

این
 در است
 فشانند

لیک تن بجان بود مردار است
 طوطیان کور را بینا کند
 لاجرم در شهر قند از زن شدست
 تنگهای قند و مصری بگیرند
 بشنودای طوطیان بابک را
 هکر در انست از زن تر شود
 همچو طوطی کور می صفر ایان
 قسم باطل باطلان مای کشد
 معده صفرا می بود سر کا کشد
 تا بیانی از دمان طعم شکر
 جان بر افشانید یا ر نیست و بس
 چونکه شیرین خسروان ابرش اند
 بر مناره ر و بزین بانگ صلا
 سنگ مرمر محل در ترین می شود
 نذر با چون عاشقان بازمی کنان
 گل شکوفه می کند بر شاخسار
 روح شد منصور انا اسحق می کند

لعل و در بستان
 غرض از این چایم بن است
 کسان از غایت لطافت تو
 آن خنده است که راز نهایی
 از وی ستانده بودیم نیست
 بجل ساحت حق با حال
 شود و ارامی این مطلب
 در چای لطافت که غریب
 عجب باشد فرمودند که
 بهشتی بجای خست طبیعت
 با طبع می باشد و از نجاست
 بهشتی علی او طوطی
 ۲۱۳
 و در دهان المون حلو و کرم
 ۲۲
 که بر است ابل خضر شیرین تر
 یکم که اندامی بایند که صفرا
 را از آن کن تا قابل خوردن
 شیرینی باغی و مردار از من
 همان خورشاقش نصفا فی باشد
 و بس ۱۲
 ۲۳
 اندکی ترش بین
 فیضان بود فیض بکمال
 و لاغت به نظر بایند ۱۳

دوست میدادند او را ۱۱
 خدا و شان را داد و شان را ۱۱
 دوست میدادند او را ۱۱
 خدا و شان را داد و شان را ۱۱
 دوست میدادند او را ۱۱
 خدا و شان را داد و شان را ۱۱
 دوست میدادند او را ۱۱
 خدا و شان را داد و شان را ۱۱

روح بازست و طبایع را غما او بهمانند و میان شان زار زار میل تن در سبزه آب روان میل جان اندر حیات و حیرت میل جان در حکمت و در علوم میل جان اندر ترقی و شرف میل عشق آتش هم سوزی جان چونکه هر جزوی بهجود ارتفاق گوید ای اجزای پستی و شمیم چه کن تا جان غمگد گد دست	دار و از داغان چندان غما نه چو بو کبر می میان سبز و زان بود که اصل او آمد ازان زانکه اندر لا مکان اصل نیست میل تن در باغ و در غنچه کرم میل تن در کسب اسباب و علف زین محبت را بکجیون را بدان چون بود جان غریب اندر فراق غربت من سخت تر من غم شیم تا بر وزمگ برگی باشد
---	---

باب هفتم و هشتاد و نهم در موت و مجاز

مرگ هر یک ای پسر هر یک است ای کمی ترسی ز مرگ اندر فرا خلق در بازار یکسان میروند همچنین در مرگ یکسان میرویم عاقبت آید ضایع می شود غم خود از شیشه بخواه ای چرخ	پیشش شمن دشمن و بر دوست است آن ز خود ترسانی ای جان هوش آن یکی در ذوق و دیگر در غم نیم در خسران و نیم در خیر چند باشد مهلت آخر شرم آ پیش از آن که بر توان روزی رسد
---	--

در سبزه آب روان
 در باغ و در غنچه کرم
 در کسب اسباب و علف
 در محبت را بکجیون را بدان
 در غم شیم
 در غم خود از شیشه بخواه ای چرخ
 در سبزه آب روان
 در باغ و در غنچه کرم
 در کسب اسباب و علف
 در محبت را بکجیون را بدان
 در غم شیم
 در غم خود از شیشه بخواه ای چرخ

<p>پیش تبدیل خدا جانبار باش چون انار و سیب شکستست وانکه بوسیدست نبود غیر پانگ انچه بوسیدست اور سوا نشود این زمان کردت ز خود آگاه مرگ رمز مردن این زمان در یافتی زانکه بدمرگیت این خواب گران از رسویش رو مگردان انفیضول می کنند این قوم بروی رشخند</p>	<p>این بدهای نراغ این جان باز باش کشتن و مردن که بر نفس و تن است انچه شیش نیست او خدا ناردانگ انچه با معنیست خود پیدا نشود گوید اندر نزع از جان آه مرگ در وقایع خویش را در باختی پس عجز آفر خود کنید امی خفنگان در دوازده مرگ می آید رسول مرگ کین جمله از دور حشمتند</p>
---	--

باب هفتم در موی برار و احرا

<p>از برون آواز شان آید زوین ما بدین رستم زین تنگین نفس ظالم بر سر مرگ باطن زمرگی تلخ بنوبش ایشان مرگ تن تلخ کی باشد کسی را کشش بر بند روح سلطانی ز زندانی بگست رفت آن طاووس عروشی سومی غش</p>	<p>که ره رستن ترا نیست این جز که این ره نیست چاره درین نفس ظالم هر شش بر نهان پابندی چون رونما از چاه و زندان در چمن از میان زهر ماران سومی قند جامه چه در میوه خاکیست چون رسید از آفتابش بوی غش</p>
--	--

۱۵ کشتن و مردن
یعنی توبه و توبه نفس من
چنان است که هر چه در توبه
را بکنند از توبه توبه قابل
در دکان توبه توبه قابل
انکه در توبه توبه قابل
در دکان توبه توبه قابل
قابل است در توبه توبه قابل
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بہر کردی آنا سناست
کہ این چند نفس آئی سناست
آزاد و حصول نهای
عالم فی یکین و
در ریاضت و دیاب
مورد نصیحت کن ام

فاجان صادق در عشق محض
شیرینا کمال

خلق گوید مرد آن مسکین فلان
گرتن من همچو تنها خفته است
جان چو خفته در گل و نسیر بود
وز رحم زادن چنین را رفتست
چون مرا سویی حل عشق و هواست
ز آنکه نهی از دانه شیرین بود
دانه مروی مرا شیرین شد
دانه کش تلخ باشد مغر و پوست
مرگ شیرین گشت و نقلی زین سرا
چون نمونم آموخت گفتمای صافین
چون لغت بودم از لطف خدا
صورت تن گر بیهوش من کیم
حکمه گوید که بیهوشم از بیهوش
بار دیگر از ملک قربان شوم
خنجر و شمشیر خنجر جان من
در هوا می عشق حق رقصان شود
جانهای بسته اند از بزرگ

دفت واصل کرد بدین
 قدوم پس که بقدر مسرت
 در شادمانی و نشاط
 هم کارگاه را حاکم
 بنزد خود آفرید و در آن
 آب و گل و ای می پایداری
 بستره ای هر گاه که
 در جوارش درازید
 در آن نقاشی کرد و
 حقیقی نقاش

تور

جان و
نقار کرد و باد باشد

یکی چون عابدیست آن آزاد مرد
 رفت پیش عابدی آن کارش را
 گفت داد و در عابدی یادگار
 رفت پیش عابدی آن کارش را
 گفت داد و در عابدی یادگار
 رفت پیش عابدی آن کارش را
 گفت داد و در عابدی یادگار

حکایت در بیان توبه نصوح چنانکه شیرازستان بیرون آید و باز
 به پستان نرود و آنکه توبه نصوح کرده باشد هرگز ازان گناهی
 یا و نه کند بطریق غیبت بلکه هر دم نقشش از فرون شود و آن نفع
 و لیل آن باشد که آن تائب لذت قبول یافته است ازان
 شهوت اول بی لذت شده این لذت بجای آن نشست
 چنانکه نه عشق را جز عشق دیگر به چرایاری گیرنی و
 نحو تر به آنکه دلش باز آن گناه را غیب میشود و علامت آنست
 که لذت قبول نیافته است و لذت قبول گناه نه نشسته است
 و غیره الیسی می نشده است و نیمه و الحسری بروی باقیست
 و یافته شود و احکام کیفیه الاشعاره -

لب خوش و در دل رازها
 عارفان که جام حق نوشیده اند
 رازها را نه بود و نشیده اند
 هر که اسرار کار آموخته اند
 نه کردند و باقی دو خشنود

است خندید بگفت ای بنهاد
 زانکه دانی این لذت توبه و داد
 و بیان آنکه دعای حاجت
 وصل فرخواست و حاجت
 و چون در خواست حق
 از او شنید که نتوانی
 بصر و سنان و دیدار تو را
 و زیارت و استغاثه را
 و درین سبب است که درین
 از آن عارفان است که درین
 کاران سبب است که درین

بود مردی پیش ازین ناشی صوم بود روی او چو خسار زنان او بجام زنان دلاک بود سالها میگرد دلاکی و کس زانکه او از خوش زن دار بود	بمزد لای زنان او دستوح مردی خود را همین کرد و او نهان در دغا و حيله بس چالاک بود بونهره از حالت آن ملبهوس ایک شهوت کامل بیدار بود
--	---

از او شنید که نتوانی
 بصر و سنان و دیدار تو را
 و زیارت و استغاثه را
 و درین سبب است که درین
 از آن عارفان است که درین
 کاران سبب است که درین

نوشت چنانکه در این کتاب
در باب اول از کتب قدسیه
در باب اول از کتب قدسیه
در باب اول از کتب قدسیه

کان دعای شیخ چون هر دست
چون خبا از خود سوال مکن کند
پاک سبب آنست ضعیف ذوالجمال
اندر آن حمام پرچی کردشت
گوهری از حلقه های گوشش او
پس در حمام را بستند سخت
رضه ها جسته چون پیداشد
پس بچوبتن گرفتند از گراف
و شکاف تحت فوق و در طرف
بانگ آمد که همه عریان شوید
یک بیک را حاجب بستن گرفت
آن نصیح از ترس شد در خلوتی
پیش چشم خویش او میدیدم
گفت یاب بار بار گشته ام
کرده ام آنها که از من می سزید

فانیت گفت و گفت خداست
پس دعای خوشی همچون کند
که بماندش ز نفیس و وبال
گوهری از دستش یا ده گشت
یا ده گشت و هر زنی جز تو
تا بجویند اول اندر پنج خست
وزو گوهری ز هم رسوا نشد
در دمان و گوش و اندر شکاف
جستجو کردند در از طرف
هر که هستند از عجز و از نوید
تا پدید آمد که در شکاف
روی زرد و لب کیو و از خشتی
سخت میلزید او مانند برگ
تو بها و عهد با شکسته ام
تا چنین سبیل پای در رسید

فانیت گفت و گفت خداست
پس دعای خوشی همچون کند
که بماندش ز نفیس و وبال
گوهری از دستش یا ده گشت
یا ده گشت و هر زنی جز تو
تا بجویند اول اندر پنج خست
وزو گوهری ز هم رسوا نشد
در دمان و گوش و اندر شکاف
جستجو کردند در از طرف
هر که هستند از عجز و از نوید
تا پدید آمد که در شکاف
روی زرد و لب کیو و از خشتی
سخت میلزید او مانند برگ
تو بها و عهد با شکسته ام
تا چنین سبیل پای در رسید

بعد از این باب
در باب اول از کتب قدسیه
در باب اول از کتب قدسیه
در باب اول از کتب قدسیه

۲۲۱

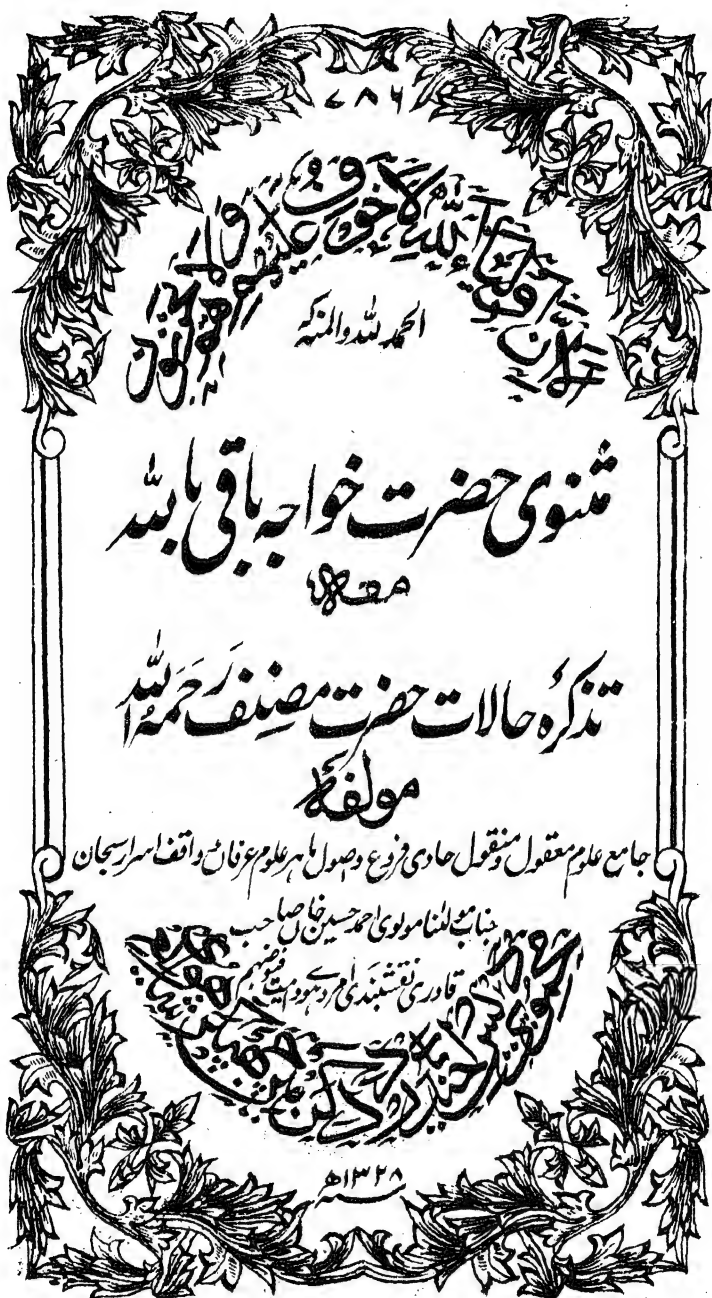
نصف این کتاب

اول اورا خوا
بهر جست و خروش تا بغیر از
ما بود کار نرایید از وی
ازین مهلت را نذخیش را
پس عیالها از وی خواستند
و در بر آن عذر می نهان
و در ذرا کینه گفتند
چو عیالی خواست
که بجزم تو اندازد
ای من

سم سم سم

انگیز گفتیدم زباز صید کیست
 لبس چو میداند ز من جز اندک
 من همی آن دامن و ستارین
 دل البیسی مرا استاد بود
 حق بدید آن بس و ناید و کرد
 از رحمت پوستین و دوزخ کز
 هر چه کرد و مصلح ناکر ده گرفت
 بچو سوسو سنم آزا دکرد
 در نامه پاکان نکوشت
 عفو کردم جنگلی جسم و گناه
 او کردم چون رسن شد آوین
 آن رسن کجرفتم ویر و ن شدم
 درین چاهی میبودم اسیر
 از چو رس در تنگنا بودم درین
 آفرینهار بر تو باد ای خدا

عمر بن الخطاب



۷۸۶
الحمد لله والمنة
مشتاق

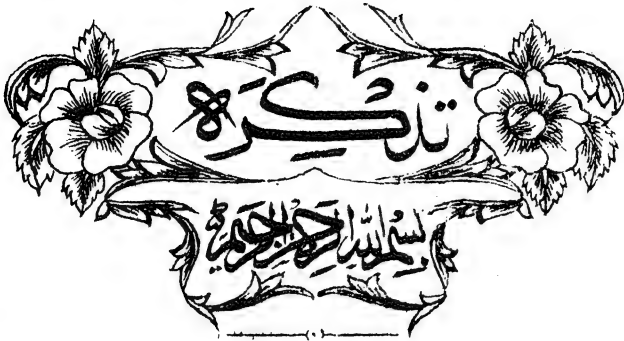
مشنوی حضرت خواجہ باقی بابہ
مع

تذکرہ حالات حضرت مصنف رحمہ اللہ
مولفہ

جامع علوم معقول و منقول حادی فروع و اصول ماہر علوم عرفان واقف اسرار سبحان

کتاب خانہ مولوی احمد حسین خان صاحب
قادر علی نقشبندی اور مہر علی نقشبندی

۱۳۲۸ھ



بعد حمد خدا کے دو جہان و نعت رسول مقرر عالم و عالمیان فقیر پیمان احمد حسین خان
 قادری نقشبندی مجددی مظہری نسیم اللہی حکیم بادشاہی امر و ہومی غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ
 بخدمت ناظرین نامکین شہنوی شریف ہذا عرض پرواز ہے کہ اس کتاب نایاب سلک جواہر
 بے بہا و نظم دروغہ اس کے مصنف قدس سرہ العزیز کا نام نامی اور اسم گرامی مشہور و آشکار
 کالشمس فی نصف النہار آپ کے صحیح اور مختصر حالات کا تذکرہ عالم فہم اردو زبان میں قلمبند
 کر کے دیہ شایقین کیا جاتا ہے تاکہ شہنوی شریف کے ساتھ ساتھ اُس کے مطالعہ سے بھی
 ارباب صدق و یقین بہرہ اندوز ہوں اور فیضان حاصل کریں واللہ ولی التوفیق وھو
 خیر فیتی ۵

یہ شہنوی مصنف آفتاب چرخ ہدایت و ایمان شمع یزیم ولایت و عرفان و سنگیہ کیسان
 فریادرس حاجتمندان - حاجی بدع و طغیان سر حلقہ عرفائی زمان - پیشواے کاملین و مکملان
 غوثِ وقیع و قطب دوران چراغ خانہ خواجگان نقشبندان - واقف اسرار اللہ حضرت
 خواجہ سید رضی الدین محمد المعروف بہ خواجہ باقی باللہ حاجت روا کے خلق اللہ

ابن قاضی عبدالسلام کابلی قدس سرہ العزیز آپ کا مولد شریف خاص شہر کابل اور سنہ ولادت باسعادت نوسوا کہتر ہجری ہے۔

یون تو زمانہ طفولیت ہی سے آپ کی جبین صلاحیت آگین سے آثار بزرگی اور اقدس نمایان اور انوار ولایت و معرفت تابان۔ اور طبیعت نیک طوئیت تفرید و تجرید پسند اور چہرہ اقدس سے کمالات فقر و رخشان تھے اور کم سن ہی سے آپ کتب و ریہ علوم عربیہ کی تحصیل علامہ وقت حضرت مولانا محمد صاوق حلوائی کی خدمت میں کر رہے تھے ہنوز فلاح التحصیل نہ ہونے پائے تھے کہ جذبہ عشق الہی اور ولولہ جوش و خروش نامتناہی جو فطرۃ آپ کے خمیہ میں داخل اور پہلے ہی سے قدرۃ آپ کو حاصل تھا موج زن اور شعلہ افکن ہو گیا۔ آپ تعلیم علوم ظاہری سے برعاستہ خاطر ہو کر فقرائے کاملین مجاذیب و سالکین کے تلاش میں مختلف اصصار و دیار میں تشریف لے گئے اور ان کی حجو میں شہر شہر چھوڑ کر پھرتے پھرتے شہر ماوراء النھر میں پہونچے جو اس زمانہ میں ماوامی علماء و فضلاء اور مرج فقر و اولیاء تھا۔ مشائخ وقت کی خدمات میں ملاقی اور اونسے جو یائے نشان در مقصود کو ہر مطلوب ہوئے۔ بعض بزرگوں کے معتقد ہو کر انکی خدمت میں بیعت حاصل کرنے کے ارادہ سے استعارہ بھی لیا۔ حضرت خواجہ محمد یار سا رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح سے یہ ارشاد ہوا کہ تعلیم سلوک بعد کہ واول اخلاق کی اصلاح لازم ہے۔ آپ نے حسب بعد تکمیل تہذیب اخلاق پہلے حضرت خواجہ عبدیہ غلیفہ مولانا لطف اللہ خلیفہ مولانا خواجگی و ہمدی قدس سرہ اہم کی خدمت فیض ربیت میں بیت توبہ و انابت حاصل فرمائی۔ بعد حضرت افتخار شیخ سمرقندی غلیفہ خاندان کہسار خواجہ احمد بسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں۔ پھر اس کے بعد حضرت خواجہ

امیر عبد اللہ ملجنی رحمہ کی خدمت میں مگر ان آخر الذکر بزرگ سے مصافحہ کرتے
 ہی آپ کو نہایت غیر مترقبہ حاصل ہوئیں اور تاقیامت برکات باقی رہنے کی امید بندھی
 اور خطرات اور وسوسے سے ایک حد تک نگاہداشت ہو گئی۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کو عالم مثال یعنی خواب میں ذات خاص حضرت خواجہ
 بزرگ خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ سے بیعت توبہ نصیب ہوئی
 جس سے آپ کو استقامت تامہ اور جمعیت دائمہ حاصل ہو گئی۔ اور یہ نوبت پہنچی کہ
 آپ نے اپنے تمام عزیز و اقارب و دوست احباب اور سب مشاغل اور جملہ کار و بار کو
 یک لخت چھوڑ چھڑا کر زانو یخوت اور گوشہ عزلت اختیار کر لیا ہمہ وقت یاد الہی میں
 محو و مستغرق تھے۔ ایسی آتش عشق و محبت مشتعل ہوئی اور محبِ حقیقی سے ملنے کی
 آرزو اور تمنا دامنگیر ہوئی کہ آپ شب و روز بے تاب و بے قرار نالان و گریبان رہتے
 تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اس کیفیت کو بمقتضائے شفقت مادی بر داشت نہیں
 کر سکتی تھیں اور بعض اوقات بے اختیار ہو کر بارگاہِ احدیت میں نہایت گریہ و زاری
 کے ساتھ مناجات کرتی تھیں کہ اے پاک پروردگار میرا فسرہ زندگی تیری عیب اور محبت
 میں گم گشتہ اور دنیا سے برگشتہ اور شب و روز تیری یاد سے یگانہ اور عزیز و نیکو گاہ کو تیرے
 ذکر میں مجھ کو مشغول ہے اور تیرے ملنے کی آرزو اور جستجو میں تمام لقاؤں دنیا و اوس نے
 چھوڑ دیں اوس کے مصائب اور تکلیفات کا صدمہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا ہے
 اوسکی حالت زار پر رحم فرما اور اوس کو اپنے وصل سے بہرہ ور کر۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی
 یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت کو آپ کی مراد میں کامیاب کر دیا چنانچہ آپ ارشاد فرماتے
 ہیں کہ میں اپنی والدہ ماجدہ کی دعا کی برکت سے کامیاب ہوا گو میں نے بھی یتیمانی

اور بے قراری اور حصول مدعا کے لئے بے پیمانی ضرور برداشت کی لیکن یہی محنت اور مشقت اور مجاہدہ اور ریاضت کو اولیاءِ متقدمین کی ریاضت سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی کیفیت یہی تھی کہ آپ خاندانِ سیادت آلِ پاک جنابِ مصطفیٰ

اور اولادِ خاص علی رضی کرم اللہ وجہہ نہایت ہی صالحہ اور عابدہ و زاہدہ اور بڑی ہی صابرہ اور شاکرہ بنی بی تھیں۔ باوجودیکہ آپ کی خدمت میں بہت سی خادمہ اور کنیزین موجود تھیں لیکن فقر اور درویشوں کے لئے آپ خود روٹی تور میں لگاتی تھیں اور خود بنفس نفیس کھانا ترتیب دیکر بھیجتی تھیں اور خود سب کے خارج ہو چکنے کے بعد کچھ بچا کچا کھانا دیکھی سوکھی روٹی پر قناعت کرتیں اور شب کو سب کے بعد بوریہ وغیرہ کا فرش کرا کے اوس پر سو جاتی تھیں۔ آپ نے حضرتہ مددِ وحدہ کی جب یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو آپ کو بلحاظ انکے ضعف و ناتوانی کے یہ کیفیت نہایت شاق گزری اور آپ نے دوسرے صاحبوں کو اس خدمت کی بجائے اور سی کے لئے ارشاد فرمادیا۔

جب حضرتہ مددِ وحدہ کو اس کا علم ہوا تو آپ بہت آزرده ہوئیں اور بارگاہِ احدیت میں نہایت گریہ و زاری کے ساتھ عرض کیا کہ یارب العلمین مجھے اس خدمت کی ادائیگی میں ضرور کچھ قصور یا غلطی سرزد ہوئی ہے کہ مجھے یہ خدمت علیحدہ کر دینے کے لئے تو نے حکم دیدیا ہے۔ حضرت کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے بعد معذرت پہ اس خدمت کو حضرتہ مددِ وحدہ کے تفویض فرمادیا۔

اس کے بعد آپ کثمتہ تشریف لے گئے وہاں حضرت شیخ بابا ولی نقشبندی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوا اور انکے فیوضیات سے بہرہ اندوز ہوئے اور انکی برکاتِ توجہ سے آپ پر در قبولیت کشادہ ہوا چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے

کہ ”جناب مدوح کے آستانہ مبارک سے اس فقیر کو بھی بقدر استعداد و ظرف نفعات بہتاً
منود ہوئے۔“

اس کے بعد آپ پر عینیت معہودہ حضرات خواجگان علیہم الرضوان جلوہ گر ہوئی اور
اون کے ارواح طیبات بشارت فیض اشارت دینے اور تلقینات فرمانے لگیں اور انکی
توجہات اور برکات کی امداد سے آپ پر دائرہ عینیت زیادہ وسیع ہو گیا اور راہ سلوک اچھی
طرح کشادہ اور روشن اور جمعیت مزید حاصل ہوئی۔

بعض بعض بزرگوں کی روح پر فتوح سے بطریق اویسیت بھی آپ کو فیضان حاصل
ہوا ہے جن کے ناموں کی تفصیل آپ نے اپنی مثنوی شریف میں فرمائی ہے۔ حضرت
خواجہ بزرگ خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند رحمہ اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی
رحمہ حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمہ اور حضرت رسول خدا صلعم۔ روح پر فتوح حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو بدرجہ غایت انسبیتی خصوصیت
حاصل تھی جیسا کہ منقول ہے کہ آپ ایک روز نماز پڑھا رہے تھے اور اچھی طرح
رو قبلہ تھے پیچھے سے نمازیوں نے دیکھا کہ آپ ہلکے بھی اچھی طرح دیکھ رہے ہیں
جس سے اون کے بدن پر عرشہ پیدا ہو گیا جیوں تیوں کو کے نماز کو پورا کیا اور نماز
کے بعد آپ کی خدمت میں یہ باجرا عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ اس کو ہرگز ہرگز کسی پر ظاہر
نہ کرنا۔ آپ کی کیفیت بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ سے مطابق ہے۔
یوں تو آپ سے بے شمار خوارق عادات اور کرامات ظہور میں آئی ہیں جن کا احصا
ناممکن ہے۔ مگر شے نمونہ از خروار ہے بعض بعض واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک شخص نے ایک بار عورت سے نکاح کیا۔ کئی سال گزر گئے تھے کہ وہ اس سے

ہم بستر پہ ہوسکا اور ہمہ قسم کے ادویہ و ادعیہ کا استعمال کیا مگر مطلق کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ شخص آپ کے اوصاف سن کر خدمت مبارک میں حاضر ہوا۔ اُس وقت آپ گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں تشریف لے جا رہے تھے اُس نے آنکھ آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور حال بیان کر کے زوالِ نامرادی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اُس سے سخت معافہ کیا اور فرمایا کہ ابھی جا کر ہم بستر ہو۔ چنانچہ اُسی وقت اُس نے اپنے انجیر، غریب قوت پائی اور بہولت تمام وہ عورت پر قادر ہوا۔

ایک ضعیفہ کا تین چار سالہ لڑکا حصار فیروز آباد کی دیوار سے جس کے نیچے فرشِ سخت ہے تقریباً تین گز اونچائی سے نیچے گر پڑا اور کانوں کے سوراخوں سے خون جاری ہو کر اُس کا دم ٹوٹ گیا۔ اُنکی ماں گریہ و زاری کرنے لگی اور نہایت بیقرار ہوئی اور اُس نے بجز آپ کے خدمت میں عرض کرنے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ بالآخر اُس لڑکے کو آپ کے قدموں پر لیجا کر ڈال دیا اور اُس کی زندگی کے لئے اتنا مس کیا۔ آپ کی عادت تشریف تھی کہ اپنی توجہ و تعریف کو لوگوں کے نگاہ سے پوشیدہ رکھتے تھے آپ نے ایک طب کی کتاب طلب کر کے دیکھی اور ارشاد فرمایا کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ لڑکا مرنے کا نہیں ہے۔ حاضرین کو تعجب ہوا کہ ایسی کونسی کتاب ہے جس سے ایسا معلوم ہو سکے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے اُس کے بعد دیکھا گیا کہ لڑکا اصلی حال پر تندرست ہو گیا جب حاضرین کو ثابت ہوا کہ آپ کی کرامت تھی۔ ایک بزرگ خواجہ برہان جو ایک حد تک سلوک طے کئے ہوئے تھے آپ کی خدمت مبارک میں حصولِ فیضان کے غرض سے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے تصور کے لئے ارشاد فرمایا چونکہ یہ ارشاد ابتدائی تعلیم سے متعلق تھا اور وہ صاحبِ فہمی تھے اس لئے انکو

سخت تعجب ہوا اور انہوں نے لوگوں سے اسکا ذکر کیا کہ اگر آپ مراقبہ مقامات عاتقہ
تعلیم فرماتے تو مناسب تھا سب نے کہا کہ آپ کو حضرت کے ارشاد کے تعمیل کرنا چاہیے
ان خیالات کی ضرورت نہیں ہوگی اور انھوں نے نیک عقیدہ کے ساتھ اس ارشاد کی تعمیل
کی اور تصویرہ درجہ اتم محبت کے ساتھ کیا چند ہی روز میں نسبت عظیم حاصل ہو گئی اور بڑے بڑے
میں ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ کئی جوان انکو نہیں سنبھال سکتے تھے۔

ایک سپاہی نے خلاف شیوہ مروت آپکے بعض ہمایوں پر جو روظلم کیا آپ اسکی سخت
دیکھ کر سخت بے چین ہو گئے اور اُس سپاہی کو نصیحت کی لیکن بوجہ کمال غرخی کے
اُس نے آپکی نصیحت قبول نہ کی مظلوم کے حال پر کمال شفقت و رحم دلی کرنے کے
باعث آپ نہایت متغیر اکمال ہو گئے اور ظالم سے فرمایا یہ لوگ فقراے خواجگان
بزرگوار کے قرب و جوار میں رہتے ہیں جو نہایت غیور ہیں۔ خبردار رہنا۔ چنانچہ وہ زمین
روز کے درمیان میں چوری کی تہمت میں گرفتار ہوا۔ اور مارا گیا۔

آپ کی شفقت و رحمت کی کیفیت یہ تھی کہ ایک وقت شہر لاہور میں قحط سالی ہوئی
آپ بھی وہیں تشریف رکھتے تھے کئی روز تک آپ نے کھانا نہیں کھایا۔ جب آپکے
سامنے کھانا لایا جاتا تھا تو فرماتے انصاف سے بعید ہے کہ کوئی بھوکا پیاسا گلی
کو چون بین اپنی جان دے۔ اور ہم کھانا کھائیں آپ کھانا بھوکوں کے لئے بھجوا دیے
اور خود قوت و روحانی پر جو بمصدق اُبلت عند سراجی میراث اولیاء ہے بسر کرتے تھے۔
بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آپ سواری پر سوار ہوتے اور کسی غریب مسکین کو
پیدل چلتے ہوئے دیکھتے آپ سواری سے اتر پڑتے اور سواری پر اسکو سوار کرتے
اور خود پیادہ پا ختم منزل تک جاتے اور سر پر چادر یا رومال لیتے تاکہ کسی دھوکے

اس پر اطلاع نہ ہو۔

آپ حیوانات پر بھی شفقت فرمایا کرتے تھے ایک روز آپ نماز تہجد کیلئے اٹھے اور بلی آپ کی لحاف میں سو گئی آپ صبح تک سردی کی تکلیف برداشت کرتے رہے لیکن بلی کو لحاف سے نہ نکالا۔

ایک روز آپ لاہور کی کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اثناء نماز میں ایک ہییب آواز آپ کے سینہ فیض گنجینہ سے ظاہر ہوئی کہ نمازی حیران و ششدر ہو گئے آپ نماز سے فارغ ہوتے ہی مکان کو تشریف لے گئے اور کئی روز تک مکان میں ہی نماز پڑھا کئے ۵۰ این ندا از عیب بودہ بیگمان + گرچہ از حلقوم او گشتہ حیان با وجود حصول کمالات و مقامات عالیہ آپ سداً شاد پریشان و پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر امصار و دیار کشمیر و لاہور بلخ و بخارا و اورا و انہر و بدخشان کا سفر کئے رہنا کی خدمتوں میں حاضر ہو کر اپنے احوال کی تصحیح فرماتے رہتے تھے۔

ابتداء کے زمانہ میں آپ لاہور میں ایک مجذوب درویش کی خدمت میں تشریف لیجا یا کرتے تھے مگر وہ اصلاً آپ کی طرف توجہ نہ کرتا تھا اگر کبھی آپ اوس کا تعاقب فرماتے تو وہ آپ کو گالیان دیتا تھا پتھر مارتا تھا یا متنفر ہو کر بھاگ جاتا تھا مگر آپ نے استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا اور اوس کی خدمت میں برابر حاضر ہوتے رہے اتفاقاً ایک روز اوس کو خیال آگیا آپ کو اپنے قریب بلا کر آپ کے حصول مدعا کے لئے بہت دعا کی اور آپ وہاں سے نصرت ہوئے۔

پھر آپ مولانا شیرعلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے اوس سے ملکر راہی سمرقند ہوئے اثناء سفر میں بعض دوستوں کے نام اپنے خط

کہے ہیں انہی پیشانی پر شمع تحریر فرمایا **۵** من از محیط محبت نشان ہی دیدم +
 کہ استخوان عزیزان بر سائل افتادست + اس سفر میں آپ نے بعض واقعات میں
 حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ مولانا
 خواجہ اکنکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت
 مولانا مدوح کو خواب میں دیکھا وہ خود یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "اُمی فرزند ہماری آنکھ تہاں
 راہ پر لگی ہوئی ہے جلد آؤ" اس بشارت سے آپ کو کمال خوشی و خرمی حاصل ہوئی
 اور اس بیت کو در زبان فرمایا **۵** میگند شتم ز عم آسودہ کہ ناگہ ز کمین + عالم آستو
 نگاہے سر را ہے گرفت + مقام در مقام اور منزل بہ منزل آپ سفر کرتے ہوئے
 آستانہ عالیہ حضرت مولانا خواجہ محمد آدم اکنکی عرٹ مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ
 پر پہونچے آپ شہر سمرقند کے ایک عمداور مستند بزرگ اور سربراہ آوردہ مشائخ سے تجھے آپ کو
 اپنے والد بزرگوار خواجہ درویش محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ مولف لب لباب فتویٰ
 معنوی سے خرقہ و خلافت پہونچی تھی اونکو اون کے ناموں حضرت خواجہ محمد زاہد
 رحمۃ اللہ علیہ سے اونکو زبدۃ الایثار حضرت خواجہ محمد عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
 آپ نے مولانا مدوح کی دست مبارک پر بیعت کی مولانا آپ کے حال اور مقام
 عالی سے مطلع ہوئے اور آپ پر وفور عنایات اور توجہات خاص مبذول فرمائیں
 تین شبانہ روز آپ سے تخلیہ فرمایا اور اسرار خاص سے سرفرازی بخشی اور یہ ارشاد ہوا
 کہ آپ کا معاملہ برکت اکابر سلسلہ علیہ انجام کو پہونچ چکا ہے اب آپ ہندوستان
 تشریف لیجائے اور خلق اللہ کو فیض پہونچائے کہ آپ سے اس سلسلہ کو بہت فوہ
 اور رونق حاصل ہوگی۔ اور طالبان خدا مستفید ہوں گے۔ ہر جہد کہ آپ نے برا

عجز و انکساری اپنے نقص و تصور کا اعتراف کر کے معافی چاہی اور بہت کچھ معذرت کی لیکن جناب مولانا نے احتجاج کیا اور موافق آیا تو بہت اصرار فرمایا اور آپ کو خلافت تامہ عنایت فرما کر دہلی کی طرف نصرت کیا آپ ہی جناب مولانا کے خلیفہ اکبر مشہور ہوئے۔

بہ تعمیل ارشاد فیض بنیاد جب آپ راہی شہر دہلی ہوئے تو یہ شعر و زبان مختار شکر شکن شونہ ہمدطویان ہند + زین قنر پارسی کہ بہ بنگالہ میرود + آپ کے نصرت ہو چکنے کے بعد جناب مولانا کے قدیم دوستوں کو آپ کے اس قدر جلد خلیفہ ہو کر نصرت ہو جانے پر بہت رشک آیا اور غیرت آئی اور جناب مدد کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو ارشاد ہوا کہ آپ صاحبوں کو امر واقعی کی کچھ خبر نہیں ہے حقیقت اس نوجوان کا مکمل تربیت درجہ کمال کو پہنچا کر ہمارے پاس بھیجا گیا تھا اس نے ہمارے پاس آکر صرف تصحیح حال فرمائی ہے بے شک جو شخص اس طرح آئیگا وہ اسی طرح جائیگا۔

آپ ہندوستان میں داخل ہوئے اور ایک سال تک لاہور میں مقیم رہے وہاں کے اکثر علماء اور صوفیہ کرام آپ کی خدمت میں مستفید ہوئے۔ پھر آپ شہر دہلی میں تشریف فرما ہوئے (جو اس زمانہ میں دارالاولیاء اور بیت الفقرا تھا) اور قلعہ فیروزی میں مقیم ہوئے۔ جوں دریلے جمن واقع اور نہایت ہی دلکش مقام ہے۔ وہاں بکثرت آپ کی طرف خلق اللہ کے رجوعات ہوئی اور تصور ہی عرصہ میں مزاج خلعت ہو گئے۔ ہزار ہا آدمی آپ کا معتقد تھا مگر آپ بہت ہی کم لوگوں کو مرید کرتے تھے بعض بعض صاحبوں کو حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کی درگاہ سے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے لئے ارشاد ہوا اور حاضر خدمت ہوئے مگر آپ نے بیعت نہ فرمائی۔

اور ارشاد کیا کہ وہ کوئی دوسرے بزرگ ہوں گے جن کے لئے ارشاد ہوا ہے میں نہیں
 کجا اور یہ ارشاد کجا۔

آپ کے خلفاء کی تفصیل یہ ہے شیخ تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ خواجہ حسام الدین
 رحمۃ اللہ علیہ شیخ الہ داد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد
 فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ بعض شجرون میں حضرت امیر سید ابو العلاء اکبر آبادی
 رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ کے خلفاء میں لکھا ہے اور اکثر میں ان کے مرشد کا نام
 سید عبد اللہ مرقوم ہے جو بواسطہ خواجہ یحییٰ و خواجہ عبدالحی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار
 رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتے ہیں۔

جناب خواجہ علیہ الرحمہ کا عرف خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور ہونے کی وجہ
 عائدہ خلافت میں یہ مشہور ہے کہ آپ سے کسی شخص نے بقا باللہ کے معنی دریافت کئے
 تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان زبانی سمجھانی کی بات نہیں ہے اوس نے عرض کیا کہ
 حضرت جس طرح ممکن ہوا ارشاد فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری وفات کے وقت ہم سے
 دریافت کرنا جب آپ کو بعمر چالیس سال وسط جمادی الثانی ۸۱۳ھ میں مرض الموت
 لاحق ہوا تو اس شخص نے حاضر خدمت فیصد جنت ہو کر عرض کیا کہ اب وعدہ ایفا فرما
 جائے تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے جنازہ کی نماز پڑھائے تم اوس سے یہ پورا
 کر لیںا جب آپ نے بتایا ۲۵ جمادی الثانی ۸۱۳ھ روز شنبہ وصال
 فرمایا تو یہ شخص نماز جنازہ کے وقت حاضر تھا کہیں سے ایک شخص برقع پوش آیا۔

سب نے اوس کو آگے بڑھایا اوس نے نماز پڑھائی اور نماز پڑھا کر وہ چلا یہ صاحب
 اوس کے پیچھے پیچھے ہوئے یہاں تک کہ وہ آبادی سے باہر نکل گیا اور جگہ آگیا اور اسے

بڑے بڑے قدم رکھنے شروع کئے اس شخص نے دوڑ کر اوسکا دامن پکڑ لیا اور عرض حال کیا۔ انھوں نے ہنہ پھیر کر اس کے طرف کو دیکھا تو وہ خود حضرت خواجہ صاحب ہی تھے یہیبت زدہ ہو کر بیہوش ہو گیا اور وہ چلے گئے جب اسکو ہوش آیا تو اس نے اور ونگوا سکی اطلاع کی آپ اس نام سے شہر ہو گئے مزار شریف آپ کا دہلی میں بیرون اجمیری دروازہ قریب درگاہ قدم رسول زیارت گاہ خاص عام ہے۔

قصیدہ مولف

کہ ہوں مست استاول سین جانانکا دیوانہ
ازل سے ہر بخارا و سکا کہ اب تک ہوں میں نشا
یہ فیض ذات مطلق ہے کہ ہر خواجہ کا یہ شانہ
اونہیں سے بزم ہے روشن انہیں کا ہر یونکشا
شہ دیجاہ ہیں خواجہ میرے کو اس زندانہ
ہوے فانی ز خود باقی بالمشہد شان مردن
کسی کو دلق عرفان دی کسی کو تاج شامانہ
جو کفرستان باطل تھا بنا حق کا وہ کاشانہ

لبالب بھروسے اسے ساتی منے باقی سیکانہ
ملا ہے ساغر وحدت خم باقی بالشر سے
رہے مخمور تا محشر جو پی لے کوئی ایک جرہ
نہیں شہ لایت کے وہی شمع ہدایت ہیں
نہیں مکن کہ صوف خواجہ ہو دے کچھ رتم
تمہارا نام ہے سید رضی الدین شاہ خواجہ
تمہارے فیض سے پہونچے گدا و شاہ فقہ صدم
قدم فیض کی برکت سے ہندوستان ہوا

بہت مشتاق ہے احمد بھی مدت سے تجلی کا

دکھا دو دل میں اسے خواجہ کرو آ باد ویرانہ

لفظ سلوک نقشبندی میں توحید وجودی کی تعلیم ابتداء واقع ہوتی ہے بعد درجہ شہنوی کا ہر شہنوی شہنوی شہنوی شہنوی

بیا بی بی چو زینکوه پستی
 در آن زمان ره سوئے دگاه کشتا
 در آن فکری که ازین شویده قلم
 بشویم دست ازین شویده قلم
 امانت دار در ایست ایست
 گه خود را صدق بنیم گه در
 صفات بجز او خود مبینیم
 کفر و ایمان کوه و دشت پر در
 هم از خود بر خود افشا نم نکات
 بیند از م بنا کے این کهن دیر

بسم الله الرحمن الرحيم

<p> خداوند البقره مر راه بنات که از ناکامی خود کامیایم غنا و فقر و فقر اندر غنا ام شوم و فقر در ایست ایست ز آشوب و بلخ بختیست گه زین هر دو بالاتر گزینم بخشش آیم از میج تفکر بگیرم بکشت از در شا هواست ز جوش سینه چون گردم بیک </p>	<p> در آن زمان ره سوئے دگاه کشتا در آن فکری که ازین شویده قلم بشویم دست ازین شویده قلم امانت دار در ایست ایست گه خود را صدق بنیم گه در صفات بجز او خود مبینیم کفر و ایمان کوه و دشت پر در هم از خود بر خود افشا نم نکات بیند از م بنا کے این کهن دیر </p>
---	---

بیا بی بی چو زینکوه پستی
 در آن زمان ره سوئے دگاه کشتا
 در آن فکری که ازین شویده قلم
 بشویم دست ازین شویده قلم
 امانت دار در ایست ایست
 گه خود را صدق بنیم گه در
 صفات بجز او خود مبینیم
 کفر و ایمان کوه و دشت پر در
 هم از خود بر خود افشا نم نکات
 بیند از م بنا کے این کهن دیر

در آن زمان ره سوئے دگاه کشتا
 در آن فکری که ازین شویده قلم
 بشویم دست ازین شویده قلم
 امانت دار در ایست ایست
 گه خود را صدق بنیم گه در
 صفات بجز او خود مبینیم
 کفر و ایمان کوه و دشت پر در
 هم از خود بر خود افشا نم نکات
 بیند از م بنا کے این کهن دیر

بیا بی بی چو زینکوه پستی
 در آن زمان ره سوئے دگاه کشتا
 در آن فکری که ازین شویده قلم
 بشویم دست ازین شویده قلم
 امانت دار در ایست ایست
 گه خود را صدق بنیم گه در
 صفات بجز او خود مبینیم
 کفر و ایمان کوه و دشت پر در
 هم از خود بر خود افشا نم نکات
 بیند از م بنا کے این کهن دیر

با ستاد و هوس تسلیم کردی
 نسیم غمره پردازی باغش
 عنان عقل بگرفتنی ز دستش
 طرب عشق بازی را نمودی
 خود از هر سو عیب افشان سیدی
 لباس مختلف پوشیده و مست
 بجمه اندر که مسجودم که بودی
 اگر در دیر و اگر در کعب بودم
 تو بودی حل چندین مشکل من
 همین سرگرم سوداے تو بودم
 اگر چه این سخن استانه گفتم
 دور و زاندرین تجنانه بودم
 و لم هر یک بر آورده و کاشنه
 در توحید بر رویش کشانده
 وجودش تیرگیست سوزان

بمزد بنگارش تسلیم کردی
 دمی طر و میدی در و ماغش
 بشیرین عشوه دادی شکستش
 دل نا کرده کارش رار بودی
 بآینه که مے بایست دیدی
 ربودی صبرش ازل کاش ازو
 مدار بود نا بودم تو بودی
 بتو میگفتم از تو مے شنودم
 تو بودی راحت جان و دل من
 بھر جے تنائے تو بودم
 غبار شرک چمن ساله زخم
 بسان سجنه صد و اند بودم
 بھر جابنگی و هر سونشائے
 شعورم در دل ز شمع نهانده
 بزور خرمن صد رنگ پوشان

منہاجات
بیاض آرزو سے سینہ چاکان
ملازمین پیکاران بیخشان

درین دکان پیوسته عیادت
 من اکفن خود پیوسته عیادت
 بیگانه شعله را بر آتش
 ز تو گریه درین نابود گشتن
 دسکه دارم که غلبه دکان گشتن
 بآنک بگو که کارش ناممکن است
 چو در یکساعت باران زویش

درین بستان اگر خانه شود کم
 ازین گلشن اگر برگه شود وزر
 چه خواهد شد اگر دریا بچو شد
 فلک گرتند بادیر انکار و
 بیا اسی نوح طوفان بیا انگیز
 اشارت کن به موج بر طسلاطم
 فردا که کلیم الله ازین کوه
 عصا اثر دها صورت سجنیان
 نمانی خواه ابرو و سطلالی
 بگفت آو زبان گوهر افشان
 یکروزه جهان اندر زما
 بته را گریه باز اربشکن
 بکن دکان این شیطان مشوش
 سرگردن کشی در سجده آور
 گزتم ناکس و گرت ز باغم

که اجمی مرغ خواهد داشت تمام
 که خواهد خاک بر سر کرد ازین درد
 نقاب بر سر یک قطره پوشد
 کرین مجمل غبار سار بار و
 باین خاک هوس آلوده مستیز
 غبار شک از روی زمین کم
 تجلی کن باین من عین اندک
 نمود چندان انا بود گردان
 بش بخون بر برین شوریده حالی
 غبار هوش از مغز مرا افشان
 حجاب ماه و رشک روز بنا
 خلل در طاق این کسری بگلین
 بهم بر زن بساط آب آتش
 ابو جهل ضلالت را بزین سر
 محمد را رسول الله دهم

حکایت
 چو سوز عشق در مجنون انزاد
 تنه ای دکان دیوانه سر و
 دل از بند خودی یکبار بدست
 دل از بند خودی یکبار بدست
 تنش گرم از زنده می بود
 علمم بر دوزخ زنده می بود
 عذرتان را در فوشتان بیدار شد
 سرایت کرد در دلها زنده شد
 ز دروغ و زبان چوین فانی

درین دکان پیوسته عیادت
 من اکفن خود پیوسته عیادت
 بیگانه شعله را بر آتش
 ز تو گریه درین نابود گشتن
 دسکه دارم که غلبه دکان گشتن
 بآنک بگو که کارش ناممکن است
 چو در یکساعت باران زویش

دو قوی چون ناز و خردمند
 و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان

و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان

۲۴۵

و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان

<p>فرستادند نخته ارمغانه سر سحر فقیه سری پیش کردند سر شک خون و خونخواریش کردند همان زاری و میزاری نمودند بصد سنگین دل نفسی کردند دران صدر پرده خود آهنک داشت حدیث عشق از عینم ندام عزیزان صنم را در خور آمد تسلیم و رضا گوهر فرستادند ولیکن تاب میباید کجتاب و لے هو شسته ز مجنون ماند اینجا خود افسون خود و خود خواب خوش بدامان سلیمانی برز و چنگ حضور با و بود و پشه بر بود و لے از غیر او بخت سیه داشت</p>	<p>نخست از موی مجوش زبانه تر حرم را شفیع خویش کردند شب مجنون و بیداریش کردند همان کاهیدن و خواری نمودن ازان سر بسته غم تعبیر کردند دل مجنون دران مجمع گزشت و گرنه را از عینم خورم ندام سخن قصه در گرمی در آمد بمیدان مروت خشن آمدند که مانایست تقصیر درین باب کتم اینک رخ لیلای محبت خود آن بیچاره سداب خویش است بر آمد پشه از با و دل تنگ سلیمان با و احضار فرمود وزان پشه اگر چه ظلم ره داشت</p>
---	--

و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان
 و در خفا خفته ز نسیان

چندی از مراد خود بر پیکر او کشیدند
 و عین عاقل و ایمان را به بدن او
 جود و اسرار را به چهره او
 چنانچه در میان کتب و اسرار
 عدم و ایمان را به بدن او
 و عین عاقل و ایمان را به بدن او

جهان فانی است بر فانی مژدل
 چو بگسستی ز خود بنده جهان را
 شدی در پرده قصدیق و تسلیم
 سبق از علم الرحمن اگر گزستی
 چو در بحر یقین خود را سپردی
 دلت زان بے نشان آگاه گردد
 ز راهی که نظر افتد گزندت
 گمے ماند نجومی داغ بر دل
 گمے فکر بتعطیل انگشت گوی
 ز سه نور یقین و اناسه لکاش
 دل اندر خیمه صادق نهاده
 ز تاثیر محبت مست گشتن
 ازین صدق و محبت نیز رستن
 و گره سر بر آوردن ز دریا
 با حکام شریعت سر نهادن

ازین شست مذدب بند گسل
 گر فتنی پرده نور لا یرکان را
 برون از فکر و استدلال تعلیم
 ز دست موصبت ایمان گزستی
 ز هر صنعه بصانع راه بروی
 محبت مقتدره راه گردد
 شود و در قسلس پائے بندت
 شوی گاه از طبایع پامی نزل
 چو جسمانی در دهم آوری رو
 همان بر سادہ لوحیها مدارش
 بران صدق مجرود و استاد
 ز طور عقل خود بین در گذشتن
 بسان قطره در دریا شکستن
 حباب آسا ولیکن پائے برجا
 زمین استقامت بوسه دادن

چندی از مراد خود بر پیکر او کشیدند
 و عین عاقل و ایمان را به بدن او
 جود و اسرار را به چهره او
 چنانچه در میان کتب و اسرار
 عدم و ایمان را به بدن او
 و عین عاقل و ایمان را به بدن او

سادات نیست جز نفی ارادت
 ز نفی اثبات الا انرا یا می
 به ایمان جسد و راه میانی
 دم آخر ز تجدید گزینی
 ز استدلال و فکر اینجا از نیست
 بود تجدید ایمان اینجا از نیست
 که ازین مکتب گردد جواب
 به تو هر دم میتوان بودت آخر
 درین سجد و اندر نفی و اثبات

این فضا و اسرار
 در غایت دل و حکامانی
 در غایت دل و حکامانی
 در غایت دل و حکامانی

نظر چون از تیر باز پر دخت
گرانی خواجه احمد را دید
لب اندر معرفت گوشتان داشت
بگفت ای شاه خسلو تکه راز
گفتم از حسن صورت سر بر آرد
که از صورت طبع آمد بنودار
و لے آنرا که در جانش اثر کرد
دثار جان شمار تن بپندخت
به تحقیق آنکه انسان است این است
پیمبر چون ز سرش پرده برداشت
چو در انوار کل شد موحنا چیز
ز خود بگذشت و گوے مردی برد
کدامین ظلم ازین بسیار باشد
ملکبر نیز وصف ناگزیر است
نهایت رفت و آمد بے نهایت

[illegible]

عید المیزبان و الدین چه نام است
 عید التوجیه که نامش چیست
 زبانم بر لبش زین نام باد
 زدم بر بندگی چون پاسبان
 به نزار خواجی در لطف نایب
 بهین در بستری خوابم بود

<p>نخل میداد آمین طلب را جوانی و جمال و پیشش انداخت نمودنش که سنگ است نهشت تو بند سرو یوسف بند بیا غرض تسلیم غیش کرد تا سید</p>	<p>زبان میگرد عشق بواجب را سرو پای تلخ جلد انداخت نظر بند دل آگاهت این است ازین ناحسیت سروساز پای به پایتایوان تو حید</p>
---	---

التجایب خواجه و الدین محمد نقشبند و خواجی عبدالمجید و اسرارها

<p>هنوز ایون استغنا بلند است مگر ای خواجی اندازی کن سبک بے امید بے بنیاد دارم شکار لاغرم بے اعتبارم کسایهاس باز اطمینانست زمانه حبه ریشخیزد قبول کن که اقبال تماست قبول تو قبول نقشبند است</p>	<p>مگر فکر رسیدن ناپسند است شوی صیبا چون من ناپسند که فی مدم نه استعداد دارم متاع کت قبول افتندارم اگر کاریت شد فی اللہ نیست باین در خاک و خون افتاده تیز دران اقبال کارم انظار است که در وحدت نه چونی و نه چند است</p>
---	--

درین راه غرض خاصی نیست
 سعادتی که استغنا بگیرم
 چه خاکم در میان غلظت
 و تیکن در میان غلظت
 و تیکن در میان غلظت
 و تیکن در میان غلظت

[illegible]

مرازمین فخریم
دین فخریم
عین فخریم
چونماست نقدیان آگاه
الکریار الکریار

۲۵۶
 و اگر افتاد در درون
 ز چندین نغمه و نایاب
 خوش است بستان باقی
 جهان و ساجین خلوت
 ز آسایش و در بر
 جهان اندر وطن
 جهان در کای نغمه
 جهان بر توش در دم
 نفس او در دم
 جان کردن

[illegible]

چهار نسبت در این باب است
 اول نسبت به خود و این نسبت
 بر آن خود بین خود و این نسبت
 بر آن خود بین خود و این نسبت
 بر آن خود بین خود و این نسبت

شود عشق محبت
 به صورت لاف و زور است
 به صورت لاف و زور است
 به صورت لاف و زور است
 به صورت لاف و زور است

۲۵۷

چهار نسبت به خود و این نسبت
 بر آن خود بین خود و این نسبت
 بر آن خود بین خود و این نسبت
 بر آن خود بین خود و این نسبت
 بر آن خود بین خود و این نسبت

<p>در آن خلوت که چشم جان بخت بجز نظاره چرخ در میان نه نظر هم نیست اینجا جسته تخیل درین بستان بود غل بر و مند ولیکن بر کس نه خون بگشاید و معنی حاصلست آردا دگاز یکی در و طلب دیگر فزون چگفتم حاصل غیر از عدمیت اگر در ویش در ویش است اوست طلب بچون و طلب بچگونه محبت خانه فراغ ز غوغا</p>	<p>بجز نظاره جانان بخت خود از نظارگی نام و نشان نه فان الذات لمنوع التکبر دل آگاه و جان آرزو مند بلکه بر خار حسته در نظر نیست بهرام عاشقی افتادگان را با ستغنائی مطلب آه بزدن کس را شرکت اندیشی کم نیست سخن کوته که جاے گفتگو نیست نه این را مثل من آنرا نمونه ذکرش دور و از نسبت برادر</p>
--	---

بیان نسبت و تخریص طلب تنزیه طلب حقیقی

<p>بیا بیا راجو توفیق رفیق است گذشتن اول از خوش طعنا است همه لذات روحانی حرام است</p>	<p>بیا بیا راجو توفیق رفیق است گذشتن اول از خوش طعنا است همه لذات روحانی حرام است</p>
---	---

در این صورت که چشم جان بخت
 بجز نظاره چرخ در میان نه
 نظر هم نیست اینجا جسته تخیل
 درین بستان بود غل بر و مند
 ولیکن بر کس نه خون بگشاید
 و معنی حاصلست آردا دگاز
 یکی در و طلب دیگر فزون
 چگفتم حاصل غیر از عدمیت
 اگر در ویش در ویش است اوست
 طلب بچون و طلب بچگونه
 محبت خانه فراغ ز غوغا

در بیان بی غمی و غایت
 پیرایه نیکین در دور و دور است آن
 بیدار و دیدن کردار غایت
 اگران به نظر عباد است

<p> مقتدیت این قسم است چو در صورت بود که در مثال است همان در کسوت نوریشالی بله مرئی چه ظلمانی چه نوریت کسی زین جلوده بالا تر بیند شبی سراج سلطان گزیده که ذات حق بغایت ناپدید است ظهور ذات حق در قلب انور اگر چه چو در خوردین نیاری تجلی بیکمان نسبت بذات است همه در پرده انوار اسما ولی در آخرت سلطان مختار فخر در موطن تبلی السراکر بجنت آفتاب و ماه نبود مرا با جسمه تحقیق انجمن است </p>	<p> نه و صحرای غیب و نه شهادت علی التحقیق این قسم اتصال است ز رنگ حیرت و اشکال خللی چه بسی چه مثالی جلیه صورت بر دل زین قسم چشم سر نبیند خلاف آید که دید و یانه دید بجز چشم یقین اورا که دید است بود چون درم خور در چشمه خور وجودش لیک پوشیدن نیای شهووش در پس نور صفات است مشاهد نیست جز قلب شناسا بچشم سر و دهر دخله دین گاه بروی روز انوار ضلالت بجز خساره جان آگاه نبود که دیدار خواص آن جهان است </p>
--	--

در از دوان و سواران به کسوت علم
 پیوسته است چو در کسوت علم
 در استیلاک خون از خود بر آید
 فشانده و در دست مرشد
 کشیده به جامه و از سالی شاد است
 خوش آن کی کاغذ پرده نظام

در بیان فنا و بقا و فی اقی
 زنده چون ازین شد بر آید
 در شمس که کین داد و بخشش
 در خفا که کین داد و بخشش
 در بیابان که کین داد و بخشش
 در بیابان که کین داد و بخشش

در باغ طراوت جوانی هرگز نشیدم بوی فرزند	بے برگ گذشت زندگی بودم سروی بایخود
--	---------------------------------------

عاجت بسامع اکبر نم نیست
وانم که مرا طاعت تقیم است
یک کشف حیات کا مدارم
چون من بروم چه کم چه بسیار
سرشته شش هم بهم بجام است
سیرابی دوست هم ز جامے
عالی است ز حرف اندک و بیش
بجنانک ثبت این پر حرف است
سرشته عقل سیر بابت
ایمان محسوس گزیدم
آن خواجه بس عقل کامل
تحقیق روحین کیم نام
گویند که مافلت و دانا
دانی که من از ک اسم یابم
افتاد همان بنجاک خون در

۲۹۳

در خلعت شب چو ساعت قدر
با نور محبت خندان
در آغوش فرستاده دینی
با خود بهجت کمال
خوشید بستاند
در عین شب آفتاب
با صبح پسین شتاب
آزاد معرفت کمال
مثال ملکوت
تقاب خود
تقاب خود

درین شهر تو عرش آشیانت
 نه بار کفن بد قیوتت
 ایمان بر منسه باد تو
 دوزخ صفی که از تو دور است
 من گویم که آتشین و مانم
 امی ز ابد خامس بجای
 در پاسه طبیعت خرامت

اسرار عجب در و نهان است
 اول قدمش مقام دیدار
 فردوسن لے کشاد کو تو
 سبحان الله عجیب صورت
 از نگهت تو شگفتہ مانم
 خود را گرد و وجوب عید
 کی قفنه ز دور و سه تمام است

این شهر تو عرش آشیانت
 نه بار کفن بد قیوتت
 ایمان بر منسه باد تو
 دوزخ صفی که از تو دور است
 من گویم که آتشین و مانم
 امی ز ابد خامس بجای
 در پاسه طبیعت خرامت

س م ی

قصیدہ منقبت حضرت امام ربانی محمد ثانی خواجہ شیخ فاروقی
 سیرتندی خلیفہ اکبر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ مصنفہ حبیب
 مولانا و شہنا مولوی احمد حسین خان صاحب قادیان قشند
 محمد دی مظہری نعیم اللہی حکیم بابوشاہی مرہوی و مرثیہ

کہ ہوں دست میں شیدا و جوشانی کا
 بیان کس منہ سے تہذیب محمد الفانی کا

دکھاوے او خدا و ضجہ و شانی کا
 امام علی ربانی علیم سیرت خانی

خودی کا رشتہ کو کو خدا و الفانی کا
 جس نے بی بی بار خدا و الفانی کا
 شہیت اسین کامل عیون الفانی کا
 طالعیت کے رشتہ خدا و الفانی کا
 راجع کہ اور رشتہ بی بی الفانی کا
 سہی نے خراب بی بی الفانی کا
 سہی نے خراب بی بی الفانی کا

شاعر و شاعر کا کلام حق کا
 شاعر و شاعر کا کلام حق کا
 شاعر و شاعر کا کلام حق کا
 شاعر و شاعر کا کلام حق کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوتُوْنَ

احمد لکھنؤی

کتاب الاجواب جامع صراحت مقامات عشرہ صوفیہ معہ فہم فیض

میسنی

مشوئی معدن فیض

مصنفہ

پیشواۃ عرفائے زمیں مقبول بارگاہ رب المیزان حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قادری ہمدانی آبادی

معہ

تذکرہ حالات جناب مصنف علیہ الرحمۃ

جسین

ضمناً حالات برادر مصنف سید الاقطاب مرشد اولی الالباب قدوہ اولیائے کرام پیشوا
عرفائے عظام عمدۃ الفضلاء والمبتکلمین قدوہ الفقہاء والمحدثین حضرت قاری حافظ حاجی
مولانا حکیم ابو محمد سید شاہ مخیر الدین احمد المعروف حضرت حکیم بادشاہ قادری الہند
نقشبندی مجددی نعیم اللہ آبادی قدس سرہما العزیز

مولفہ

مولائی و مرشدی حضرت مولانا شاہ احمد حسین خاں صاحب مہموی ثم الخید آبادی است فیہم

شمس الدین شاکر بن حسین ابانہ طبع ہونی



بعد حمد خدا کے رب العالمین و نعمت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ اجمعین - خاک کپائے درویش
 فقیر احسین خاں ابن قطب زمان حضرت حافظ محمد عباس علیخان الامروہی مرید و خلیفہ رشید نیر سہر
 رشید و ہدایت گوہر دلیائے زہد و ولایت حقایق و معارف آگاہ فضیلت و کمالات و تنکات علی بن ابی
 علوی انساب سید الاقطاب مرشد اولی الالباب مشعلہ شہستان طریقت قافلہ سالار شاہ ترازہ
 امام و فیہ ریاضت ساقی سیکہ افانست قدوہ اولیائے کرام قطب اقطاب عظام عمدۃ الفضلاء
 و المتکلمین قدوہ الفقہاء و المجتہدین زبدۃ القراء و المفسرین حافظ کلام اللہ حاجی بیت اللہ مولانا
 و مرشدنا حضرت ابو محمد حکیم سید فخر الدین احمد القادری السہروردی انقشبندی مجددی عرف حضرت
 حکیم پادشاہ الہ آبادی فرزند نیرنجین و خلیفہ جانشین قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زمان القادری
 الہ آبادی فرزند و سجادہ درگاہ حضرت غوث زمان سید شاہ محمد رفیع الزمان القادری الہ آبادی
 خلیفہ و جانشین و تہنیرہ راۃ حضرت مولانا سید شاہ محمد قائم القادری الہ آبادی خلیفہ و جانشین
 فرزند سید حضرت سید شاہ عبداللطیف القادری السہروردی خدمت بابرکت مانعین بآئین
 میں عرض بردار ہو کہ اگرچہ بموجب مقولہ مشہور انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال
 (یعنی ہمارے کو دیکھو کہ کس بابہ کا ہونہ متکلم کو کوہ کو کون شخص ہے) مصنف شہنوی علیہ الرحمہ کی مواعظ
 کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن جو کہ عنک ذکر الابرار میں یکتا الوجود بزرگان دین کے ذکر کے وقت
 رحمت نازل ہوتی ہے اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہ حکایات المشائخ چند
 من مکتوبہ اللہ اسرار مجربہ مولانا جامی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ہارستان میں منظر فرمایا ہے نظم

جو خوش ہوا کر سپاہ شیعانند	جو زور بر دل مرد خدا پرست	بجز خند و حکایات تنہایاں	حیات الیکبرین نہ ناسکست
ابنہ اضرو رہو اگر فقہ مذکرہ بھی حضرت صف علیہ الرحمہ کا پیشکش ناظرین کیا جائے واضح ہو کہ مصنف	شعوی شریف علیہ الرحمہ کا نام نامی واسم گرامی حضرت سید شاہ محمد حسن المتخلص بہ اشرف الحسنی الحنفی القادری	الاکلابی رحمتہ اللہ علیہ ہے آپ اپنے والد ماجد قطب الاقطاب حضرت سید شاہ محمد زمان قادری علیہ الرحمہ	کے خلیفہ عظم تھے آپ کے خاندانی حالات منشی محمد علی المتخلص بہ الفت مرحوم نے جو مظلوم کئے ہیں یہ ہیں نظر
بہل دل از ان لای راہ دیں	کہ از زندہ جاوید کردین	دریں شہر طرح اقامت بندو	در فیض ہر شہر یار بر کشاد
چو پرسی زمین نام شہر و دیار	کہم بر تو باطن خوش آنگار	دیارے کہ آبادیش از خدا	زبس ہر بلش ہر شہر ہست
بستہ جانش بر بانی خلیل	روانند چون شمشیر	بنام اداست آبادیش	زوادتی این بدین ادیش
مکانات میں شہر ہندو سواد	برفت ز کیوں دل بردہ	نصوہ داد وائر کہ از کاہل	بنمایا تہ چون نضائے خیال
کہ ہر یک بلند از عروج سمات	کو کوئی یک از بروج سمات	ز برج فلک تر بلایش جہا	کہ ہر دائرہ مرکز اولیات
دریں شہر فرخ بہمت جنوب	نہیں بسوزندہ و جانے خود	دریں خاک پاک دل لایستہ	بنار کرد کیوں نشان خانقاہ
بہر جوئی نمی چاہل کیوں و مرہ	بسے قربا ہند ز این خانقاہ	با وان کہ بر بوجہ کفایت	بنام ہیں شاہ دیں مہمات
اگر چہ اش رشونی و استگاہ	بدان شانزدہ الفا ندر شاہ	چیز دہست این خانقاہ را بنا	ابنہ نامش کہم ابتدا
چو ساز می ہدایت بالہضم	شود اسم پاکش عیا جع علم	طریق تائب فضیلت پناہ	ہدایت کن خلق سوئے الہ
از ان بعد ان منفعہ عارفان	مقت شاہ بدیع الزمان	کہ دہند سلطان فرخ سیر	رسید آن معانی باین امور
سوم آنکہ بر غفلت آسمان	بر ورشک بغیر فرج الزمان	کہ بیت خدا بود ز خال خلیل	از و رونق خانقاہ گشتیش
بجز یک نہ شہرت نباش گرفت	ہر شہر فریضان عا مش گرفت	سرب ہدایت و کلا شرف گفت	از میں بعد از انابا پر ہفت
نگار ہم آن ز اپنے یادگار	قطعہ تیار شیخ		
رفیع الزمان شاہ عالم مقام	بدیع الزمان و سرالام	ز خجاند عشق در جاشم و ق	چو او کس نے وصل کمتر کشید
ہم دیدہ از بہر ویدار حق	چو او عارفی چشم گیتی ندید	گذشت ز جہاں رہنا وصل	ندانند او چون گنجش سید
	بیا شیخ آل کو اشرف چون فکر	بہت کم بلے درشت آرمید	

حضرت مولانا سید محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ وجانشین اپنے پدر بزرگوار قطب الاقطاب حضرت سید شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ عرف نواب عبداللطیف خاں بہادر تھے نواب صاحب بہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ممالک مشرقی ہند صوبجات بنگال وغیرہ کے خدمت صوبہ داری برمتاز اور خطابِ نوابی سے سرفراز تھے یکایک جاذبہ عشق الہی آپ کے قلبِ طہر میں شعلہ زن ہوا۔ یکبارگی منصب صوبہ داری وجاہِ جلال دنیاوی کو شل بادشاہ ابراہیم میں دہم بخنی ترک کر کے شہر جوہر میں شیخ وقت حضرت شاہ راجہ محمد حیات علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو (۴) واسطوں سے حضرت شیخ ابراہیم قوام الدین فاروقی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت تک پہنچتے ہیں اور ان کے دست مبارک پر بیعت فرمائی آپ ہی کے آستانہ عالیہ پر قیام اختیار کیا حتیٰ کہ خلافتِ تامہ عطا ہوئی اور کلاہ و خرقہ سے سرفرازی بخشی پس سب حکمِ رخص ہو کر شہر الہ آباد میں بہ نخلہ بھی پور رونق افزہ ہوئے۔ جب بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو آپکس کمارہ کشی فرمانے سے بہت رنج و صدمہ ہوا۔ بالآخر مصارت خانقاہ و فقر و خدام کے واسطے بہت سے دیہات جاگیر آپ کی خدمت میں بطور نذر گزارنے آئے اس سبب پر بعد و عاکے یہ تحریر فرمایا کہ اے خَلِّ سَجَانِی مَجْکُو آتِیَہ شَرِیف وَفِی السَّمَاءِ دِیَرُ قُکُو وَمَا تَوَعَّدُ وَنْ پریقین کامل ہے۔ لہذا اس سے مجھ کو صاف فرمایا جا اور اسکو واپس فرمادیا۔ آپ نے ۳۹ سال میں وصال فرمایا فراتر شریف الہ آباد میں بہرِ نظر

نسادات و فغانِ ان شریف	الطیف الشاہ عبداللطیف	بہد جلال و فرائد کبری	سرفراز بوست بر سروری
قوی باز و دست چنگال بود	مرد صوابات بنگال بود	کہ معرفت صوابات ہندوں	نیز دیکھے ہم سبک انگ آں
بہ آخر جو خوت خدا بر فروز	یکبارگی ترک منصب نمود	چو شاوخی ترک شاہی نمود	توکل بفضل الہی نمود
بچشمان کہم دیدن جاہ	بندیدہ انیس گان راہ	لباس فقیرانہ دبر گرفت	یکے تاج مردانہ بر سر گرفت
بائے طلب بادل میر نو	از آغا گرفتہ رہ چون پو	بر شاہ راجہ محمد گرفت	از ایشان کلاہ خلافت گرفت
از ان میں تیسرا شاد	رسیدہ بایں شہر منی نشان	بران زندہ جانہ ذکرش گذشت	بیاد خدا بر توکل نشست
دی کایں ققائے باکبر رسید	نغمے گشت چوں جاکوفہ نمود	بنام مکشیش بہر کفایت	بے کالک و دہ نمودہ من
شالش فرستاد و منت نمود	تسلیمش اورا چون دولت نمود	پیش با زین و بعد از دعا	نوشش کہ بر ز قلم فی السماء

مرا عقدا سے توی شد شبنا	کنونم بحال خود کم ربا	غرض کروہ از بن سلطان	نر خود کرد عہد نعت فنا
چون زین ارغوان بسوے ارم	سفر کرد آن شاہ عالی اہم	سن جلست آن ملک شیم	فرمودہ شد ہشت ہجرت عجم
مرا ورا سپر بود قایم بنام	محمد یغفرش گرفتہ قیام	دفترش تہ تیغ بخت خدا	درون و بر بوس دنیا جہا
	یکے فاضلہ جو صاحب حال	شہ سیموی را بہاں جو خال	

بالآخر بعد سطرطہ عارفان حضرت سید شاہ رفیع الزماں قادری قدس سرہ العزیز آپ کے صاحبزادہ قطب المظاہر حضرت سید شاہ محمد زماں قادری رحمۃ اللہ علیہ مجاہد نشین خانقاہ شریف ہوئے آپ کے کمالات کا مصیبت وازہ جار د انگ عالم میں شہر ہوا اور آپ کی ذات بابرکات مرجع عالم و عالمیاں ہو گئی۔ ہزار ہا آدمی اور آں فناء عالم تاب کے فیضان سے کامیاب ہوئے اور بشمار خوارق اور کرامات آپ سے پی نہور میں آئیں۔ ایک اقدہ بطور شہرہ نمونہ از خروار یہ ہے کہ بروز عاشورہ حضرت کے یہاں فاتحہ کیلئے شہرت تیار ہوا تھا اور سپر فاتحہ پڑھی گئی لیکن آپ کے ہائے مبارک کی ٹھوکر سے کسی قدر شربت گر گیا لوگوں نے خدمت مبارک میں مقصد یہ کیا۔ اپنے ارشاد فرمایا کہ دیکھو تہلدا شربت سے بھری ہوئی ہے دیکھو گایا تو واقعی تہلدا ابالب بر تھی۔ بتاریخ ۱۲۲۰ شوال المکرم ۱۲۸۰ ہجری وصال فرمایا مزار اقدس آباد میں ہے۔ **نظ**

کہ بود او سنی شہر مراماں	فدائے محمد محمد زماں	ایں صاحب حق قیادت ہوا	خداوند کشف و کرامات ہوا
اگر چہ بہرست از کشف اہم	ولیکن بہرست بیکہ ایجا زگو	بہر ہر نونہ از ازاں اندکے	ز بسببیا کہ لہے از صدیکے
بطوریکہ خردست و گوشتی	بالکاست و کونام رقم	بہا شہرہ شہر اندوہ را	بیوم بجا و بروز عزرا
کرین با نو شاہ عیجاب	کہ بس باریا بو وقت تا	سیو کا شربت پر از راحہ	برو خواندہ از صدقہ فی اللہ
گھدہ شہرہ بود از بہر آں	کہ سیراب ساز و لٹنگاں	رساند بروج شہیداں ثواب	کو از نویش کند کا سیاہ
ز چہرہ سالی و ضعف بصر	بنا کہ ز پائے شہ نامور	چرواژوں سبکدشت شہر تہا	با ستادنا مشن آن خوش نہا
ازین با جوا بوسہ نیک	برستہ کہ گویند با شوسہ ن	بد و گفت خندہ زمان کین شہ	بچشم تو اامکان میں چہ شہ
کر شد شربت پاک و قصود فنا	جو ایش یغفر بود شہ با تپاک	عبث شو کر دن را عادت	بہیں لیں سہو چہ ز شربت است
بگیر و بکس کہ خواہی بدہ	بہ عیب کو تہ نگاہ منہ	نظر چوں فگندہ سوسو سہو	خود آں تہی ز شربت مشکو

بدرود و مہر بے بربابان	بند بریں میکنم کف	کہ شستہ نوز زخروار با
کہ آنرا نوشتا شرف خوش	آن مجھ کو ملے و بادشاہ	نقل فرود از جہان ظاہر علی
جست بنفشہ آن مولیٰ	نرس آگاہ عالم بظلال ملک	از پے دیار جہان با دل سید
نرس خاک کی برآج منزل علی	آفتابی کرد و خوش روشن جان	و آری تیرہ خاک کی زرق بافت
رود در و سر درخت لہا و بار	سال با نختہ چنل گشت اشرف	بالے و اولیٰ عینہ صبر زود با

آپکے سات صاحبزادے ہیں تفصیل (۱) حضرت سید شاہ طہور الحسن قادری (۲) حضرت سیدہ نور الحسن قادری
 (۳) حضرت سید شاہ علی حسن قادری (۴) حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف قادری مصنف شہنوی معدن فیض
 (۵) مرشدی و مولائی حضرت مولانا حکیم سید شاہ نواز الدین احمد قادری نقشبندی عرف حضرت حکیم بادشاہ قدس
 (۶) مولوی حضرت حکیم سید علی حیدر قادری (۷) حضرت سید شاہ محمد عباس قادری قدس سرہ اسرارہم انوار اللہ
 اس محل پر صرف فرزند چارم رحمۃ اللہ علیہ صنف شہنوی معدن فیض کے کیفیت تحریر کی ضرورت ہے کہ ایک حالات
 جو آپکے برادر حقیقی حضرت پیر و مرشد حکیم بادشاہ قدس سرہ العزیز نے اپنے خاندانی حالات کہتے ذکر کہ ضمن میں کہ
 فرماتے ہیں یہ ہیں کہ جناب اشرف الادبیاں سر حلقہ صوفیہ صافیہ مقبول بابر گاہ و الامن حضرت
سید شاہ محمد حسن صاحب اشرف فرزند چارمی حضرت قطب القطاب، دوران با زیر اوان
 برگزیدہ یزدان حضرت سید شاہ محمد زمان قدس سرہ الرحمن کہ قبل سجادہ نشینی فقیر مدید و خلیفہ اہل و عیال
 بودہ اند۔ و از صرف و نحو و ریاض دین آگاہی میداشتند و کتب درسیہ تصوف بوجہ کمال المیتند
 و ملازمت اہل اختیار فرمودند کہ تشریف الصوم و الصلوٰۃ بودند۔ و گاہے صوم ایام بعض ترک کردند۔
 و سترہ شوال دیگر صوم کہ دسنت واقع شدہ بموجب آل اہل می آوردند و سخن عارفان میگفتند و شہنوی
 مولوی روم قدس سرہ العزیز اکثر در مطالعہ میداشتند۔ و غوامض آل بوجا حسن میکشودند۔ و خط و
 و معارف از منبع طبعش جوش میرد۔ و در ہلے معنائین عرفان از صدف دانش بیرون می آمد تصنیف و تہذیب
 شل شہنوی معدن فیض فصاحت و منظومہ کہیدانی بفقہ و دیوان اشرف و کلام اشرف بہت و ماحر فیض
 اشرف تصوف و ترائے عشق و غیرہ از جناب مدوح برصفیہ روزگار یادگار است۔ و آنحضرت بمقام

تحقیق قدم زده بودند. علمای ظاهر اکثر با جناب و صورت بعلم توحید که از والد ماجد خود اکتساب کرده بودند
 مناظره میکرد و مغلوب میشدند. فقیر بعد از فراغ تحصیل علوم تاهات ده سال خدمت حضرت ایشا
 استفادہ علوم باطنیه نموده ام و مباحث بسیار میکردم و بمطلب فایز میشدم. جناب ایشا بفتا
 شرف گشته بشا به حق استغفران داشتند و در نسبت باطن و ازوای جمعیت باطن نفی خواطر
 از دل و دماغ ترقیات میکردند. تصفیه و تزکیه از رد اول نقد حال ایشا بود. لذت و طاعت
 و طاعت و نفرت از بیعت و معصیت داشتند. آداب ظاهر و باطن و انوار و برکات که در صحبت
 جناب محرم حال بود و آن تهذیب نفوس سالکان میشد غالب است که چندین عبادات بنده رگ
 سلف طالبان را درست میداد. و به تزکیه قلب و تصفیه باطن و صفائی نیت و پاک طینت کرم
 جبلی و مروت فطری و سایر خصال رضیه و شاملی مرضیه نظیر داشتند. و مرید کم میکردند خلق خلیفه
 و مرید حضرت ایشا شیخ هدایت الله و نامی برادرزاده شاه نذر محمد تم الکافوری هستند و بنابر
 مغفور راحیات خندان و فاکر و بومرچیل را لگی برض تب دق و سل مبتلا شده در سن یکم هزار
 و دوصد و شصت و پنج هجری داعی ایل را بتیک اجابت گفتند و شربت وصال چشیدند.
 و جناب مدوح را فرزند سید است که متصف بصفات حمیده اند المسمی سید شاه حمید رحمت الله
 من آفات الزمن و ایشا هم صاحب الاموالند فقط لیکن بی سال کا عرصه بود که آپ کا انتقال ہو گیا۔

از منسخه شجره العارفین مصنفه مشی محمد علی الفت اله آبادی رحمته الله علیه

چهارم از انوفت گوی چنان	محمد شاه اشرف خطاب	لطیف و بیع و رفیع کمال	چراغ ستمی بنی زمان
سربا کمال اضرعار فان	شیرین بخش سر ریخاں	خداوند دیوان حمد خدا	شما خوان ایشا نام الہدیا
مرا اقصای فضائی است	که آن معانی کیدانی است	و اگر احرفان و تصنیف چند	بجام تصوف ز سر کربند
ز لطف ضماین مبیاخته	بسی شہرہ و خلق انداختہ	برادر رنگین شاه آزاد ہو	خداوند تسبیح و سجاده بود
دلیغا بمرسن ابلص	سوسہ خلک گویہ جلوت گز	ہم این شاه را بہست شہزادہ	بباغ سخاسر و آوازادہ
شجاع جهان دلیر زمن	کہ نامش علم گشت حیدر جن	کہ او از نزا دل خیر است	ہمیر ترش سیرت حیدر است

بتاریخ ہفتہ ہر پنج شنبست	دریں باغ میں سرور عبادت	چو دیدند روشن ہر اکبر	خطابش نمودند مہر حسن
ترکیشہ میر وین نام جو	شد این سہ ماہیخ میلادو	چو اس در زکات کجاست	منہاج شش ہندہ حید است
کہ یعنی تبیین لفظ عظام	بجید ز تاریخ شش گشت نام	بفضل خود اتری قادیانیا	بعد و اقبال اس سر و ساز
بغیر از برکات الانبیا	غزل الفت و مدح حضرت اشرف قدس سرہ	طفیل شہ اشرف الاولیاء	
سعادت خانہ زاوی گوہر	سیادت زیب فرقی انوار	بجہتم اہل نبیش بہاکسیر	نمایہ جلوه با خاک دراد
ز سروران زہر شہر افرو	مہی بینم کہ را ہمسارو	ہما نا مالہ موز دل کو نشا	شدہ عشق حقیقی رہلہ و
باو شادی کے راز ان کجوتہ	کہ بودہ خضر معنی رہلہ و	بس الفت مقام خود گہدا	کجائی تو کجا نشان فراد
باج وصف و گرمی فکرت	حالات حضرت حکیم پادشاہ قدس سرہ مصنف تذکرہ	پروانہ ز خود بال پراد	
جناب متطلب مرحلقہ کلام فخر علمائہ ہندوستان جامع الفضائل کامل انصائل فاضل اجل عالم باعمل ملائکیم صاحب جوہر و کرم ہشتی رودر خوان نجومیشوائے ارباب صدق و صفات مقتداے اصحاب حلم و دیا افضح الفصحی المبلغ البیضاء اختر تابندہ فلک سخندانی رشک نوری در روشن بیانی افتخار فخر رازی ہم نوای سہمی شیرازی مطلع انور طریقت منبع اسرار حقیقت نائب مناب شریعت مصطفی قائم مقام طہر علی مرتضیٰ مقرب حضرت ایزد تعالیٰ علاج بیت اللہ حافظ کلام اللہ علامی خواجہ نادر کلامی فضل الفضلاء و اکرم الحکماء عالی مناسبت علو انتساب سید الاقطاب مرشد اولی الالباب صاحب المقامات الحلیہ و تصنی علوم عقلیہ و نقلیہ امام صومعہ ریاضت ساقی سیکدہ افاحت امام المتوہین سند الفقہاء و الحدیث سید و مرشد مامولنا ابو محمد حضرت سید شاہ فخر الدین احمد المعروف بکبیر پادشاہ آل نبی رفیع القادری المہر وی النقشبندی المجددی قدس سرہ العزیز ابتداء آپ نے علوم ظاہری معقول و منقول کی تحصیل شہر گنوں میں بعد حکومت نصیر الدین حیدر بنت منزل بادشاہ وقت بچل سر مولوی محمد حیدر مرحوم دس سال تک مقیم رہے علماء و فرنگی محل و دیگر متعدد فضلاء نامی و گرامی کی خدمت میں فرمائی اور علم حدیث اور فن قرأت وغیرہ دوسرے علماء ماہرین فن سے تحصیل فرمایا آپ کے اساتذہ کی تفصیل یہ ہے مولانا مولوی محمد نعمت اللہ و مولانا مولوی محمد معین و مولانا محمد اصغر و مولانا مفتی محمد ولی اللہ			

مولانا ابوہریرہ شہید محمد ولایتی و مولانا مولوی حسین احمد و حضرت سید عبدالرحمن مدنی۔

(۱) مولانا مولوی محمد نعمت اللہ بن ملا نور اللہ بن ملا محمد ولی بن قاضی غلام مصطفیٰ بن ملا محمد اسعد بن ملا قطب الشہید جبل القدر علما و فرنگی محل لکھنؤ سے تھے آپ نے کل علوم و درسیہ اپنے والد اور چچا مفتی محمد طہور سے تحصیل کئے تھے علوم معقولات بالخصوص فن ریاضی میں آپ کو یدِ طولی حاصل تھا عرصہ دراز تک بلدہ لکھنؤ اور شہر فیض آباد میں آپ مفتی رہے پھر واپسی بڑودہ گئے آپ کو بلا کر نہایت اعزاز و احترام کے ساتھ خدمتِ بزرگانہ سے منفرد کر کیا علماء کے سوا طبقہ امراء اور رؤسا میں بھی آپ کا کمال احترام تھا۔
 ۱۲۷۱ھ میں مقام بنارس آپ نے وفات فرمائی اب لکھنؤ میں آپ کے بنیرگان مولوی بکرت اللہ متروحم تذکرہ الاولیاء وغیرہ اور مولوی غفرت اللہ موجود ہیں۔

(۲) مولانا مولوی ملا محمد حسین بن ملا مبین بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبدالحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید متین علما و فرنگی محل سے تھے آپ نے اکثر علوم و درسیہ اپنے والد بزرگوار سے اور بعض اپنے برادران بزرگ ملا محمد حیدر اور ملا محمد صفدر سے حاصل کئے تھے۔ اکثر کتب و درسیہ آپ نے حاشیہ بھی تحریر کئے آپ کی تصانیف کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ترجمہ اصحاب الرموز حصہ صمیم۔ غایۃ البیان فیما یجلی مہرم من حیوان حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمہ۔ تفسیرات المراث۔ رسالۃ القراءۃ خلف الامام۔ المعینیۃ فی تحریم المتعہ۔ مجموعہ الخطب والفتاویٰ آپ نے ۱۲۷۱ھ میں وفات فرمائی آپ کی اولاد لکھنؤ میں موجود ہے۔

(۳) مولانا مفتی محمد اصغر بن مفتی احمد ابی الرحمٰن بن ملا محمد یعقوب بن ملا محمد عبدالعزیز بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الشہید شہور و فاضل خاندان علما و فرنگی محل سے تھے آپ نے بعد حفظ کر لینے کلام اللہ شریف کتب و درسیہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار اور ملا محمد مبین رح کے خدمت میں فرمائی اور عالمِ خیر طبع معقول و منقول ہوئے منقول میں خاصۃً علم فقہ و اصول میں آپ کو کمال حاصل تھا خدمتِ افتاء آپ کے تفویض ہوئی کئی درسیہ کتابوں پر آپ نے حاشیہ تحریر فرمائے۔ چنانچہ مصنف کتاب خیر العمل نے آپ کی فقہیت اور لطافت ظاہری و باطن کی تعریف فرمائی ہے۔ ۱۲۷۹ھ میں آپ نے وفات فرمائی آپ کے پوتے مفتی محمد یوسف داماد مولانا مولوی محمد عبدالحی مرحوم زینت افزائے لکھنؤ موجود ہیں۔

اجازت تلمیذی - اور ختم اور خلافت سے شرف ہے - سند اجازت دلائل اثبات و قصیدہ بروگہ
شیخ الدلائل سید علی بن یوسف ملک الباشلی المدنی اور سند اجازت حزب البحر وطریق نماز تہجد و دیگر
اشیاء مخصوص طریق نقشبندیہ حضرت شاہ احمد سعید احمدی مجددی زمانہ حج بیت اللہ قدس سرہ میں
حاصل فرمائے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے کمالات اور حالات کا عالمگیر شہرہ اور آواز بلند ہو
ہر طرف سے عاشقانِ خدا و طالبانِ راہ صفا جوق جوق آنے لگے صد ہائے راہ آدمی آپ کے فیوضات
ظاہری و باطنی کے برکات سے مستفید ہو کر کامل و مکمل ہو گئے۔ **نظم**

از ان ہفت خورشید پنجویں	کہ برنامہ اوسکندہ خرویں	جنیش را بر نور فضل و کمال	سہی سوز جو بیار جلال
طریقت مآب شریعت پناہ	بلک فضیلت یکے باوشا	رہ معرفت را شہ سالکان	سمند افکن عرصہ لامکان
مفسر محدث فقیہ و کلیم	ادیب طبیب و حبیب و حکیم	گزین نایب سید المکریم	حسینی نسب سائے لکھنویں
طبیب مریضان و درولی	دش گنج ترخنی و جلی	چو باختر رازی وازی و علی	دستچشمش باشند اجالی
کہ بودند آئینہ اویٹیب	یکے راندہ بوعلم منی نصیب	نمازم کہ حکمت پناہی کند	کہ در فقر خود بادشاہی کند
و قارش فرزند قطب ستار	پسے خیمہ دیوچ اوقادار	ستون شریعت دستش بیا	عمل سلوک از رخس پرنیا
ز قدر فرزندت فیضان	کہ تشہ لبان از رہ جار	چہ ڈھاکھی چہ تنگالی و کجی	چہ سندھی کہ شیرینی کابی
چہ در اس مرہٹ چہ چربا	چہ از وسط بند و چہ سواتیا	چہ بیال و لاہور و تانیاں	چہ سلہٹ چہ بلوچ و کرانیاں
بسی غرنوی خراسانیاں	بسی مشہدی صفایانیاں	ارادت بدین شہ پناہ اند	بدخواہ خود فیض ہار دہ اند
باقیم جان شاہ آزادہ	ورایدوں خلوت و جاہ اند	مراں شاہ راہم کے شہرا	چہ دیتیم آمدہ یا دگار
کہ طبعش طبع و کلاش فصیح	رخ او طبع سفت اش مسیح	خداقت چو بدو چہ جنین عل	طبع شدہ با مسیح از عل
فضیلت پناہ ست حکمت باب	ازین و میحاست و لخطا	چہ آبا و اجداد صاحب حق	بفضل و علوم ست بحر عقیق
بطفی شد علامہ روزگار	ہر نہانی اش بر بہر شکار	شہ صوفیاں و سرخو یاں	امام ادیان نادریاں
بعلوم معانی و فنی سیاں	سبح بر روزہ ہر چہ شنییاں	چہ مقول و مقول و مقولہ اصول	تہ تفسیر قرآن و حکم رسول
بعلوم فرایض و فتوہ دی	بریش از شباب بدش لگی	در آیدہ ان فضل صد اکرم	جو اس ست در دولی اکرم

بگوئید اور ایک سیم ہمام	کہ برزاتِ اوگشت حکمت نام	تشریح و بسکنا زود و	کہ بردست او کر و سبت شفا
خدا تو ایسے شہزادہ را	کز و نیت ہست سجادہ را	بغضت کہ بر فرق شتر شدا	بے سابل اگل کسیر جان

حضرت قبلہ کے شہید تلامذہ کی تفصیل یہ ہے

(۱) حضرت مولانا و مرشد نامولوی سید شاہ حکیم مسیح الدین احمد صاحب صاحبزادہ و جانشین مولانا
(۲) جناب مولانا مولوی محمد عبد الباقی صاحب مرحوم (۳) جناب مولانا مولوی سید شاہ امیر الدین صاحب
برادر زادہ حضرت قبلہ دامت فیضہم (۴) جناب مولانا مولوی سید شاہ حافظ احمد صاحب مرحوم
برادر زادہ حضرت قبلہ (۵) مولوی اشرف علی صاحب اور خلفاء کی تفصیل یہ ہے (۱) مولانا
و مرشدنا حضرت صاحبزادہ صاحب دامت فیضہم آئیے زمانہ کم سنی کی کیفیت اشعار مابین واضح
ہوتی ہوئی زمانہ آپ کے علم و فضل کمالات ظاہری و باطنی کی شہرت تام ہے و ذاتِ باریکات مرجع
خاص و عام ہے۔ بہت سے تلامذہ علوم ظاہری علم فقہ و اصول اور حدیث و تفسیر و علوم ادب معانی حکمت
و فلسفہ ہئیت و ریاضی سے مستفید ہیں بالخصوص فرق طبابت سے جس میں آپ سم با سنی مسیح وقت ہیں
صد ہا بلکہ ہزار ہا آدمی آپ کے فیضان سے منتفع ہو رہے ہیں اور کمالات علم باطنی و وحیت الہی بطور تکرار
ابا عن جلال آپ کی ذات حشر شہداء جیات تک پہنچا اوس سے بھی ایک عالم بہرہ یاب ہوا و خدا و حق
مریدی سے منتخب ہوا دام اللہ علیہم العالی ما دام الایام و اللالی

ایک اولاد کی تفصیل یہ ہے کہ بڑی صاحبزادی صاحبہ ان کے صاحبزادہ جناب سید شاہ حکیم انوار صاحبین بہت ہیں
اور باقی صاحبزادہ تھے۔ بڑے صاحبزادہ جناب غلام مولوی حکیم شاہ سید حسن صاحب مرحوم تھے جو باوجود
کم سنی کے علوم درسیہ و کتب متداولہ سے فارغ التحصیل ہو کر فن طبابت میں شہرہ آفاق تھے کیوں نہ ہو
کہ سوائے کمالات علمی و رزہ و تقویٰ کے اللہ تعالیٰ نے دستِ شفا بخش عطا فرمایا تھا کوئی مریض ایسا
نہ ہو گا کہ اس نے آپ کی خدمت میں برقع کیا ہوا اور اسکو شفا حاصل نہ ہوئی ہو اکثر صحت یاب ہو جاتے تھے
اور اسوجہ سے آج آوازہ تمام شہر الہ آباد و نواح میں بلکہ دور و دراز کے امصار و دیار میں
ایسا کہ ہو گیا تھا کہ دوسرے طبیبوں کے طلبِ بندہ اور ڈاکٹری علاج کی بقدری ہو گئی تھی بقضا الہی

ماضی ہو کر مرید ہوئے۔ اور ایک عرصہ تک آپ کے آستانہ عالیہ پر مقیم رہے حتیٰ کہ شرف خلافت تامہ اور
 خرقہ سرفراز ہو کر قرض و امور بقیام اقلیم وطن ہوئے۔ ۵۲ سال کامل سدا ارشاد پر ممکن رہی صدا
 بنزایا آدمی آپ کے مرید ممالک مغرب و شمال ہند و پنجاب اور اطراف کابل میں موجود ہیں دونوں طرف
 یعنی قادیہ و نقشبندیہ کے سلوک کی کامل تعلیم دیتے تھے۔ اور مسائل مشککہ لغتوں وحدت الوجود و
 اور شہودی بہولت اور بصاحت منکشف فرماتے تھے۔ آپ نسبت صحیحہ مکملہ شیخ متقدمین منصف
 کشف و کرامات تو کوئی چیز قابل تذکرہ نہیں ہیں صدہا سے زیادہ ہونگے اکثر روزمرہ ظہور میں آتی
 رہتی تھیں البتہ مایہ انفجار آپ کے پیرو مرشد کا یہ ارشاد موجود آپ اکثر فرمایا کرتے تھے اگر خدا تعالیٰ
 مجھ سے فرمایا کہ تم ہمارے واسطے کیا لائے ہو تو میں اپنے حافظ جی کو پیش کر دوں گا کہ یا رب العزت میں
 تحفہ تیرے لئے لایا ہوں آپ سے متعدد خلفاء ہوئے بعض کے اسماریہ ہیں (۱) سید راحت علی امر دہلی
 المتوفی بتاریخ ۲۰ محرم ۱۰۳۸ (۲) مولوی محمد غلام الدین بکھراؤنی (۳) مولوی تسلیم احمد صابری امر دہلی
 اگرچہ انھوں نے مرید سلسلہ باریہ چشتیہ میں دوسرے شیخ سے بھی استفادہ کیا ہو (۴) حکیم کنایت علی
 احراری بلب گدھی مرحوم المتوفی ۱۴۔ جب سن ۱۲۰۵ بروز دوشنبہ (۵) حافظ عبد اللطیف خاں امر دہلی
 (۶) مولوی سید رحمت علی سنبھلی المتوفی ۲۰ صفر ۱۲۸۱ (۷) حافظ سید ارشد علی مراد آبادی (۸) حافظ
 محمد اکبر شاہ امر دہلی (۹) شاہزادہ محمد امیر الملک عرف مرزا بلاتی دہلی (۱۰) حافظ محمد رحمت اللہ امر دہلی
 اور (۱۱) خادم درگاہ شریف راقم الحروف عفی عنہ۔

حضرت حافظ صاحب قبلہ مبلغ شعبان ۱۲۸۰ ختم شد روز جمعہ بعد نماز جمعہ علیل ہوئے اور بتاریخ ۱۰
 رمضان المبارک روز پچھشنبہ ۱۲۸۰ بعد نماز ظہر وصال فرمایا اور اسی شب میں باغ روضہ نواب محمد
 درویش علیخان میں مدفون ہوئے۔ قطعہ تاریخ وصال از شاہزادہ محمد امیر الملک تیوری عرف مرزا بلاتی دہلی

حافظ عباس علی شاہ امام قضا	بود خطبہ شریف و صلیبی	سال و شش نوشت این حق	مرشد عارف و کامل و شایک
----------------------------	-----------------------	----------------------	-------------------------

سے حضرت مرزا منظر جان حانان شہید رح نے بھی جناب قاضی ثناء اللہ بانی بقی رحمتہ اللہ علیہ کے شان میں
 ارشاد فرمایا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ ہر روز ہر شجر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ دنیا کے دینارے واسطے کیا لائے ہو تو
 میں قاضی صاحب کو بارگاہ الہی میں پیش کر دوں گا ۱۲

قریب سے خلیفہ جیاجو محمد سلطان لاہوری قدس سرہ العزیز تھے جو لاہور میں ایک بہت سے مدین اور بعض خلفاء موجود ہیں از شریف لاہور میں
چوتھے خلیفہ حکیم پیر شاہ محمد صاحب تھے جنہوں نے بلاد پورب میں قیام فرمایا تھا اور ان کا از شریف ناصری گنج منع کیا میں ہرگز پیر حضرت
علیم پادشاہ صاحب قدس سرہ العزیز سے بغاوت تعلیم دینے نہ دیا تھا اور ان کی حدیث و تفسیر و توجہات ہلکی حلقہ ذکر و شغل و مراقبات بہت
عظیم انصرفت رہتے تھے تو انہیں تصنیفات بھی فرماتے ہیں۔ جیسے از الہ اشکو کہ لا اودام و تقویۃ الایمان نذیر البشر و مولوی شاکر
سہسوانی۔ فائز فی جواز الفاتحہ۔ و رسالہ مولد شریف وغیرہ اور گاہے گاہے نظم بھی فرماتے تھے۔ نظم

پیر شاہ محمد صاحب قدس سرہ العزیز صاحب ہرگز پیر شاہ محمد صاحب قدس سرہ العزیز بروز پیر شاہ محمد صاحب قدس سرہ العزیز کے تہذیب و تمدن کی زبان بجا رہا اور ایک نشان دہی کی بجائے نشان دہی کی بجائے اور دیکھو ایشیہ میں کیا مقصود ہے اور ان میں فنائی اشرار گروہ کی تہذیب و تمدن نزدان مدام از حق حجت خود دے لے بہار باغ دل از نور ایمان شما یا رسول اللہ جمال خود من تو کہ نور مطلق و احمدی نور از جہر فوے صبر و سکونت انکہ کہ چہرہ تانہ نور خورشید چھا کہ گویم کیسے سیر سیر جام صاف باہر گلگون ہر گز	کلی قیافہ قلب و حل جلیہ شکلا چہ سالک و سالک و سالک و سالک صدا احمدی ہر دم جو ہوا تہا صبح فراق خندہ زند کے بشام زین سحر کو شوش و طلب نام ہو جو کہ ہوا تہا تہا تہا سز گر کہ جگہ گیرین ان کو کہن مارا جو بخیر میرا تہا تہا تہا زین بادہ بہر نیست ہر غافل علم را رواق گلزار جان از آب حیوان شما برین شقائق حال خود نما نور ذات باکمال خود نما یا رسول اللہ جمال خود نما خود الہ بر گشت عیانت نہایت در ہر عشاق چہین نہایت اوسے زلف مست کہ در دست شما	بہر معرفت ز قند جگر کوہ حسنی بیا آجان جان بن بیٹم ساعے نشین سکوینا تہا تہا تہا تہا تا لذت ز دلالت و روان است لے فخر فکرات کمین نام بچین پو شمع کو شدا ز گریہ و رشوق رخ نیو بکے خلق ہی ہوشم عباد و حبیبین تہا تہا تہا تہا ہے فخر بادہ نوش و می و عیش کش تہا تہا تہا تہا شوق یا پوست جدا و فرو نشہ طاہر اے تہا تہا تہا ہر پیر تو خوار تو کو کوئی مکان نقصان نہ پیر گل گل تہا تہا تہا تہا تہا تہا بہل گلزار تہا تہا تہا	مگر ان بشارت کے نشان میں کہ پیر طبعیت کے توانی قطع منظر الایا یہا استانی نور کا سا و نا ریزہ مدام شہر و شکر از کلام ما عفا کے لاسکان نشو و صید ما علائق نیست لکن جو کہ پیرین پے خالق لبست این جاہر و کونین در امر خواہد نیست تہا تہا بگذاہن عمارت و تہا تہا گر نہم لب لباس بختان شما شعشعہ نور نعال خود من اور تہا تہا تہا برو می من حاجت بانی آمان مکان بلیغ تو خزان بہر شہر شہر محبت اوست خند و زرد و سبزین ہا تہا تہا
---	--	---	---

خصم خود کرده سبب اهل زمین
 ناگهان افضل خدایش یار شد
 باز گشته از همه جسم مر خطا
 آنچه نزدش بود از مال و دم
 میتوانست آنچه خصم خویش را
 تا همه ز پیش خصمان بر نهاد
 مرے آمد گشت ای پاکیزه خو
 تهمتی آندم نزد خویش داشت
 عهد توبه با خدای خود بست
 گفت حق ما را چنین توبه کنید
 گفت پیغمبر که خلاق جهان
 که بود شصت بدشت هولناک
 اشترک دارد که اسما عظام
 چون شود بیدار اشترک بود
 بیم آن باشد که اول تشنگی

مالشان برده ز راه مکر و فن
 در زمان مشغول است متغیر شد
 روی دل کرده بسوخته کبریا
 یک بیک خشم داده از دم
 شاد کرده از سر خوف خدا
 جامه هم از تن برون کرده بداد
 که مر چپیه که زخمی باید ز تو
 از مہانت بهر او بیرون گذشت
 خود نهان اندر گواهی نشست
 چنگ خود در دامن صحت زدند
 شاد و تراز توبه میگردد و از ان
 خسید آنجا همچنان بر روی خاک
 هر چه میدارد و بر و باشد تمام
 خیزد و در جستجو او شود
 میر و از شدت بصد تشنگی

در زمان جنگ و جدل
 از میان کینه و بغض
 چون بیدار شود
 در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض
 در میان کینه و بغض

در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض
 در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض
 در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض

در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض
 در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض
 در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض

در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض
 در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض
 در میان کینه و بغض
 از میان کینه و بغض

قیمتش هر کس نداند بیفشار
نیست توبه آن بیساعت مهجاری
صد هزاران خلق را ایمان دهند
میدهند او را که شایسته بود
در حق دل توبه را از یاق دان
نور توبه هر کجا تابان شد
این سعادت را ده از دست خویش
هر که او تا لب نگرود و در جهان

میدصد اورا کہ خواہد کردگار
 کان بود خائے ہر مومن
 کی چنین تو بار آسان دہند
 وز ہمہ آفاق و ارسطہ بود
 بلکہ اورا آپ حیوان ایجوان
 کے در آنجا ظلمت عصیان بود
 در لب حسرت بر می ایستد کیش
 حق شمارا و کند در ظالمان

در بیان صبر کرمیات از نفس است از متابعت خود

هر چه آید بر سر تو از قضا
صبر باشد چو نفس است وین
در عالم نعمت و خیر و شر
در شست و خاست ز گرفت و شنو
صبر را آن سر و خیمه‌ی الهی

در صبور می کوش ای مرغل
صبور در هر چیز آید بکار
صبور باید کرد ای جان پدر
صبور باید ترا ای اهل جود
گفت مفتاح الفرج اند خیر

[illegible]

در جمیع احوال و
 بودارای که منین میمون
 بنیاد است از شکستنا و هوا
 چون آرد محکم
 به بنوید او را هر
 مانند تاراج او را هر
 سازد و جدا از یکدیگر
 فخر و غرور بسودن
 صبر از نفع
 ۲۰۶
 حکیم

در زمان که در دلو گویا آورد
پیمان در بند تویشش آورد
تا نیاید باز در ملک خود
صبر آرد در زمان زیر
نمود و صفت و جفت این جهان
چیز است که بگویند

کنگر اندام پنهان از بهر زمان
 افکنده در فضیله اندران
 چون باز دارد به تو خط
 اول آن باشد که در حق
 یاد کن در وقت و قضا
 صبر باشد معصدا

پس بہر کار کے پیش آید کون
 ہر کہ او صابر نہ باشد در جهان
 ہر چو تیرے کو نثار دینچھا
 گر نہ باشد چرخ صبر اندر میان
 اگر کنی در غمت جا این جفت چیز
 ہر را بر این ہمسہ باشد نظر
 اگرچہ حق نہ ہو و ہر صابر
 نصرت دنیا و آخر خود بسین
 از چنین گفت آن رسول نیک خو
 بالک گوید برویش کون
 بعض دارم زو و آواز شکرین
 و خدا چون دوست دار بندہ
 دوست میرا در دوزخ اندر جهان
 تو دلان اکنون کہ این سبب جا
 کار خاصان نیست جز بخت و تعب

نہست تیرے بجز صبر و سکون
 پیش حق قدرے نیا بدلیان
 با و صبر چون وز دانت در خط
 نخل ایمان ہمہ نیست چرخ
 بیگمان کہ پیش خدا گری عوینہ
 و حقیقت صابر است نامی بہر
 راست آید در حق او آ زمان
 رنج و محنت است آب نمونین
 کہ خدا چون بندہ را وارد عرو
 نصرت من ساز بہر او فر و نا
 ہر چنین از خواندش لے تبارین
 بالک گوید رسان سوشن بلا
 خواندن و آواز اورا ہر چنان
 از کراماتم ہوا سے دین پناہ
 بر صابر ہر کس سے با و جا

بسم اللہ تعالیٰ و الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آله و سلم

بہر کار کے پیش آید کون
 ہر کہ او صابر نہ باشد در جهان
 ہر چو تیرے کو نثار دینچھا
 گر نہ باشد چرخ صبر اندر میان
 اگر کنی در غمت جا این جفت چیز
 ہر را بر این ہمسہ باشد نظر
 اگرچہ حق نہ ہو و ہر صابر
 نصرت دنیا و آخر خود بسین
 از چنین گفت آن رسول نیک خو
 بالک گوید برویش کون
 بعض دارم زو و آواز شکرین
 و خدا چون دوست دار بندہ
 دوست میرا در دوزخ اندر جهان
 تو دلان اکنون کہ این سبب جا
 کار خاصان نیست جز بخت و تعب

بہر کار کے پیش آید کون
 ہر کہ او صابر نہ باشد در جهان
 ہر چو تیرے کو نثار دینچھا
 گر نہ باشد چرخ صبر اندر میان
 اگر کنی در غمت جا این جفت چیز
 ہر را بر این ہمسہ باشد نظر
 اگرچہ حق نہ ہو و ہر صابر
 نصرت دنیا و آخر خود بسین
 از چنین گفت آن رسول نیک خو
 بالک گوید برویش کون
 بعض دارم زو و آواز شکرین
 و خدا چون دوست دار بندہ
 دوست میرا در دوزخ اندر جهان
 تو دلان اکنون کہ این سبب جا
 کار خاصان نیست جز بخت و تعب

بسم اللہ تعالیٰ و الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آله و سلم

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

فیهما هم آن بولے دل کو کہ وہ بہت
 کچھ کہہ کر دیا ہو رہا ہے اور وہ
 فانی عالم میں رہتا ہے اور وہ
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے

نیست از محبوب ملک و بہت نیر
 کہ سازد در جهان شک و نیر
 و کن غم آن نعمت در جهان
 شک نیست ہم تو نقشش با آن
 گرچہ پایا نواز و نسیم او
 ہرچہ از حق و در گردانند ترا
 نعمت آن باشد کہ اندر کار تو
 آفریدہ ہرچہ حق اندر جان
 اول آن باشد کہ در ہر دو
 اوچو علم و خلق نیک و در جان
 و در آن باشد کہ در دنیا و آخرت
 ہرچہ نادرانی و بخونی ز کس
 سوم آن باشد کہ در دنیا و آخرت
 زمان در آن عالم بود و سرچ و ہلا
 ہست این نعمت جزو اہل جان

چون کہی شکر خدائے راو گر
 نعمتش افزون کند رت کریم
 و خدایہ تخت افتد بگیان
 کہ شود بی فصل او کا جہان
 شکر آن لازم بولے نیکو
 نعمتش ہرگز ملان لے باو نا
 دل فراغت باشد اتی باین
 چار قسم آمد بحق مردمان
 سو و دار و از پے خلق خدا
 و حقیقت نعمت نیست ای جوان
 جزو اہل ہرگز نباشد بایستین
 و حقیقت ہم جای نیست و بس
 حقیقت است ای مومن اہل درو
 ہرچہ نعمت خواہ کہ دنیا سے فدا
 شکر اہل جان دعا قلم آن

فانی عالم میں رہتا ہے اور وہ
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے

۳۱۳
 با فہم آن دیکھو اسے پیر
 اہل فہم و فہمیت ہم وہ جان
 چہرہ شاد و شاد و شاد و شاد
 کفایت شاد و شاد و شاد و شاد
 شاد و شاد و شاد و شاد و شاد
 شاد و شاد و شاد و شاد و شاد
 شاد و شاد و شاد و شاد و شاد

فانی عالم میں رہتا ہے اور وہ
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے
 دین کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتا ہے

و انچه در این کتاب است از کتب دیگر است

که بلائیم هم بود از آن صعب تر
گر ز نذاشتن جای شکر هست
که به زوی شد همه کالائے من
خست ایانت نبرامی اهل دین
بیگمان کفار و عصیان شود
اجرا باشد بهر تور و حسیه
سخت تر بودی ترا اے باقیین
از هزاران و امان خود بداشت
توجه کردی ایچوان با وفا
پس سپاس و کن اے اهل دین
و حق خاصان مثال نعمت است
کز خدا هرگز نخواهی حسرت
ساقیین باشد مکان کاfran
آن زمین سازد تفاخر برادر
ساخته برین گذر با صد صفا

[illegible]

کرنند قضا بر تو کند
در باغ رضا بستان شود
خداوند حق را بندگان
چون چرخ از چرخ بگردان
خداوند حق را بندگان
چون چرخ از چرخ بگردان

پس تجمیدستی و ذل و رنجها درجه شکار صبور می ناضل است زانکه خیز و شکار از کان رضا صبر از رنج و محن ظاهر شود گفت پنبیبر را مامور سلین هر که بنهد گردن خود بر قضا بر نعیم شکر گوید در جهان هم بر آنیم بصدیقان و را هم نباشد در بلائی من صبور پس بده او را خبر تو آینه بین شاکران و راضیان هر دو یک اند شکر باشد که مسلم بی رضا در بیان ضایع عبارت از شنودی باش ایام در رضا کئے کردگار هر چه آید بر سر تو از قضا	هر یک که این نعمت است ای صفا رتبه شاکر و صابر کامل است هر زنده صبر از گریبان بلا شکر از لفظ راه منعم بود کاین چنین فرمود رب العالمین وز صبور می پیشم آید در بلا من نویسم نام او با صدقان وانکه ندید بر قضا من رضا بر نعیم من نگر و در هم شکو که خدا غلظت جز من برگزین تا رضا دهند شاکر که شوند هم رضا به شکر که باشد روا در حدیثی که با برید به شکر گوش ز خوشنودی پروردگار پامنه بیرون ز میسلان رضا
---	---

۳۱۵
در بیان صفا

خداوند از صفا صفا
که بنده خدا صفا
نزد حق عاصی بود اس
هم رضای کا نذران باشد هوا
واجب آید بر رضا را صفا
وزن وای نفس با بیرون زدن
خوشم گوی یک با حسن نفس
تا خود معذور باشد جدا
تا خود معذور باشد جدا

تا خود معذور باشد جدا
تا خود معذور باشد جدا
تا خود معذور باشد جدا
تا خود معذور باشد جدا
تا خود معذور باشد جدا
تا خود معذور باشد جدا

[illegible]

لا جرم کہ غلبہ خود کرے در حالت کی بود
بہر لب و با بر سر و پا کشیدند عجب
حق سازد و با زبانی درون
خود و نیکی

تا نگردی از زبان کاران دین
را حق و راست گریاید ترا
که قناعت کن با راین جهان
است در دنیا بے رنج و تعب
هر چه در و سینه می اشتغال
هر کس با جفت خود را بود
هر کس باشد بیایز خوش شدن
هر چه امروز اندرانی ای جوان
هر چه تو امروز می سازی عمل
هر چه می گویی بخواهی لا جرم
می پستی هر چه امروز می پیر
هر چه تو امروز شنوئی و روان
هر چه کاری عاقبت در وی آید
گر بکاری تخم جو اندر زمین
ورفشانی تخم گندم در جهان

وزہمہ انفریدگان بے یقین
 این بیان را یاد و آری با صفا
 کون عمل و کار دین بر عکس آن
 بہت در عقبے بسے عین نظر
 حشر تو با او کن در پرتغال
 ہر کسے با مقصد شش کجا بود
 بد سجائے بد حسن حاجی حسن
 بالیقین پیشیت بود و در اچمان
 پیش تو آزند و در آسے دل
 با کہ بد بشین بنجیر نہت بہم
 بیگمان من در انجیزی ہر گز
 لا ہرم فردا شوی مشغول آن
 ہر چہ گوئی عاقبت شنوی ہمان
 کہ ازو گندم نہ وید بالیقین
 جواز و ہرگز نہ وید ہچمان

چنانکه در کتب معتبره
 مذکور است که در روز
 شنبه بیستم ماه رجب
 سال ۱۰۲۳ هجری قمری
 در شهر تبریز از طرف
 حاکم آنجا حضرت میرزا
 محمد باقر خان بهر
 طایفه خود گوی تا آسمان
 را بکنند و بگویند و این
 که کند عاقل برین عمل
 تو نشاء از بهر خود آمد
 و بدست گرد یعنی در میان
 از طرف اندک گفت چه زور
 و بیم

چون روزی چلیبے بنین
مردن بود پادشاه دین
که ترا و بقیه را اسی با عمل
از پیش روئی از یک جل
بروزی علم خوارای ام
کامچان بود تو را یک جل
از پیش روئی از یک جل
دیکر از پیش روئی از یک جل

شد توکل میخ اخلاص است این
بهر مومن لازم است این هر چه نیز
هرگز احسان نبرد و جهان
گر عباد دین نباشد است پس
نیست که چنین است و ذکر
هر که متوکل نباشد در جهان
هر هر که کاندان رخنه شود
رخت ایمان را اگر داری سز
شد توکل منرض بهر مومنین
که توکل آوردی است هر زمان
هر که در راه توکل پا نهاد
گر توکل آوری بر کسریا
بگذارد اسباب و اسباب جهان
رزق تو موقوف بر اسباب است
بر که بهای خدا کن عمتما

هم محارودین و همسرم جبرئیل
 مکن درازاد توکل اسعیر
 بیگمان بوی نفاق آید از ان
 دین تو باشد همیشه در خطر
 بر عین فتنه باشی لاجرم
 دارد آیمانش سه خنده بیگمان
 بیم دروان لاجرم در می بود
 رخنه ایمان به بند اسیر
 کا پختان فرمود حق است یاقین
 گر شما استید از گردندگان
 عاقبت یزدان بد و مقصد
 بحساب آبی بخت اسی فتا
 باش متوکل بر بت انس و جان
 روز بت معطوف بر کسایت
 تا ہی از هر بلا و فدا

کتابخانه عمومی
موسسه تخصصی زبان
تهران

[illegible]

نام نوی پرشمن دل از ما سوا
 گشتی بود و غده حق استوار
 پنج پاری بوسه عین زینهار
 آنچه باید کرد گفت این شکر
 گن از راه بس در حوص اینان
 گن بانی بچشم انداز جهان
 شکر گن در خشم انداز جهان
 نیست در تقوی حق باشد از ان
 اعلیٰ بگویند حق بهر و خطا
 و اعطاء

[illegible]

ایام خود بسجده
 تابش را رخسار و تو را چرخان
 لب و مژه در پست غاسلان
 بلکه کار خود حق تعالی باد
 هیچ از خود و من ای جان پدر
 حق ملک است نصرت خود
 جز حق نصرت در جهان
 مستحق نصرت باشی بیکجا
 چون نصرت من نصرتی
 ز حق محبوب باشی بیکجا
 در این عالم

گر بود از قدر حاجت بیشتر
را در تقوی گیر ای اهل ادب
رزق را از مصیبت حاصل کن
گر برز آفتیش داری وثوق
مال دنیا کن براه حق نشار
هر که را صبر و توکل حاصلست
به هیچ مشغولت کنما ز راه دین
هر که دل بند بچیز دوزخ جهان
بهر روز می رسد وی بهر سو چرا
نزد حق باشد کنوز و جهان
چون من و تو وعده سازد اگر
حیف چون ناید قلب تو ثبوت
هر که دل بر وعده خالق پست
و آنکه دل بر وعده مخلوق سست
با توکل باشش ایمان

نست جز در ره
چون کسی که زلفش بگمان
نزد حق محبوب
دور باشد از خورشید
حق بود از هر که
از خلق که در حق
باشد فانی از
تویند راز و راز

معنی تسلیم است اهل صف
 هست در تیر صد رخ و غنا
 نشود و پیغمبران تسلیم بود
 هر که بر پیغمبر تسلیم بود
 درجه تسلیم باشد پس عظیم
 تا نجات خود و ران نبو و یقین
 که روبا باشد مقوض را چنان
 یکبار گرازم و نهی حق بود
 و آنچه باشد اندران شکست نجات
 اگر تو پری صل تفویض ای سپر
 سوی خود هرگز بدین دریا هیچ شے
 دست را برکش از جمله سیلها
 از تصرف دست خود کوتاه کن
 باش فاعل در جهان از طلب
 پانصد و شصت تسلیم اعمی ستون

هست اطمینان دل با کبریا
 هست در تسلیم صد عیش و غنا
 حق چها از بهر شان حمت نمود
 بر سر بر سر فرازی جا نمود
 دامن او گیر مرکز سلیم
 از خدا هرگز نخواه ای امل من
 که صلاح نفس جوید در جهان
 خواستن از بهر تو بهتر شود
 دست گیری از طلب ای نیکو است
 آنچه پیش آید ترا از خیر و شر
 جمله میلان از در درگاه ح
 کار خود بگذار سوی کبریا
 تحمیل خود بر در ان شرکن
 بر در تفویض نشین از ادب
 تا چه می آید ز درگاه ح

چون در این دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا

چون در این دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا

چون در این دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا

چون در این دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا
 و در آن دنیا بودی و در آن دنیا

مقصود از خلقت آدم چیست
در بیان احوال طاعت که
کلیتاً باید اندران مورد خدا
جام تقوی نمودن است
که توفیق علم
نزد حق باشد

عظم فویدل کی از دوص دراز
عظمت بنڈکی او بیس و اینیاس
بنڈکی کو خالص ازیم عظم
بنڈکی کو خالص کن ازیم عظم
دور میدار و زینت ذوا
مانشی در درگرم فویدل

حق و انکه سازد نفقه خود را کس
و انکه سازد نفقه خود را کس
از تو وضع گردوی پیران
قد خود از دگر در میان
صدر باقی در میان

عاقبان کردند کشتن آستان
مطلبه لطف خدا باشد عدم
گر تو اضع راز دست خود و ہی
هر که باشد با تو اضع در جهان
از تو اضع بلند بیا شود
هر که در او تو اضع پانها و
در تو اضع است عز و محترمی
گر تنائے شرف داری بجان
صد شرف دارد تو اضع در شرف
هر که در شمت تو اضع آورد
باش متواضع مع المتواضعین
گفت پیغمبر که با متواضعان
واکله از متکبران بینی در ا
صدقه باشد کبر با متکبران
از تو اضع دست درویشان بگیر

کز تو وضع مرد گرد و کامران
 مردمان سازند او را احترام
 گداز بینی در جهان روزی
 جائے او باشد جنت بگیان
 درو عالم آہستہ پیا شد
 حق بروئے او در نعمت کشاد
 بے تو وضع کے بیابی سروری
 پیشہ خود کن تو وضع در جهان
 آراین نقد گر لاری رکھت
 حق ز حبلہ مخلصا متن بشود
 کبر و نخوت کن مع الملتکبرین
 کن تو وضع اے عزیز مہربان
 کبر و نخوت کن از واسے با صفا
 شد تو وضع صدقہ بامؤمنین
 تا بگیرد دست تو رت قدیر

[illegible]

بہشتی باغیں اللہ کے ہاتھوں میں
 گلشنِ بہرلہ میں
 مرغی نہ پرلہ میں
 ویرانہ میں
 ایک ازراہِ نفقہ
 کراہد درلہ میں
 حق و باطل میں
 تباہی و ازرفتن میں

۱۳۳۶

این روی خفته که نامش
 خنده روی باغیت بود
 دینش کی نهیب دولت بود
 تویش روهر در غیب جوان
 گوشتش می سبک شد از جهان
 خویش را خفت راه خدا
 عجز و سبکی داری بهفا
 داری زیب بخش از سر
 سبک جان بود

فلسفای دینی است
فلسفای اخلاقی است
فلسفای اجتماعی است
فلسفای سیاسی است
فلسفای اقتصادی است
فلسفای علمی است
فلسفای هنری است
فلسفای زندگی است

باز بیاورم از کف کوه و دریا
 و از کوه و دریا بیاورم باز
 و از کوه و دریا بیاورم باز
 و از کوه و دریا بیاورم باز

کسی که بخواهد از کوه و دریا بیاورد
 باید که از کوه و دریا بیاورد
 باید که از کوه و دریا بیاورد
 باید که از کوه و دریا بیاورد

<p>از تو واضح که ترا باشد اثر راضی باشی در کسب و کار باشی از وصف تو واضح دور از تو واضح یا کار سست و جوان خویشتر از دوزخ و آتش و از خود را زو فر و تر است که زبانی خویشتر از دوزخ جامه معنی که دهنده است که شوی جام بقار مستحق</p>	<p>بیکس ایوان خود است گری در مجلس است اهل نگاه اگر مجلس صدر جوئی است ابتدا کردن سلام از مؤمنان هر که دنیا کمتر از خود است و آنکه دنیا از تو و او بیشتر آن بود اصل تو واضح ایوان تا برون نائی از عوالمی است تا نگردی نیست در پستی حق</p>
--	---

در بیان
 ۱۳۳

در بیان کتب کبر و عزت آن معالجه او

<p>از خود و خود اگر داری خبر کرد و تمش خالق هر دو جهان جاسی هر چهار در و وز مشغول دیگر که را کبر که باشد و او نیست اهل کبر مومن روز دین</p>	<p>ای جوان از راه سخوت در گذر کبر خود را دشمن خطم بدن قلب مست کبر بے جابر بود کبر عظمت میسر و کبر یا گفت حق اند کتاب است یقین</p>
---	---

باز بیاورم از کف کوه و دریا
 و از کوه و دریا بیاورم باز
 و از کوه و دریا بیاورم باز
 و از کوه و دریا بیاورم باز

بے نیازی ہر نوعاً حاصل شد
گر فدا دی و غلط بودی را
چون که درین دست پادشاه
چون که درین دست پادشاه

پہنچ کارے تو بدست تو نکرد
 گر بیندیشی ز خود نا پس ز تر
 گاہ گردی تنگ دل از تر و برد
 از سیاه کار خود آگه شدی
 آخرین کار خود ایدل ہم بدان
 نے سمع ماندہ قوت نے بصیر
 بلکہ مردے شوی اسے بانیاں
 کرم چشمہ ز زمین اندر مزار
 عاقبت آگہ شوی خاک کے حقیر
 ہم بدان خواری نباشد ستر
 آوزدت از براے احتساب
 آسمان بشکافہ بینی عیان
 ہم زمین بینی بسدل باوگر
 سخت دوزخ را بغرض نگری
 ہر جہ باشد از قضیہ ہا رستم

تماشائی عجز خود اسے نیکو
 در جہان کس را نیابی اسے بہر
 گاہ گئی آہ و فغان از رخ و درد
 بر فلک از فرق خود تاج خودی
 کہ بندی خست ہشتی نین جہان
 نے جمال و قالب عضوے در
 کہ ہمہ بینی ز تو گیسو ز باز
 کسم عضوے تو خود اسے بے
 کس بدان خواری ہو بنود نظیر
 بلکہ انکیزہ دور رو و جبر ستر
 در مقام خوف و جاک التہاب
 ہم فروزیدہ بینی آست این
 شعلہ دوزخ بر دل آوردہ
 نامہ اعمال در کف آوردی
 خوانی یک یک آتش سیر و دم

دوزخ ہا ز تو بدست تو نکرد
 گر بیندیشی ز خود نا پس ز تر
 گاہ گردی تنگ دل از تر و برد
 از سیاه کار خود آگہ شدی
 آخرین کار خود ایدل ہم بدان
 نے سمع ماندہ قوت نے بصیر
 بلکہ مردے شوی اسے بانیاں
 کرم چشمہ ز زمین اندر مزار
 عاقبت آگہ شوی خاک کے حقیر
 ہم بدان خواری نباشد ستر
 آوزدت از براے احتساب
 آسمان بشکافہ بینی عیان
 ہم زمین بینی بسدل باوگر
 سخت دوزخ را بغرض نگری
 ہر جہ باشد از قضیہ ہا رستم
 تماشائی عجز خود اسے نیکو
 در جہان کس را نیابی اسے بہر
 گاہ گئی آہ و فغان از رخ و درد
 بر فلک از فرق خود تاج خودی
 کہ بندی خست ہشتی نین جہان
 نے جمال و قالب عضوے در
 کہ ہمہ بینی ز تو گیسو ز باز
 کسم عضوے تو خود اسے بے
 کس بدان خواری ہو بنود نظیر
 بلکہ انکیزہ دور رو و جبر ستر
 در مقام خوف و جاک التہاب
 ہم فروزیدہ بینی آست این
 شعلہ دوزخ بر دل آوردہ
 نامہ اعمال در کف آوردی
 خوانی یک یک آتش سیر و دم
 دوزخ ہا ز تو بدست تو نکرد
 گر بیندیشی ز خود نا پس ز تر
 گاہ گردی تنگ دل از تر و برد
 از سیاه کار خود آگہ شدی
 آخرین کار خود ایدل ہم بدان
 نے سمع ماندہ قوت نے بصیر
 بلکہ مردے شوی اسے بانیاں
 کرم چشمہ ز زمین اندر مزار
 عاقبت آگہ شوی خاک کے حقیر
 ہم بدان خواری نباشد ستر
 آوزدت از براے احتساب
 آسمان بشکافہ بینی عیان
 ہم زمین بینی بسدل باوگر
 سخت دوزخ را بغرض نگری
 ہر جہ باشد از قضیہ ہا رستم

این علاج از روی علم است ایچان
 که ز روی کبر و غما پرست کن
 در همه احوال و افعال اسے فتا
 کہ تو وضع پیشہ بودے مر زبان
 ایچنین فرمودے آتش آفتاب
 دست باد و روش داود ستارہ
 از تو وضع آن رسول حق پرست
 خانہ فتنے گا و را دے علف
 ہر کر اجماری بودے چنان
 مصطفیٰ با او ہم خوردے طعام
 ہر کہ خواندے اپنے دعوت مرا
 ہر کہ را ابتدا کر دے سلام
 برگرفتہ بودے مصطفیٰ
 خواست شخصے تاکہ برگردے
 ایچنین فرمودے ان حق پرست

لیکن از راہ عمل بشنو چنان
 خوشتر راد تو وضع تیز کن
 قبلہ خود ساز حق مصطفیٰ
 نان خوردے بر زمین چون بندگان
 کہ منہ بندہ نشینم بچشمین
 برگردے فخر بست بودے کاچھان
 جملہ کار خانہ خود کر دے کردست
 ہر زمان از کبر بودے بر طرف
 کہ از و پرستے کر دے جہان
 بود زمینان حال آن خیر لانا
 بے تکلف میشدے آن با صفا
 نان میخوردے بخدمت و غلام
 کہ برودر خانہ خود بے ریا
 زینہ راہ را نذاوان نیکایے
 کہ اہل کالا بہر او اولیٰ ترست

این علاج از روی علم است ایچان
 کہ ز روی کبر و غما پرست کن
 در همه احوال و افعال اسے فتا
 کہ تو وضع پیشہ بودے مر زبان
 ایچنین فرمودے آتش آفتاب
 دست باد و روش داود ستارہ
 از تو وضع آن رسول حق پرست
 خانہ فتنے گا و را دے علف
 ہر کر اجماری بودے چنان
 مصطفیٰ با او ہم خوردے طعام
 ہر کہ خواندے اپنے دعوت مرا
 ہر کہ را ابتدا کر دے سلام
 برگرفتہ بودے مصطفیٰ
 خواست شخصے تاکہ برگردے
 ایچنین فرمودے ان حق پرست

ہست از روی علم است ایچان
 کہ ز روی کبر و غما پرست کن
 در همه احوال و افعال اسے فتا
 کہ تو وضع پیشہ بودے مر زبان
 ایچنین فرمودے آتش آفتاب
 دست باد و روش داود ستارہ
 از تو وضع آن رسول حق پرست
 خانہ فتنے گا و را دے علف
 ہر کر اجماری بودے چنان
 مصطفیٰ با او ہم خوردے طعام
 ہر کہ خواندے اپنے دعوت مرا
 ہر کہ را ابتدا کر دے سلام
 برگرفتہ بودے مصطفیٰ
 خواست شخصے تاکہ برگردے
 ایچنین فرمودے ان حق پرست

این علاج از روی علم است ایچان
 کہ ز روی کبر و غما پرست کن
 در همه احوال و افعال اسے فتا
 کہ تو وضع پیشہ بودے مر زبان
 ایچنین فرمودے آتش آفتاب
 دست باد و روش داود ستارہ
 از تو وضع آن رسول حق پرست
 خانہ فتنے گا و را دے علف
 ہر کر اجماری بودے چنان
 مصطفیٰ با او ہم خوردے طعام
 ہر کہ خواندے اپنے دعوت مرا
 ہر کہ را ابتدا کر دے سلام
 برگرفتہ بودے مصطفیٰ
 خواست شخصے تاکہ برگردے
 ایچنین فرمودے ان حق پرست

بین چه قازورات واری در غنا
 در شکم و زنا فوج لسته تیزه
 میکنی هر روز خود را شست و نشو
 پاک باش از تو مبر رخا
 تا بدان ~~فخر~~ که ترا پیداشد
 که رود در هفته و یا ماه و سال
 زشت ترا نگه نشومی به شتاب
 اینچنین اندیشه کن لسته میکنی
 با هیچ کس از تو با جز تر نشود
 عاجز آئی ای جوان تیزهوش
 با چو بمل در طبعی بر روی خاک
 قوتت بر جا نماند اے ولد
 فخر چه بود اے جوان با صفا
 از تو مید از بد سبقت در توان
 کاغذی کس او سازی زیر دست

وقت آن باشد که نفس و هوا
غالب آنی است عزمیاد و غنا
که بر تراز خوت بود بر یک حال
اینها که در کمال باشد ترا
ایستوی معزول از یک جا
دفع دست چه مالد از زبان
این همه را حایت آن از پیش
دران جهان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۳۴
 بهر دور در بزرگ شهری
 که نوبت علی است دو الکن
 در کس از تو بود و بدو بهتر زن
 بهتر دورا هم بدان را پاک پیش
 کاخچه دوزخ را علمش کج
 پس زن بهست علمش کج
 اگر تو بهست علمش کج
 از خود در شمار می باشد
 و به باشد بیشتر

از آنکه طاعت باشد که چون در نگاه او نشود
کلی از من بیکان بهتر بود
که من در هر کس که در دست
او نمود از هر کس که در دست
بلکه از من بیکان بهتر بود
از هر کس که در دست

در سخاوت هست پس فضل و ثواب
 اگر بهر انگشت داری حسد بهر
 صد که هست هست در جود و عطا
 تا تو آئی کار در ویشان بر آ
 اگر تو داری قوت تے اندر جهان
 تا تو آئی در جهان احسان مکن
 هم جو حاتم در جهان مشهور باش
 لطف کن تا به جو حاتم در جهان
 رو بسج از سالکان اکوین شعار
 سر ز نش هرگز مکن با سالکان
 نعمت عقبه ای اگر باید ترا
 اگر بدست آری دله را ای جهان
 گردی از دست محنت از نهی
 هر که یک نیک کنی کند اندر جهان
 اگر تو هستی طالب راه خدا

تا تو آئی رو سے خود را ز دست
 که بیایی بیست خا عه و دوست
 منج شیرین نباشد از سخا
 تا بر آرد کار تو پدر و در کار
 از گرم گریه دست عاجز ان
 مرغ دل اتان من مان کن
 در وجود و گرم مسرور باش
 نام نیک تو بس اند جاودان
 تا نه پیچید و سکه از تو کردگار
 مردمی کن آنچه باشد ز آب نان
 نعم دنیا مست کن بهر خدا
 صد مفاخره یابی از رب جهان
 نزوحی بهتر بود از حسن منی
 حق تعالی ده به بخشش آں
 هر زمان کن خدمت اهل صفا

بسیار از خطا بگذران
 در جهان از دست
 که بیایی بیست خا عه و دوست
 منج شیرین نباشد از سخا
 تا بر آرد کار تو پدر و در کار
 از گرم گریه دست عاجز ان
 مرغ دل اتان من مان کن
 در وجود و گرم مسرور باش
 نام نیک تو بس اند جاودان
 تا نه پیچید و سکه از تو کردگار
 مردمی کن آنچه باشد ز آب نان
 نعم دنیا مست کن بهر خدا
 صد مفاخره یابی از رب جهان
 نزوحی بهتر بود از حسن منی
 حق تعالی ده به بخشش آں
 هر زمان کن خدمت اهل صفا

بسیار از خطا بگذران
 در جهان از دست
 که بیایی بیست خا عه و دوست
 منج شیرین نباشد از سخا
 تا بر آرد کار تو پدر و در کار
 از گرم گریه دست عاجز ان
 مرغ دل اتان من مان کن
 در وجود و گرم مسرور باش
 نام نیک تو بس اند جاودان
 تا نه پیچید و سکه از تو کردگار
 مردمی کن آنچه باشد ز آب نان
 نعم دنیا مست کن بهر خدا
 صد مفاخره یابی از رب جهان
 نزوحی بهتر بود از حسن منی
 حق تعالی ده به بخشش آں
 هر زمان کن خدمت اهل صفا

دست از دست
 که بیایی بیست خا عه و دوست
 منج شیرین نباشد از سخا
 تا بر آرد کار تو پدر و در کار
 از گرم گریه دست عاجز ان
 مرغ دل اتان من مان کن
 در وجود و گرم مسرور باش
 نام نیک تو بس اند جاودان
 تا نه پیچید و سکه از تو کردگار
 مردمی کن آنچه باشد ز آب نان
 نعم دنیا مست کن بهر خدا
 صد مفاخره یابی از رب جهان
 نزوحی بهتر بود از حسن منی
 حق تعالی ده به بخشش آں
 هر زمان کن خدمت اهل صفا

دولت دین دلی از دود
 که بیایی بیست خا عه و دوست
 منج شیرین نباشد از سخا
 تا بر آرد کار تو پدر و در کار
 از گرم گریه دست عاجز ان
 مرغ دل اتان من مان کن
 در وجود و گرم مسرور باش
 نام نیک تو بس اند جاودان
 تا نه پیچید و سکه از تو کردگار
 مردمی کن آنچه باشد ز آب نان
 نعم دنیا مست کن بهر خدا
 صد مفاخره یابی از رب جهان
 نزوحی بهتر بود از حسن منی
 حق تعالی ده به بخشش آں
 هر زمان کن خدمت اهل صفا

نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن
 نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن
 نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن

گفت کعبه مالک شایسته است آمدند اینجا بصیر شوق درون را بعد از این چه لطف است و عطا گشت فرمان از در حق آید چنین که بسا هر که آید سوسے تو در محل را بعد از کعبه ازین من همانا از ره لطف و کرم پس بدان ای مومن نیکو شمار که سگ تشنه لب را آب داد چون تو سازی در حق انسان کرم آفریدای چو رب و دوسرا کفر را چون آنسیدید کعبه اگر تو داری ای پیر دوش بد بر کشادست سخاوت بر کشا دست خود برون کن کنون جان کن	صد هزاران بندگان با صفا تا سعادت بها بر بند از من کنون که کنی محروم چندین خلق را که مرا هر سیت ای کعبه درین یک ثواب چو نویسم هر بار هر که ساز و طوف یکو بالیقین بهر او هفتاد حج سازم قسم را بعد چون یافت چندین اعتبار قلب او را از ان ترسم کرد شاو هفت صد یابی جزایش لا جرم کرد و بخش در خفا و در حیا زمین گردانید در خصل و جفا هر که این خصلت ندارد و مرده به تا شوی ایدل زار باب سخا بعد مردن کے بر آری از کفن
---	--

نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن
 نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن
 نیک بدار از عطا خردمند کن
 خلق را در دام احسان بند کن

حکایت
 حکایت
 حکایت
 حکایت
 حکایت
 حکایت

[illegible]

کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان

<p>همه نوا که کسیران در شوی گفت پیبر شکر کون و مکان کان جماعت کرشما بودند پیش بخل ایشانرا بخو نری کشید مسکان نیست سودا بجز زبان نقد را در بند گذار ای پسر حامل اهل کرم نزدیک رب گر چه زیاده هم بود در خیل گفت شخصی از سیر اهل حق پرست ساسیله چون آشکارا میشود گفت پیبر که بگریزم ز پیش حاش الله که مرا بهر رشتاد که اگر باشند بس که مقام یار و داز چشم توجو های آب وان زمان در بخل میری ناگهان</p>	<p>همچنین عجب که سوسه خود دومی دور باشد از بخیل ای مردمان در ملک پازند از بخل خویش حل محروم را بیک جا آورید بهر اوشان در سفر باشد مکان از چنین کس تا توانی اسخر ز عالم مر و بخیل آمد حب دشمن حق ان مجاهد از من دلیل که نیم مال و زرب یاز هست آتش و دهم که بر من می افتد تا مسوزانی مرا از نار خویش حق فرستاد است در راه سدا الف الف از تو صلوة بانظام تا بروید خنده از ان شکاب جز جهم جهم تر تو نبوده کان</p>
--	---

کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان

کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان
 کند طاعت بر کس که بپایان

ای جمهوری بیکم خوشتر
 کافری اندک کلام غیبت
 کی نداد او را جواب کلام
 که بنفازم که روزگار
 بساده الفبایا را در حال
 بخندم که برادر ذوالجلال

گودیش باشد که باشی در جهان
 که نکرده خیر و مال و ساز از
 بود ما این خطاها را از
 گودیش باشد که باشی در جهان
 که نکرده خیر و مال و ساز از
 بود ما این خطاها را از

سر ستم بر حکم رب ذوالکرم
 گفت در موقف سوال ازین بود
 از کجا آوردی حسن حبت کجا
 تا حساب آن دهم روز حساب
 که بیاید مرصع در روز دین
 هم حجت کرده خج و اہتمام
 ہم کیجے دیگر بیاید چمن
 در حلالش صرف کرده سرسبز
 وان سو کمں ابیائز نام زنمان
 نفقہ کردہ در حلال ذوالکمال
 کہ نگہ دارید این را تا بود
 در طہارت و صلوة و در ادب
 یا بوقتش یا بغيرتش لے عمود
 جمع کردم مال از کسب حلال
 ہیچ تقصیرے نکردم در نماز

گرچه باوے از جماعت نکرده
 مردمان گفتند ازوے چون بود
 کهای غلام ابن فلان این مال ا
 من ندارم ہیچ یاراکے جواب
 آمدہ از جنبہ صادقین
 کردہ باشد مال را جمع از حرام
 بجانب دوزخ فرستند آن زمان
 کہ بجز مت جمع کردم مال و زر
 ہم سوے دوزخ بر بندش قدسیان
 کردہ باشد کسب از وجہ حلال
 از جناب کبریا پس نمان شود
 کہ قصورے کردہ باشد و طلب
 در رکوع و در سجود و در قعود
 گوید اے خلاق من رب تعال
 خج کردم ہم بحت لے بے نیاز

گودیش باشد که باشی در جهان
 که نکرده خیر و مال و ساز از
 بود ما این خطاها را از
 گودیش باشد که باشی در جهان
 که نکرده خیر و مال و ساز از
 بود ما این خطاها را از



انچه نیست خوردہ پوشیدہ
 در لباس و شکرتان گوشتیدہ
 راے بیکے کس نکندہ این سبب
 از بزرگان سوسے خالے باب
 لا جرم انصافے دران خوف خواب
 فقر اگر دانه پلے آن احتیاب

بهر رعیت سایه رحمت فغان
 غدا جز ازین سبکسینان
 در نه افغانی تا کهن
 در کم آزاری لطف انور
 به کارهای منته هرگز
 از دق از دق برون
 از دق از دق برون

کما فی الدنیا و الدنیا دار الفنا و الدنیا دار البقا
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص

<p> تا توانی عدل کن ای شاد کام ظالمان را هر کس نفر کن تا شوی در خلق حق روز شمار خلق را و آن همچو ابل بیت خوش وز ره جور و ستم اندیشه کن و هر دم پیش خود ایست بانیاز پیروی دیو و نفس و ون مکن بگذران ایمن لطف و تقوی زود یابی در سکا فاش گزند تا نباشی مورد لعن ابد با رعیت رفتن کن ای کامیاب عفت با تو آورد و پروردگار یک بروی شریعت ای فتا وادخواهان را بده وادایجان و روی افتد بک تو فساد </p>	<p> ملک تو از عدل باید انتظام عا و لا ترا هر کس تحسین کن خلق را در سایه نصفت بدار را و نصفت پیش گیر ای پاک کیش عدل فرما و رعایت پیشه کن از کتاب کبریا آینه ساز از حد و دوشاخ پا برون کن در حد و دخالق ارض و سما رایست ظلم را تو گردانی بلند دست ظلم هرگز میفرزاد اسطبل اگر تو خواهی رفی در روز حساب اگر تو راه عفت گیری خستیار تا توانی دار را حنی خلق را اگر تو خواهی نام نیک اند جهان بان ز دست خود ده و امان داد </p>
---	--

در بیان ترک خشم و غضب
 کما فی الدنیا و الدنیا دار الفنا و الدنیا دار البقا
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص

در بیان ترک خشم و غضب
 کما فی الدنیا و الدنیا دار الفنا و الدنیا دار البقا
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص
 و الدنیا دار الخلق و الدنیا دار العباد
 و الدنیا دار النعم و الدنیا دار النقص

بجایگاه عقل را سازد و حق را بیان
و در آن عالم بالافشود انور مسامح
بیان از هر کس که بپندارد
چون او را طباشیر
مصاب خون بینی ای جوان
زنجو غاری که کند و دو کاران

[illegible]

اگر بر دینش و نش و مریدان
 من ازین که تو هم گوی مرا
 و سبکتر کفه عصیان بود
 و ان یکے صدیق را دشنام د
 آنچه بر من از تو پوشیده تر است
 بود چون حال بزرگان این چنین
 حلم باشد مایه فهم و حرد
 حلم باشد موجب جاه و جلال
 بردباری خصلت پیغمبر است
 مالک نفس هر که باشد و غضب
 غایت حلم آن بودا که همنشین
 حلم و عفو آمد جز حق نیکو ان
 سر پرده از عفو اس مر و سلیم
 عفو کردن خصلت میمون بود
 هر که داند لذت عفو گناه

کفه حسنات من ناید گران
 بدرم دین سقط راهستم سزا
 از کلامت چه مرا نقصان بود
 در جواب گفت کاسه عالی نژاد
 بیشتر هست از عذیر حق پرست
 پس شعار حکم کن از این
 آنکه حلش نیست باشد همچو دو
 حلم باشد باعث نور کمال
 بردباری حادث دین پرور است
 مورد رحمت بود از فضل رب
 آنکه هرست و او بخشی بگسین
 خشم و قهر آمد ز اوصاف رگین
 فضل عفو آمد بنزد حق عظیم
 لذت عفو از بیان بیرون بود
 جرم محبوس را گمراه و هیچگاه

از این طاعت است که عفو کردن
 از این طاعت است که عفو کردن
 از این طاعت است که عفو کردن
 از این طاعت است که عفو کردن

گفت از تو داری قدری از این
 عفو تو را و کس بودا که با خدا
 گفت پیغمبر میسر است
 گفت از تو داری قدری از این
 عفو تو را و کس بودا که با خدا

گفت پیغمبر میسر است
 گفت از تو داری قدری از این
 عفو تو را و کس بودا که با خدا
 گفت پیغمبر میسر است

گفت از تو داری قدری از این
 عفو تو را و کس بودا که با خدا
 گفت پیغمبر میسر است
 گفت از تو داری قدری از این
 عفو تو را و کس بودا که با خدا

بر باد صاوق الوعدہ بود
حق تعالیٰ دنیا کے اویں بود
بر عہد خود وفا سازد بجان
دشمن کی اور شود بر پیمان

حکایت

خواجه را بخلام بیاب
خواجه را بخلام بیاب
خواجه را بخلام بیاب
خواجه را بخلام بیاب

تا فراغت کردہ از کردار خویش
عہد از و تا گشتنش یا خود بہت
مرچون رفت اندرون بہت خود
گشت چون در کار و بار متغزل
خدا را بپوشید ہم بابے در
بعد از سہ روز آمد آن جوان
دید اسمعیل را با صدف صفا
گفت آسم حلقہ اہل حقین
کز چہ ہنگامے در پنا جسد گر
انتظارِ مقدمت بودہ مرا
گفت من چون نامدم لے دین
گفت با تو بود پیمانے مرا
نامدی گر عمر ما اے با وقار
لا جرم حق در کتاب خویشتن
کہ بعہد خویشتن کوشد بجان

در زمان آیم بیرون بے پاکش
خود در آنجا از برائے او
بمشتغل در کار و بار خویش شد
یا و اسمعیل رفت ازوئے دل
زان طرف از بہر کار سے شد بد
اندر ان موضع کہ بود عود آن
بہچنان بنشستہ بہر باب سرا
قدوہ قلت سرا باب دین
گفت از تو سیکہ بنشاندی بدر
تا نامیم وعدہ خود را وفا
تو چرا کردی پے من انتظار
کی خلافت داشتہم بر خود روا
من نہی رفتہ نہ کویت زینہار
کرد اسمعیل را مع حسن
صاوق الوعدہ بود اندر جان

سازم جز از ادب و غلام
محتشش بیکدیگر بہت
خواجه را بخلام بیاب
خواجه را بخلام بیاب
خواجه را بخلام بیاب
خواجه را بخلام بیاب

کتاب

رفت و آمد در زمان از حکم
گفت بیکدیگر طیب
کہ نہانم من علیا
کو نذر د عہد خود را
چونکہ در حال عہد خویش
بیشکند در حال عہد خویش

کہ در زمان آیم بیرون بے پاکش
خود در آنجا از برائے او
بمشتغل در کار و بار خویش شد
یا و اسمعیل رفت ازوئے دل
زان طرف از بہر کار سے شد بد
اندر ان موضع کہ بود عود آن
بہچنان بنشستہ بہر باب سرا
قدوہ قلت سرا باب دین
گفت از تو سیکہ بنشاندی بدر
تا نامیم وعدہ خود را وفا
تو چرا کردی پے من انتظار
کی خلافت داشتہم بر خود روا
من نہی رفتہ نہ کویت زینہار
کرد اسمعیل را مع حسن
صاوق الوعدہ بود اندر جان

با وفا کسی که از وفا کمال دارد و وفا را با وفا
 با وفا کسی که از وفا کمال دارد و وفا را با وفا
 با وفا کسی که از وفا کمال دارد و وفا را با وفا
 با وفا کسی که از وفا کمال دارد و وفا را با وفا

من کنم از نیت شریب شفا
 کرد آزا و از سر خلق حسن
 یافت و حال از خدا جام شفا
 بے وفائی کے بود زائین زمین
 لا جرم با حق بود بس سودمند
 تا با بیایی اے پسر نیکو جزا
 نقص آن از مردی باشد کجا
 پس با بیائیش چرا افسردہ
 تا با بیایی پیش حق عز و علا
 حق تعالیٰ عہد تو سازد وفا
 تا نہ بندی در خلاف او مگر
 تا توانی از وفا داری مگر د
 کے شو و مقبول در گا و خدا
 کہ ز وفا داری شود مردم عزیز
 پیش کس ہرگز نیابی اعتبار

اگر تو پیش آری رو عہد و وفا
 خواجہ آمدم آن غلام خوشنیت
 وعدہ خود کرد و چون با حق وفا
 حال پاکان بود در وعدہ چنین
 چون وفا با مردمان باشد پسند
 کوش در ایفا کے عہد کبریا
 روزی شاق آنچه بستی عہد با
 وعدہ قائلے چون کردہ
 خیز و عہد خوشنیت آور سجا
 اگر وفا سازی اہم کبریا
 وعدہ واجب ہست از رو خیر
 اگر تو داری اے پسر اوصاف مرد
 ہر کہ بدارد سراسر خط و وفا
 آمدہ در امتحان اے پندرسز
 تا بہ عہد خود نہ باشی استوار

چون نودی وعدہ اس کا
 در خلاف آن نیکوئی زمین
 دادہ کسی از نیت شریب
 با شد آن از نیت شریب
 اگر بچہ بزرگ از نیت شریب
 ۳۶۶
 کہ خود نیت شریب
 در بیان صدق کہ راست
 کہ نیت شریب را با حق
 خلاصہ
 در بیان صدق کہ راست
 کہ نیت شریب را با حق
 خلاصہ

صدق اول در حدیث شریف
 صدق دوم در حدیث شریف
 صدق سوم در حدیث شریف
 صدق چہارم در حدیث شریف
 صدق پنجم در حدیث شریف
 صدق ششم در حدیث شریف
 صدق ہفتم در حدیث شریف
 صدق ہشتم در حدیث شریف
 صدق نہم در حدیث شریف
 صدق دہم در حدیث شریف

راست بازی کا اصل بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے
 راست بازی کا بدلہ ہوتا ہے

<p>صدق مہنجی کذب نہیں کہ یاد دہا با خدا اخلاص کے گرد تمام ہچنین صدق ایوان بادب چون رسد اخلاص پر حد تمام اگر ترابا یہ صراط المستقیم گفت پیغمبر کہ ہر س در جہان پیش حق آمد و اگر وہ بیان از جناب کبریا سے یقین ہر کہ با راست باشد در نہان ظاہر و باطن حق گردان درست گفت پیغمبر چنین اس کے کبریا ظاہر م را از لطف عظیم خصلت از صدق بالاتر کجاست ہر کہ گرد و از صدق صفا صدق باشد موجب عز و ثواب</p>	<p>کے شوی سب صدق ایران سونگا تا نباشد صدق در وسع شہم کے شود کامل محبت اخلاص صدق باشد اسماء است نیکم دامن صدق آرد کہ غنا حق راستی و زور دہر وقت و زمان مینویسند از گرد و صدا و قان وحی بر او آید ایچین راست گردانم بظاہر در جہان بلکہ از ظاہر بباطن با شوق جست سر من باز علانیت نما نیک گردان آیت ما و نیکم گو پسند خالق ارض و سماست کے شود حاصل دل اور انصیا کذب باشد باعث ذل و عقاب</p>
---	--

صدق مہنجی کذب نہیں کہ یاد دہا
 با خدا اخلاص کے گرد تمام
 ہچنین صدق ایوان بادب
 چون رسد اخلاص پر حد تمام
 اگر ترابا یہ صراط المستقیم
 گفت پیغمبر کہ ہر س در جہان
 پیش حق آمد و اگر وہ بیان
 از جناب کبریا سے یقین
 ہر کہ با راست باشد در نہان
 ظاہر و باطن حق گردان درست
 گفت پیغمبر چنین اس کے کبریا
 ظاہر م را از لطف عظیم
 خصلت از صدق بالاتر کجاست
 ہر کہ گرد و از صدق صفا
 صدق باشد موجب عز و ثواب

صدق مہنجی کذب نہیں کہ یاد دہا
 با خدا اخلاص کے گرد تمام
 ہچنین صدق ایوان بادب
 چون رسد اخلاص پر حد تمام
 اگر ترابا یہ صراط المستقیم
 گفت پیغمبر کہ ہر س در جہان
 پیش حق آمد و اگر وہ بیان
 از جناب کبریا سے یقین
 ہر کہ با راست باشد در نہان
 ظاہر و باطن حق گردان درست
 گفت پیغمبر چنین اس کے کبریا
 ظاہر م را از لطف عظیم
 خصلت از صدق بالاتر کجاست
 ہر کہ گرد و از صدق صفا
 صدق باشد موجب عز و ثواب

خائفان را وعده غفران بود
 علم و عرفان باعث خوف حق
 تا به بینی در خود اسباب هلاک
 اگر بجای آخرت داری نظر
 هر چه باشد بر خلاف کسب یا
 آنکه میناشد بعیب خویش تن
 هر که ترسد از خدا لش و جان
 و آنکه ایمان باشد از دگر گاه حی
 هر که در دنیا ببرد از خدا
 و آنکه در دنیا بویست از ان
 خانه دل زود تر ویران شود
 گفت آن صدرالقدس و رانیا
 گفت عاقل تر جمله مردمان
 هر که تو میخواهی نجات خود زرب
 هر که بر باد و گنه گریان بود

صد هزاران حرکت رضوان بود
 زانکه خوف از علم و عرفان
 که دران زنده را بشی ترسناک
 از هلاک خود بترس ای خیر
 جمله اسباب هلاک است آفت
 لاجرم ترسد زرب و ولین
 ترسد از دوسه جمله شے اندر جهان
 حق بترساند و را از جمله شے
 ایش سازد و بعبق کسب یا
 خائفش دار و بعبق بیگمان
 گزند خوف حق دران پنهان بود
 راس حکمت هست ترس کسب یا
 هست ترسند و تر از حق در جهان
 گر بکن بر کرده خود در و زوئوب
 بحساب اندر حیان دخل شود

خداوند عز و جل
 در این کتاب
 از کتب
 قدس
 است
 و در این
 کتاب
 از کتب
 قدس
 است

چنانکه کتب
 از کتب
 قدس
 است
 و در این
 کتاب
 از کتب
 قدس
 است

۲۶۱
 این کتاب
 از کتب
 قدس
 است
 و در این
 کتاب
 از کتب
 قدس
 است

از کتب
 قدس
 است
 و در این
 کتاب
 از کتب
 قدس
 است

هر که از این کلام بگوید و در دلش بخواند
 در روز قیامت از او عیبی نماند
 و در روز جزا از او پاداشی بماند
 و در روز حساب از او حسابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند

تا شوی اند قیامت من
 گر کین بسیار خندان شو
 چون کفایت عمل اری پیش
 همچو شمع از سوز دل گریان بود
 باش هر دم در خضوع و در خشوع
 خواهی بگذارد با حق بنده باش
 نفس خود را باز دارد از هوا
 چشم خود دارد بکار آخری
 و ز ملک خویش ترسان بود
 گرد از خوف خدا روز و شبان
 در ره حق دیده و گوشش بود
 عفت و تقوی بود کارش مدام
 کار او در حیرت و حسرت بود
 چشم و صلت دارد از رب جهان
 طاعتش باشد همه بر او وصل

و اما شور و دل آب نیاز
 باش ترسان از خداوند جلیل
 خنده چون آید تر اے پاک گیش
 آتش خوف هر که را در جان بود
 گریهات و بایت اے نیکو
 ظاهر و باطن سجت تر سنده باش
 خاکست آن باشد که از بیم خدا
 دل نهمدار در حب و دنیوی
 برگناه خویش تر از آن بود
 سوز باشد در میان جان آن
 خواب خور از دل فراموشش بود
 بگذرد از لوث شجاعت و حرام
 قلب او در فکر و محبت بود
 ترسد از بیم طبیعت هر زمان
 بیشتر از آن بود از بیم فضل

هر که از این کلام بگوید و در دلش بخواند
 در روز قیامت از او عیبی نماند
 و در روز جزا از او پاداشی بماند
 و در روز حساب از او حسابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند

هر که از این کلام بگوید و در دلش بخواند
 در روز قیامت از او عیبی نماند
 و در روز جزا از او پاداشی بماند
 و در روز حساب از او حسابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند
 و در روز عتاب از او عتابی نماند
 و در روز عقاب از او عقابی نماند

در هر دو کس نفوس بی سلطان الکبر
 دل همی بندی درین دار فناء
 چون سوزی سوزی سوختن دار فناء
 یک زمان حال زده در دار الفناء
 غافل از درگاه خدا یک دم مشغول
 زان درخت درخت درخت درخت
 از خیال بیخ درخت درخت درخت
 ازین درخت درخت درخت درخت

از غرور و امینی پیریز کن
 ایمنی کس انباشد جز خدا
 ترس کاری هر که در دل بود
 خوف باشد باعث فضل آله
 تا نگردد خوف حق در دل قرار
 ایمن ادعاعت مشو ایله یار
 فاسقه را که نماید مستقی
 چون نمیدانی شقی را از سعید
 هیچکس آگه نباشد در دنیا
 بے نیازی هست و عیب که یا
 آن بود امین ز مکر کردگار
 ایمنی از مکر حق با است خطا
 گر میسر کند جبریل رسول
 که چرا در گریه آید دوستان
 اینچنین گفتند با صد انتباه

بجام دل از خوف حق لبریز کن
 هر که امین شد فتاد اندر بلا
 در جهان از لطف حق دخل شود
 خوف باشد موجب ترک گناه
 لذت ایمان نیابی زینهار
 خوف کن از مکر خیر الماکرین
 متقی را که نماید از شقی
 حیث چون خائف بود ایله
 که چه خواهد کرد با او کردگار
 ایمنی از وسع کجا سید ترا
 که بود از حاسدن روزگار
 بلکه باید داشت زو چشم عطا
 وحی برایشان شده از حق نفل
 کرده ام امین شمارا بیگمان
 که ایم امین ز مکر است آله

نفت حق باید شمارا اینچنین
 اینچنین از من است اینچنین
 اینچنین از من است اینچنین
 اینچنین از من است اینچنین

عالمه ایچو صحت هر دم بار
 عیبه ایچو صحت هر دم بار
 عیبه ایچو صحت هر دم بار
 عیبه ایچو صحت هر دم بار

۲۴۵
 خوف

لایه که بود و در سیاحت
 لایه که بود و در سیاحت
 لایه که بود و در سیاحت
 لایه که بود و در سیاحت

که در دنیا بود و در دنیا
 که در دنیا بود و در دنیا
 که در دنیا بود و در دنیا
 که در دنیا بود و در دنیا

تا نوید سے آید از در گاہ رب
 برگناہ خود چہ لرزی ہر زمان
 بخشش و بخشایش پروردگار
 اگر چہ می ارض میب رازی گناہ
 از تیری اگر جرم بشدتا سما
 حق مصعبان ترازان باشد ترا
 اگر شود یک نیکی از تو اسے ولد
 و رگناہے در وجود آید ز تو
 نا امید از حق مشو بر جرم خویش
 نا امید از لطف حق شیطان بود
 سہر تاب ہرگز ز میسر خدا
 ہر کہ شمار وعدہ حق نا امید
 دل قوی دار اسے عہد با دہ
 اگر چہ واری جرم عصیان بشمار
 کلمہ طیب جان لایق کیم

در مشام تو رسد بوسے طرب
 فضل و رحمت ہست بہر عاصیا
 ہست بیرون از حد فہم و شمار
 ہم پڑتی ارض ان فضل آگہ
 بخشش از توبہ اگر داری رجا
 کہ بود ما در بفرزند اسے قتا
 حق کند زاید در اتا مقصد
 کے نوید زاید از یک فضل او
 لطف حق باشد ز عصیان ثقل
 بہر مومن وعدہ غفران بود
 وعدہ حق را یقین ان اسے قتا
 کے دلش از نور ایمان شد سفید
 آیہ لا تقنطوا من رب
 توبہ کن امید آمرزش مدار
 ہر کہ گوید در روز اندر نسیم

کلمہ اولین بود
 کہ در متن وضع شد
 بابت جرم و خطا
 و توبہ و بخشش
 و فضل و رحمت
 و عفو و غفران
 و امید و یقین
 و نصیحت و نصیحت

و توبہ و بخشش
 و فضل و رحمت
 و عفو و غفران
 و امید و یقین
 و نصیحت و نصیحت

و توبہ و بخشش
 و فضل و رحمت
 و عفو و غفران
 و امید و یقین
 و نصیحت و نصیحت

و توبہ و بخشش
 و فضل و رحمت
 و عفو و غفران
 و امید و یقین
 و نصیحت و نصیحت

و توبہ و بخشش
 و فضل و رحمت
 و عفو و غفران
 و امید و یقین
 و نصیحت و نصیحت

و توبہ و بخشش
 و فضل و رحمت
 و عفو و غفران
 و امید و یقین
 و نصیحت و نصیحت

و توبہ و بخشش
 و فضل و رحمت
 و عفو و غفران
 و امید و یقین
 و نصیحت و نصیحت

[illegible]

کبریا کی درویند ازیر نعم
کیمیا کی باید تراغوث و جوا
کربوباشی تا یخ نفس و هوا
کربوباشی تا یخ نفس و هوا

از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت
 از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت

<p>که کسی جز یک نباشد و جهان سر نیچی از رجا و انبساط راجی و خانی بمالی از غنی لازم و ملزوم آمد اے فتا لذت ایمان بیابی لا جرم بر رجا اے حق دلش وصل شود هم بر اے خوف باشد مستحق</p> <p>گنج اندر سنج و رنج اندر نعیم ظلمت اندر نور و نور اندر ظلم کامل اندر نقص و نقص اندر کمال شب درون روز و روز آید شب با تو گفتم این بیان دلربا ورنه خاموشی گزین ایمان من تا بیا مرز و تر ارب کریم</p>	<p>و رسادی گردد از حق اینچنان نگذری از راه حزم و احتیاط نسبت هر دو بسوے خود کنی بهر مومن نعمت خوف و رجا چون شود خوف و رجا یکجا بهم هر که خوف خدا حاصل بود هر که باشد رجا با فضل حق</p> <p>در خطر امید و در ایس بیم لطف اندر قهر و قهر اندر کرم وصل اندر فصل و فصل اندر صفا شغل اندر عزال غول اندر نصب از رموز خوف و اسرار رجا فهم کن بر قدر فهم خویش تن هر زمان نباش در امید بیم</p>
--	--

در بیان اختیار حیا که عبارت از شعبه ایمان است

که جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت
 از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت

از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت
 از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت

از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت
 از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت

از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت
 از جاکه بهیم غلبه بر دین نباشد خصلت
 از خداوند بود غلبه بر دین نباشد خصلت

[illegible]

اولان چو بدستجات دو جهان را قیام دفع بود ستار
از زبان دفع ساز بود ستار
از یکایک و بغض ساز دارد ستار
در طریق زهد دارد ستار
از یکایک و بغض ساز دارد ستار
در طریق زهد دارد ستار
از یکایک و بغض ساز دارد ستار
در طریق زهد دارد ستار

گر نشینی با چنین عالم قرین
که است پیغمبر رسول بسیار
هر که علمش از عمل صاف بود
کور سازد چشم جانش کردگار
شرع باشد بهر او باز چه گاه
در گذر از قین قال اند جهان
علم وین آموزنی بهر جدال
از زبان گفتن ز دل دانش است
هر که خواند علم را بهر جدال
علم دل نور است بهر مومنان
هر که نیکو نیست در دل استوار
هر که در دل یافت نور علم پاک
عالم صافی و سفلی در نظر
گر کشی در چشم خاک پاکی او
علم نافع هر که را در دل بود

و دورتر سازد و ترا از راه دین
لحم عالم بہر آلودہ شناس
کے تمیزش در حق و باطل بود
نیک را از بد اندر یہ بخار
قلب او بہ گزنیہ بامبتیاد
علم دل بہ آنداز علم زبان
کے سنان قائل باشد و چو حال
علم دانستن بود نہ گفتن بہت
حاصلش بہرگز نذر و جزو بحال
شد غلام مردمان علم زبان
نزد حق قدرے نادر و نہ بخار
در جهان او را تار کی چہ پاک
پیش او باشد ہویا سر بہر
چشم تو روشن شود و نہ نیکو
صد ہزار ان بکتش حاصل شود

عالم فاضل از توبت نامہ ترا
آکب سزاوارتر و جرح ہوا
فکاحیہ و شکست عالم سنال
نور علم دین بود فقر و غنا
در خج گزشتہ سبیل باغبان
جامگان شیتہ را شیبہ بچہ
عالم حاصل کسے کا بشکریہ
نبیت باشند از خیال و وجہ
غدا کو مصطفیٰ

موسیقی و ادبیات

از بهالت دوران

وہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا
وہی ہے جس نے ہمیں پالیا
وہی ہے جس نے ہمیں سکھایا
وہی ہے جس نے ہمیں دیا

از شش به بادان

چون که در جهان از کرم و زهر
مردمان را با این زبان بپایان
نماند و در آید هم گران
بسی ترا در دین بر تو بیان
در حق عاقبت باید نام از
جمله مردم از حق غافل کن
بلکه هر کس از دست
خبر نگیرد

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۸ هجری قمری در شهر تبریز
 در کتابخانه دارالکتابت و نشر اسلامیه
 چاپ و نشر گردید
 مدیر نشر: آقا میرزا محمد باقر
 ناشر: آقا میرزا محمد باقر

انتخاب لیات از دیوان حبیب وقت بایزید من حضرت
 سید شاه محمد حسن اشرف قادیانی علیہ الرحمۃ مفتی مہدی
 در خیال قامت کعبہ و تکیا
 طیب باورانی سحر علاج کاش
 گمان کعبہ نعم بسکافه سے دارند
 از شرف گذر کن سوس کاشانه ما
 سہرنگ سخن گردد و گلزار ارم
 گریستار و وہبان با من سخن شنید
 منم آن بیل سودا و گنہ و زائل
 گریخت سحر آئینہ از جوش درین
 اشرف از نالہ من نہ آید بغنا
 و شب جو آمد آن بہ تابان بخت
 در زلف تیرہ آئینہ تابان ہفتہ
 و امن بعشق او زد و عالم فشاہیم
 تاکہ کہیم گریہ وزاری کہ از غمت

سر کشد آہ و فغان از سینہ بریان ما
 زانکہ کہ گریست جنم وصل صنم دران ما
 نیمخو زندگے اشرف امتحان مرا
 تا منور کنی از جلہ خود خانہ ما
 گر قدم رنج کشیدار بویر اند ما
 جز رخ یار سخا ہدول دیوانہ ما
 آب شد خون دم عشق شدہ دانہ ما
 چرخ صد جاحد از نالہ ستاؤ ما
 نیست ہرگز اثر و رکول جاناؤ ما
 و اما نہ بچو آئینہ چشم پر آب
 کہ نہ بچشمہ ظلمات آفتاب ما
 لے محبت چہ کار ترا با حساب ما
 خون شد دل چکید چشم پر آب ما

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۸ هجری قمری در شهر تبریز
 در کتابخانه دارالکتابت و نشر اسلامیه
 چاپ و نشر گردید
 مدیر نشر: آقا میرزا محمد باقر
 ناشر: آقا میرزا محمد باقر

۳۸۸
 اشرف علیہ الرحمۃ
 سید محمد حسن اشرف قادیانی
 علیہ الرحمۃ مفتی مہدی
 انتخاب لیات از دیوان حبیب وقت
 بایزید من حضرت سید شاه محمد حسن
 اشرف قادیانی علیہ الرحمۃ مفتی مہدی

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۸ هجری قمری در شهر تبریز
 در کتابخانه دارالکتابت و نشر اسلامیه
 چاپ و نشر گردید
 مدیر نشر: آقا میرزا محمد باقر
 ناشر: آقا میرزا محمد باقر

[illegible]

میرزا محمد علی بیگلربیگی

إِنَّمَا لِلَّهِ الدِّينُ الْحَقُّ وَالْكَافِرُونَ

بسم الله تعالى

لنسخه معرفت شمس

یعنی

شنوی غرب نامه

مصنف

حضرت شاه علام احمد قادری مرید و فرزند شهید حضرت حافظ شیخ محمد بن محمد الطیاری القادری الهندی
خلیفه ایشم شدم شدن حضرت سید شاه بلاتی قادری سبزواری شرم المراءادی اولاد و قاص
حضرت قطب عالم غوث علم سیدنا ابو محمد شیخ عبدالقادر الحسینی الحیلانی قدس سره العزیز

تصحیح

جانب الی و مرشد مولوی احمد حسین خان اصفادری نقشبندی المریدی ثم الحیدر آبادی دافینهم

محمد بن حسین بن ابی طالب علیه السلام

تسبیح حق سبحان تعالی

کامی را دور کن سس هوشیار	تا بهی نور دل اندک سر
خویش را که بکنفس بینی عیان	حق تعالی را به بین در هر زمان
سجده مر دان اگر گوی دل	روح در جوش آید و لغت جمل
در در اوردان بود اسه مرد کام	هر که را دور و سس نشد در مان چو کام
رتبه خود را اگر بشناسختی	غیر ذکر حق ز دل انداختی
سسه پسر برین خود هشیار باش	تا توانی قاتل کفار باش
عاقل آن باشد که خاموشی کند	ما سوی الله را فراموشی کند
مرز عاقل آن بود نزد خدا	کز کشتن فتنها کند خود را جدا
بسه تعاقب باش سسه جان پیر	تا نه بینی در جهان خوف و خطر
خودش خود سسه پسر کن زود گم	گر تو خواهی امر حق شد گم
نامرادی جو را خواهی مراد	نامرادی میرساند بر مراد
یکدم از شکر خدا غافل مشو	بعده از نعمتی نعمت بجو
بج و ذم یکسان نماید گر ترا	تو یقین میدان که شد فضل خدا
هر که از مدح کسان سرور شد	اور را در پارسایان دور شد
حرص را بگذر نفوس را بسوز	بعد شمع شوق را در دل فروز

۳۹۳

تسبیح حق سبحان تعالی
 این تسبیح را در هر روز و هر وقت که بخواهی بخوانی
 هر که را دور و سس نشد در مان چو کام
 تا بهی نور دل اندک سر
 حق تعالی را به بین در هر زمان
 روح در جوش آید و لغت جمل
 هر که را دور و سس نشد در مان چو کام
 غیر ذکر حق ز دل انداختی
 تا توانی قاتل کفار باش
 ما سوی الله را فراموشی کند
 کز کشتن فتنها کند خود را جدا
 تا نه بینی در جهان خوف و خطر
 گر تو خواهی امر حق شد گم
 نامرادی میرساند بر مراد
 بعده از نعمتی نعمت بجو
 تو یقین میدان که شد فضل خدا
 اور را در پارسایان دور شد
 بعد شمع شوق را در دل فروز

مرد کامل را با این دعا
 کند او را سلامت و دلجو
 تا توانی ذکر حق را
 روح با قدرت از ذکر خدا
 هر که را دور و سس نشد در مان چو کام
 تا بهی نور دل اندک سر
 حق تعالی را به بین در هر زمان
 روح در جوش آید و لغت جمل
 هر که را دور و سس نشد در مان چو کام
 غیر ذکر حق ز دل انداختی
 تا توانی قاتل کفار باش
 ما سوی الله را فراموشی کند
 کز کشتن فتنها کند خود را جدا
 تا نه بینی در جهان خوف و خطر
 گر تو خواهی امر حق شد گم
 نامرادی میرساند بر مراد
 بعده از نعمتی نعمت بجو
 تو یقین میدان که شد فضل خدا
 اور را در پارسایان دور شد
 بعد شمع شوق را در دل فروز

انچه دم افشود منقش بر غلافی میماند
 که در دهر بگذرد یادش بماند
 او نیزند که در دهر باقی نماند
 در دهر او را بهر تار و پودر

راجع به جلال است بسمند
 درود و از او شکر است بسمند
 عاقلان را که با او شکر است بسمند
 و از او شکر است بسمند

شد و زنگ آبینه قلب سبلا زنگ موی را بر دهن کن سبلا روز شب در نیال باداش جیت موی را بر دهن کن سبلا سبلا بر دهن کن سبلا در نیال باداش	کے نظر آید ترا نور آہ غیر حق را انچو شیر ز بد و پست و علش ز خود نیز ارباش ہستیت شد موجب جن و سہرور در سبلا جیت موی را اگر تو خواہی ہمیل ز خود و در باش
---	---

در بیان غمست و نیا

اگر بقا خدای یکن از وسع الفتش از دل خود کن بر دهن خوشش است سر دکن از وسع دور از وسع گشت ہر کو عالم چشم خود از میدان دنیا بہین نیک و دار و در و درون نرسد نیر بارش اینہم جاہل خوشش از وسع ستودہ ولی شہر مندہ	اگر بقا خدای یکن از وسع الفتش از دل خود کن بر دهن خوشش است سر دکن از وسع دور از وسع گشت ہر کو عالم چشم خود از میدان دنیا بہین نیک و دار و در و درون نرسد نیر بارش اینہم جاہل خوشش از وسع ستودہ ولی شہر مندہ
--	--

در بیان غمست و نیا
 اگر بقا خدای یکن از وسع
 الفتش از دل خود کن بر دهن
 خوشش است سر دکن از وسع
 دور از وسع گشت ہر کو عالم
 چشم خود از میدان دنیا بہین
 نیک و دار و در و درون نرسد
 نیر بارش اینہم جاہل خوشش
 از وسع ستودہ ولی شہر مندہ

در بیان غمست و نیا
 اگر بقا خدای یکن از وسع
 الفتش از دل خود کن بر دهن
 خوشش است سر دکن از وسع
 دور از وسع گشت ہر کو عالم
 چشم خود از میدان دنیا بہین
 نیک و دار و در و درون نرسد
 نیر بارش اینہم جاہل خوشش
 از وسع ستودہ ولی شہر مندہ

عاشق منی با تو
عشقی که تا خط سبز نیست
عشقی که از سوز نیست
عشقی که در نور و زینت
عشقی که تا تو چرخ غیر از خدا
عشقی که تا صفتی موعود
عشقی که تا شاکان آسمان خدایا
عشقی که تا جبین در صف جهاندار
عشقی که تا لب و شوق خدا
عشقی که تا عبادت خدا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کبھی نقشِ کثرتِ مٹاؤں ولا
قبلا وصفِ حق کی بناؤں ولا
خود میں خدا کی بناؤں ولا
تو قطرِ دین دریا دکھاؤں ولا
کبھی عبد اور رب کہاؤں ولا
عجب بچید سے کہ ایتاؤں ولا
کہ عبد مست عبد کہاؤں ولا

چشمه شاد و خوش تر کسیست که سوزد
 بحر قوی اویز تو قطره توئی حباب تو
 ظاهر و باطنی خود تو ای آخری خود تو
 آنچه در تمام تو صورت جانست تمام
 من گاه صافی و شفاف و گاه غیبی

مسردو عالمین کیا نہیں ملتا
غیر حق کا بہتہ نہیں ملتا

۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹

جس کتاب پر معرفت کی ضرورت ہو دوسرے

اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) مجموعہ منتخبات احمدیہ موسوم باسم تاریخی گرانمایہ تنوایات تصوف متذکرات مصنفین اسکے تمام حقوق ذریعہ تحریری محفوظ ہیں یہ مجموعہ دو قسم کے کاغذ پر طبع ہوا اول سولہ جلد تکنا قیمت (۷۷) قسم دوم کھرا (۵۱) اور دس جلدیں خرید کر کو ایک جلد مفت دی جائے گی۔

(۲) عواطل تلمذیہ یہ عربی طبع کے تعلق اردو زبان میں نہایت ہی سلیس اور نہایت جامع مختصر ۲۲ صفحوں کا رسالہ ہے گویا دریا کو زہ میں بلکہ قطرہ میں جو قیمت فی جلد ۲۔

(۳) سنن احمدیہ معروف فتاویٰ مجموعہ شیعہ تلمذیہ اعمال صوفیہ عبادات نافذ میں نہایت ہی جامع فتاویٰ جو حدیث فقہ و صوفیہ کرام کے مصنفہ (۳۰) کتابوں سے ماخوذ کیا گیا ہے ۳۱۶ جلد میں ایک ترطیع ہوا تھا کہی سو جلد میں نکال کر محروسہ کو مساحدہ کو اسون کو ہدایات سلیس و سبب الیٰ اللہ اب دارالہام سرکار عالی تقسیم کی گئی تھیں ہاتون ہاتھ فروخت ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ نہایت تمام کے ساتھ زیر طبع جو قیمت فیس اول (۷۷) (۷۷) قسم دوم (۵۱) (۵۱)

(۴) مجموعہ وظائف احمدیہ تقریباً ۲۰۰ و وظائف مشروطہ الاجازت مثل دلائل الخیرات و دلائل القادریہ و اوراد و صحاوات ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم و دعا کشفی و تہذیب القرآن وغیرہ کا مجموعہ ہوا اسکی ایک ہزار جلدوں کی دلاور حسین صاحب احمدی امین کروڑ گیری سرکار عالی طبع کر کے نادار مریدین سلسلہ کے لئے وقف کر دئے ہیں۔ قیمت (۷۷) (۷۷)

(۵) معارف احمدیہ شیعہ تلمذیہ صوفیہ ابھی غیر مطبوع ہے۔

ان کتابوں کے لئے کاپیہ

محمد وزیر علی قادری نقشبندی احمدی جیہ آباد دکن بیرون دیر پور تحصیل مرکزی لدکان

